الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ و السلام علیک یا رسول اللہ ﷺ و علی الک و اصحابک یا حبیب اللہ ﷺ

صرف کے دلچسپ سوالات

علم صرف کی بہترین کتاب جس میں صرف کے قاعدوں کی علتیں بیان کی گئی ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...پہلا باب صحیح کے بیان میں

☆...فصل مستقبل کے بیان میں

☆...فصل اسم فاعل کے بیان میں

☆...فصل اسم زمان اور مکان کے بیان میں

☆...دوسرا باب مضاعف کے بیان میں

☆...چوتھا باب مثال کے بیان میں

☆...چھٹا باب ناقص کے بیان میں

☆...فصل ماضی کے بیان میں

☆...فصل امر اور نہی کے بیان میں

☆...فصل اسم مفعول کے بیان میں

☆...فصل اسم آلہ کے بیان میں

☆...تیسرا باب مہموز کے بیان میں

☆...پانچواں باب اجوف کے بیان میں

☆...ساتواں باب لفیف کے بیان میں

مصنف

مولانا محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

ناشر: مکتبۃ السنۃ آگرہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

کتاب	:	صرف کے دلچسپ سوالات
مصنف	:	مولانا محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
کمپوزنگ	:	مولانا محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
تصحیح	:	
نظرِ ثانی	:	
بارِ اوّل	:	
صفحات	:	244
ناشر	:	مکتبۃ السنہ (آگرہ یوپی الہند)

پتہ: : (نزد فیضانِ مدینہ، تاج نگری فیس ۲ تاج گنج آگرہ یوپی الہند

Pin code: 282001

اس کتاب کو چھپوانے کے خواہش مند حضرات اس نمبر پر رابطہ کریں

calling & whats app no: +918808693818

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

فہرست

مصنف کا تعارف ٤٩

مصنف کی اصلاحی کتب..... ٥٠

مصنف کی درسی کتب ٥١

کثرتِ دُرُود کا اِنعام..... ٥٢

بنیادی سوالات ٥٣

سوال: علمِ صرف کی تعریف کیا ہے؟ اور اس کو صرف نام کیوں دیا گیا؟..... ٥٣

سوال: علمِ صرف کا موضوع کیا ہے؟ ٥٣

سوال: علمِ صرف کی غرض وغایت کیا ہے؟ ٥٣

سوال: علمِ صرف کے مدوّن اوّل کون ہیں؟ ٥٣

سوال: صرفی حضرات حصولِ معرفتِ اوزان میں کتنے اور کون کون سے ابواب کے محتاج ہوتے ہیں؟ اور کیوں محتاج ہوتے ہیں؟..... ٥٤

سوال: ہر مصدر سے کتنی چیزیں نکلتی ہیں؟ ٥٥

سوال: مصنف کی عبارت اِسْمَیِ الْفَاعِلِ وَالْمَفْعُوْلِ میں اِسْمَیِ منصوب یا مجرور کیوں ہے جبکہ اس سے پہلے ماضی، مضارع، امر اور نہی ہِیَ کی خبر کی بنا پر مرفوع ہیں لہذا اس کو بھی مرفوع ہونا چاہئے تھا؟ ٥٥

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِی الصَّحِیْحِ ۵۷

سوال: صرفیوں کے نزدیک صحیح کی تعریف کیا ہے؟ ۵۷

سوال: وزن کے لیے فاء، عین اور لام کو کیوں خاص کیا گیا ہے؟ ۵۷

سوال: مصدر سے کتنی چیزیں پیدا ہوتی ہیں؟ ۵۷

سوال: اشتقاق میں اصل مصدر ہوتا ہے یا فعل؟ ۵۷

سوال: بصریوں کے نزدیک مصدر اصل ہے یا فعل؟ دلائل کے ساتھ بیان کریں؟ ۵۷

سوال: اشتقاق کی تعریف کیا ہے؟ ۵۸

سوال: اشتقاق کی کتنی قسمیں ہیں؟ ۵۹

سوال: ان تینوں کی تعریف بمع امثلہ بیان کریں؟ ۵۹

سوال: علمِ صرف میں اشتقاق کی کون سی قسم مراد ہوتی ہے؟ ۶۰

سوال: کوفیوں کے نزدیک کیا اصل ہے مصدر یا فعل؟ دلائل کے ساتھ واضح کریں؟ ۶۰

سوال: کیا مراح الارواح کے مصنف نے ان دونوں میں سے کسی کے قول کو ترجیح دی ہے؟ اگر دی ہے تو کس کے قول کو اور وجہِ ترجیح کی دلیل کیا بیان کی ہے؟ ۶۲

کوفیین کی پہلی دلیل کا رد ۶۲

کوفیین کی دوسری دلیل کا رد ۶۳

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کوفیین کی تیسری دلیل کارد ۶۴

سوال: ثلاثی مجرد کے مصادر کے کتنے اوزان ہیں؟ ۶۴

سوال: کیا ثلاثی مجرد کے مصادر ان ۳۲ اوزان کے علاوہ بھی کسی وزن آتے ہیں؟ ۶۶

سوال: غیر ثلاثی مجرد کے مصادر کے اوزان کتنے ہیں؟ ۶۶

سوال: وہ افعال جو مصدر سے مشتق ہوتے ہیں ان کے کتنے ابواب آتے ہیں، اور دعائم الابواب کون سے ہیں اور کیوں ہیں؟ ۶۶

سوال: فتح یفتح، کرم یکرم، حسب یحسب کو دعائم الابواب میں کیوں نہیں داخل کیا گیا؟ ۶۷

سوال: لغات متداخلہ کسے کہتے ہیں؟ ۶۷

سوال: آپ کا قول کہ باب فتح یفتح میں حرف حلقی ضرور آتا ہے، صحیح نہیں ہے کیونکہ رَکَنَ یَرْکَنُ، اَبٰی یَابٰی، بَقٰی یَبْقٰی، فَنٰی یَفْنٰی، قَلٰی یَقْلٰی میں حرف حلقی نہیں آیا مگر پھر بھی یہ تمام فتح یفتح سے آتے ہیں؟ ۶۸

سوال: وَقَدْ جَاءَ فَعُلَ یَفْعَلُ عَلٰی لُغَۃٍ مَنْ قَالَ: کُدْتَّ تَکَادُ وَہِیَ شَاذَّۃٌ کَفَضِلَ یَفْضُلُ وَدِمْتَ تَدُوْمُ۔ سے مصنف کیا بتانا چاہتے ہیں؟ ۶۸

سوال: کُدْتَّ جو اصل میں کَوُدْتَ ہے تو اس میں تو تعلیل کا کوئی قاعدہ ہی نہیں پایا جارہا پھر بھی تعلیل کی گئی نیز فاء کلمہ کو ضمہ بھی دیا گیا اس کی کیا وجہ ہے؟ ۶۹

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: دِمُتَ جو اصل میں دَوِمُتَ ہے تو اس میں تو تعلیل کا کوئی قاعدہ ہی نہیں پایا جارہا پھر بھی تعلیل کی گئی نیز فاء کلمہ کو کسرہ بھی دیا گیا اس کی کیا وجہ ہے؟ ۶۹

سوال: ثلاثی مزید فیہ کے کتنے ابواب آتے ہیں؟ ۶۹

سوال: اِحْمَارَّ اور اِحْمَرَّ کی اصل کیا ہے بیان کریں، اِرْعَوٰی جو کہ اصل میں اِرْعَوَوَ تھا دونوں واؤ کے ایک جنس ہونے کی وجہ سے واؤ کا واؤ میں ادغام کیوں نہیں کیا گیا؟ ۷۰

سوال: رباعی مجرد اور رباعی مزید فیہ کے کتنے اور کون کون سے ابواب ہیں؟ ۷۰

سوال: رباعی مجرد کا صرف ایک باب ہی کیوں آتا ہے؟ ۷۰

سوال: رباعی مزید فیہ کے تین باب ہی کیوں آتے ہیں؟ ۷۱

سوال: ملحق بدحرج کے کتنے ابواب آتے ہیں؟ ۷۱

سوال: نصب الصرف کے صفحہ نمبر ۲۷۵ میں مرکبات کے بیان کے قاعدہ نمبر ۳ کے تحت لکھا ہے کہ (اگر معتل اور مضاعف کے قواعد آپس میں ٹکرائیں تو مضاعف کو ترجیح حاصل ہو گی جیسے: مِوْدَدٌ اسمِ آلہ میں قاعدۂ معتل کا تقاضا یہ ہے کہ واؤ کو یاء سے بدل دیا جائے اور قاعدۂ مضاعف کا تقاضا ہے کہ پہلی دال کی حرکت واؤ کو دے کر ان دونوں کا ادغام کیا جائے، پس قاعدۂ مضاعف کو ترجیح دیتے ہوئے یہ مِوَدٌّ کر دیا گیا)۔ پس اسی طرح اِرْعَوَوَ میں معتل اور مضاعف کے قاعدے کا ٹکراؤ ہوا لہٰذا مذکورہ قاعدہ کے مطابق مضاعف کو ترجیح دیتے ہوئے اِرْعَوَّ ہونا چاہئے تھا نہ کہ اِرْعَوٰی۔ ۷۲

سوال: ملحق بتدحرج کے کتنے ابواب آتے ہیں؟ ۷۳

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: ملحق باحرنجم کے کتنے ابواب آتے ہیں؟.....۷۳

سوال: (الحاق کا مصداق دو مصدروں کا متحد ہونا ہے) اس سے کیا مراد ہے؟.....۷۴

فَصْلٌ فِی الْمَاضِی ۷۵

سوال: فعل ماضی کے کتنے صیغے آتے ہیں؟ ۷۵

سوال: فعل ماضی کے چودہ ہی صیغے کیوں آتے ہیں حالانکہ قاعدہ کے اعتبار سے اٹھارہ صیغے آنے چاہیئے؟ ۷۵

سوال: پھر تو متکلم کی طرح غائب و مخاطب کے بھی دو دو صیغے لانے چاہیئے تھے؟ ۷۵

سوال: ماضی مبنی کیوں ہوتا ہے؟ ۷۶

سوال: جب فعلِ ماضی موجبِ اعراب کے فوت ہو جانے کی وجہ سے مبنی ہے تو پھر ماضی کا آخری حرف ساکن ہونا چاہیئے تھا کیونکہ مبنی کی اصل سکون ہے لیکن ماضی کے آخر میں فتحہ آتا ہے اور فتحہ اعراب کی ایک قسم ہے، لہذا جب ماضی میں موجبِ اعراب فوت ہے تو فتحہ کا اعراب کیوں آیا ہے؟ ۷۶

سوال: اگر اسمِ فاعل سے مشابہت کی بناء پر فعلِ ماضی کے آخر میں اعراب آتا ہے تو فتحہ ہی کو کیوں خاص کیا گیا ضمہ یا کسرہ کیوں نہیں دیا گیا؟ ۷۷

سوال: فتحہ سکون کا بھائی کیسے ہے؟ ۷۷

سوال: جب فعلِ ماضی اسمِ فاعل سے مشابہت رکھتا ہے تو جس طرح اسمِ فاعل معرب ہوتا ہے اسی طرح فعلِ ماضی کو بھی معرب بنا دینا چاہیئے تھا؟ ۷۸

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: پھر فعلِ مضارع کو کیوں معرب قرار دیا گیا ہے؟ ۷۸

سوال: فعلِ امر کو مبنی علی السکون کیوں رکھا گیا حالانکہ فعلِ امر حرکات وسکانات میں اسمِ فاعل کے حالتِ وقف میں مشابہ ہوتا ہے۔ ۷۹

سوال: فعلِ ماضی کے تثنیہ مذکر غائب میں الف اور جمع مذکر غائب میں واؤ اور جمع مؤنث غائب وحاضر میں نون کا اضافہ کیوں کرتے ہیں؟ ۷۹

سوال: فعلِ ماضی کے صیغہ جمع مذکر غائب (ضَرَبُوْا) میں لام کلمہ (باء) کو ضمہ کیوں دیا گیا حالانکہ فعلِ ماضی مبنی علی الفتح ہوتا ہے؟ ۸۰

سوال: اگر ضَرَبُوْا میں لام کلمہ (باء) کو ضمہ واؤ کی وجہ سے دیا گیا ہے تو رَمَوْا میں میم کو ضمہ کیوں نہیں دیا گیا؟ ۸۰

سوال: رَضُوْا میں بھی تو ضاد واؤ کا ماقبل نہیں ہے مگر پھر بھی ضاد کو ضمہ دیا گیا ہے، ایسا کیوں؟ ۸۰

سوال: فعلِ ماضی کے صیغہ جمع مذکر غائب ضَرَبُوْا میں واؤ کے بعد الف کیوں لکھتے ہیں؟ ۸۱

سوال: فعلِ ماضی کے صیغہ واحد مؤنث غائب ضَرَبَتْ میں تاء کو علامتِ تانیث کیوں بنایا گیا ہے؟ ۸۱

سوال: اگر یہ زیادتی مذکر کے صیغہ میں کرتے اور مؤنث کے صیغہ کو اصل پر رکھتے تو تب بھی فرق ہو جاتا، لہذا ایسا کیوں نہ کیا گیا؟ ۸۲

سوال: ضَرَبَتْ کی تاء کو علامتِ تانیث بنایا گیا ہے اس کو ضمیر کیوں نہیں بنایا گیا؟ ۸۲

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: ضَرَبَتْ میں تاءِ تانیث ساکن کیوں ہے؟ ۸۲

سوال: ضَرَبْنَ۔ ضَرَبْتَ۔ ضَرَبْتُمَا۔ ضَرَبْتُمْ۔ ضَرَبْتِ۔ ضَرَبْتُمَا۔ ضَرَبْتُنَّ۔ ضَرَبْتُ۔ ضَرَبْنَا ان تمام صیغوں میں باء کو ساکن کیوں کیا گیا ہے؟ ۸۲

سوال: ضَرَبْنَ اور اس جیسے دیگر صیغوں میں کسی اسم کا عطف بغیر تاکید کے کیوں جائز نہیں ہے؟ ۸۳

سوال: ضَرَبْنَ میں ثقل کی بناء پر باء کو ساکن کیا گیا ہے تو ضَرَبَتَا میں باء کو ساکن کیوں نہیں کیا گیا ہے حالانکہ یہاں پر بھی پے در پے چار حرکات آرہی ہیں کیا یہ ثقل کا باعث نہیں ہے؟ ۸۴

سوال: جب کلمۂ واحدہ میں چار حرکات پے در پے نہیں آتیں تو ضَرَبَکَ میں کیسے آگئیں؟ ۸۵

سوال: ہُدَہِدٌ تو کلمۂ واحدہ ہے اس میں کیسے چار حرکات پے در پے آگئیں؟ ۸۵

سوال: ضَرَبْنَ صیغہ جمع مؤنث غائب فعلِ ماضی مطلق مثبت معروف سے تاء علامتِ تانیث کو کیوں حذف کیا گیا حالانکہ یہ ضَرَبَتْ سے بنا ہے لہذا اس کو ضَرَبَتْنَ ہونا چاہئے تھا؟ ۸۶

سوال: ضَرَبْنَ کے نون کو متحرک کیوں رکھا گیا، اس کو ساکن کر کے باء کو حرکت کیوں نہ دیا گیا کیونکہ نون حرف ہے اور حرف مبنی ہوتا ہے اور مبنی کی اصل سکون ہے؟ ۸۶

سوال: مُسْلِمَاتٌ سے تاءِ اوّل کو اس لیے حذف کیا گیا کہ اس میں دو علامتِ تانیث ایک ہی جنس کے جمع ہو گئے تھے لیکن ضَرَبْنَ میں دونوں علامتِ تانیث جدا جدا جنس سے ہیں پھر کیوں حذف کیا گیا؟ ۸۶

سوال: حُبْلَیَاتٌ جو حُبْلٰی کی جمع ہے اس میں بھی تو دو علامتِ تانیث جمع ہیں ان دونوں میں سے ایک کو کیوں حذف نہیں کیا گیا؟ ۸۷

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: فعلِ ماضی میں تثنیہ مذکر حاضر اور تثنیہ مؤنث حاضر کے صیغے کو ایک طرح کا کیوں کیا گیا ہے الگ الگ کیوں نہیں لایا گیا؟..... ۸۷

سوال: فعلِ ماضی کے متکلم کے چھ صیغوں کی جگہ صرف دو صیغے ہی کیوں وضع کئے گئے ہیں؟ ۸۸

سوال: ضمائر کو وضع کرنے کی کیا حکمت ہے؟..... ۸۸

سوال: ضَرَبْتُمَا میں میم کو کیوں زیادہ کیا گیا؟ ۸۹

سوال: ضَرَبْتُمَا میں حرفِ میم کو ہی کیوں خاص کیا گیا ہے، دوسرے حرف کی زیادتی کر کے اس التباس کو دور کیوں نہ کیا گیا؟ ۸۹

سوال: ضَرَبْتُمَا ضَرَبْتُمْ ضَرَبْتُنَّ میں تاء کو ضمہ کیوں دیا گیا؟ ۹۰

سوال: صیغہ واحد مذکر حاضر ضَرَبْتَ کی تاء کو فتحہ کیوں دیا گیا؟ ۹۰

سوال: ضَرَبْتُمَا اور اَنْتُمَا کی میم کو فتحہ کیوں دیا گیا؟ ۹۱

سوال: اَنْتُمَا میں میم کی زیادتی کیوں کی گئی اور اسی کی تخصیص کیوں؟ ۹۱

سوال: ضَرَبْتُمْ میں میم کی زیادتی کیوں کی گئی اور میم کو ساکن کیوں کیا گیا؟ ۹۱

سوال: میم اسم کی منزل میں کیسے ہے؟ ۹۲

سوال: ضَرَبُوْا اور ضَرَبْتُّوْهُ میں تو واؤ ما قبل ضمہ آرہا ہے یہاں پر واؤ کو کیوں حذف نہیں کیا گیا؟ ۹۲

سوال: ضَرَبْتُنَّ میں نون کو مشدد کیوں لایا گیا حالانکہ ضَرَبْنَ میں نون کو مشدد نہیں کیا گیا؟..... ۹۳

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: فعلِ ماضی کے صیغہ واحد متکلم ضَرَبْتُ میں تاء کی زیادتی کیوں کی گئی اور تاء کو ضمہ کیوں دیا گیا؟ ۹۴

سوال: فعلِ ماضی کے صیغہ جمع متکلم ضَرَبْنَا میں نَا کی زیادتی کیوں کی گئی؟ ۹۴

سوال: ضمائر کی اقسام اور تعداد کتنی ہیں؟ اور ضمیرِ مجرور منفصل کیوں نہیں آتی ہے؟ ۹۵

سوال: قیاس کا تقاضا ہے کہ ہُوَ کی تثنیہ ہُوَا اور جمع ہُوُوْا آئے لیکن اس کے برعکس ہُمَا اور ہُمْ آتی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ ۹۶

سوال: اَنْتُمَا میں میم کیوں داخل کی گئی، حالانکہ اَنْتَ کی تثنیہ اَنْتَا آنا چاہئے تھا؟ ۹۷

سوال: ہُوُوْا کی پہلی واؤ کو میم سے بدلنے کی بجائے حذف کر دیتے تو تخفیف بھی ہو جاتی اور دوسرے کسی حرف کی جانب محتاجی بھی نہیں ہوتی۔ ۹۷

سوال: اگر پہلی واؤ کو حذف کرنے پر خرابی لازم آرہی ہے تو دوسری واؤ کو حذف کر دیتے؟ ۹۸

سوال: تو کیا ہُوَ کی واؤ کو حذف کرنا جائز نہیں ہے؟ ۹۸

سوال: تو کیا ہِیَ کی یاء کو بھی حذف کرنا درست نہیں ہے؟ ۹۸

سوال: ہُوَ کی واؤ کو جب اتصالِ کلمہ کی بناء پر حذف کر دیا گیا تو کبھی ھُ پڑھتے ہیں اور کبھی ھِ اس کی کیا وجہ ہے؟ ۹۸

سوال: ھِیَ کی تثنیہ ہِیَا آنی چاہیئے تھی مگر ہُمَا آتی ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟ ۹۹

سوال: ہُنَّ ضمیر کا نون مشدد کیوں رکھا گیا؟ ۹۹

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: منصوب متصل کی ضمیروں میں فاعل اور مفعول کی ضمیر ایک ساتھ کیوں جمع نہیں ہو سکتیں؟ .۹۹

سوال: جب جمع مذکر سالم کی اضافت یاءِ متکلم کی طرف کی جاتی ہے تو ضَارِبِیَّ آتی ہے حالانکہ ضَارِبُوْنَ یَ آنی چاہئے تھی، ایسا کیوں نہیں ہوتا؟ ۱۰۰

سوال: ضمیرِ مرفوع متصل کتنی جگہ اور کون کون سے صیغوں میں پوشیدہ ہوتی ہے؟ ۱۰۰

سوال: کیا فعلِ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث حاضر تَضْرِبِیْنَ میں ضمیر پوشیدہ نہیں ہے؟ ۱۰۱

سوال: تَضْرِبِیْنَ میں ضمیرِ بارز کے لئے یاء ہی کو کیوں منتخب کیا گیا، اَنْتِ کے حروف میں سے کسی ایک کو چن لیتے یوں مناسبت بھی باقی رہتی؟ ۱۰۱

سوال: التباس سے بچنے کے لئے نون کے ماقبل کو حرکت دی جاسکتی تھی یا نون کو حذف کر دیا جاتا اور یاء کو نہ لایا جاتا؟ ۱۰۱

سوال: کیا ضمیرِ مرفوع کے علاوہ منصوب و مجرور کی ضمیر بھی مستتر ہوتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟ ۱۰۲

سوال: فعلِ ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب اور واحد مؤنث غائب میں ہی ضمیر کو مستتر رکھا گیا ہے ان کے تثنیہ و جمع کے صیغہ میں ضمیر کو مستتر کیوں نہیں رکھا گیا؟ ۱۰۲

سوال: فعلِ ماضی کے صیغہ متکلم اور مخاطب میں ضمیر مستتر کیوں نہ رکھا گیا؟ ۱۰۲

سوال: تب تو مضارع کے صیغہ واحد مذکر حاضر اور واحد و جمع متکلم میں بھی ضمیر بارز لانا چاہئے تھی، کیونکہ یہ صیغہ بھی تو قوی ہیں، لیکن ان میں ضمیر مستتر لائی گئی ہے؟ ۱۰۳

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: کیا ان مذکورہ پانچ مقامات کے علاوہ بھی کہیں ضمیر مستتر ہوتی ہے؟ ۱۰۳

سوال: کیا ضَرَبَتْ کی تاء کو فاعل کی ضمیر نہیں بنا سکتے؟ ۱۰۴

سوال: صفات کے صیغہ ضَارِبَانِ اور ضَارِبُوْنَ وغیرہ میں الفِ تثنیہ اور واوِ جمع کو فاعل کیوں نہ بنایا گیا، جبکہ ضَرَبَا اور ضَرَبُوْا میں اور دیگر افعال میں الفِ تثنیہ اور واوِ جمع کو فاعل بنایا گیا ہے؟ ۱۰۴

سوال: کن کن صیغوں میں ضمیر کا مستتر ہونا واجب ہے؟ ۱۰۴

فَصْلٌ فِی الْمُسْتَقْبِلِ ۱۰۵

سوال: فعلِ مضارع کو مضارع اور مستقبل کہنے کی کیا وجہ ہے؟ ۱۰۵

سوال: وہ کون سی چیزیں ہیں جن میں فعلِ مضارع اور اسمِ فاعل کے ساتھ مشابہت و اشتراک پایا جاتا ہے؟ ۱۰۵

سوال: فعلِ ماضی میں حروفِ اَتَیْنُ کی زیادتی کر کے فعلِ مضارع بنایا جاتا ہے، ایسا کیوں نہیں کیا جاتا کہ فعلِ ماضی سے کچھ حروف کی کمی کر کے فعلِ مضارع بنایا جائے؟ ۱۰۶

سوال: فعلِ مضارع بنانے کے لئے حروفِ اَتَیْنُ کو فعلِ ماضی کے شروع میں ہی کیوں لاتے ہیں، فعلِ ماضی کے آخر میں کیوں نہیں لاتے، حالانکہ زیادتی کا محل کلمہ کا آخر ہوتا ہے، اس لئے کہ آخر ہی تغیر و تبدل کا محل ہوتا ہے؟ ۱۰۶

سوال: فعلِ مضارع کو فعلِ ماضی سے ہی کیوں بنایا جاتا ہے؟ ۱۰۶

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: حروفِ اَتَیْنَ کی زیادتی فعلِ مضارع بنانے کے لئے کی جاتی ہے فعلِ ماضی بنانے کے لئے کوئی زیادتی نہیں کی گئی، ایسا کیوں؟ ۱۰۷

سوال: واحد متکلم کے لئے علامتِ مضارع کے طور پر ہمزہ ہی کیوں متعین کیا گیا؟ ۱۰۷

سوال: مخاطب کے صیغوں کے لئے واؤ کا انتخاب کیوں کیا گیا؟ ۱۰۷

سوال: علاماتِ مضارع حروفِ اتین ہیں ان میں واؤ نہیں ہے پھر مخاطب کے لئے واؤ کیسے آ گیا حالانکہ مخاطب پر تو تاء آتا ہے؟ ۱۰۸

سوال: واؤ کو تاء سے بدلنے کا کوئی قاعدہ بھی ہے یا اپنے طور پر بدلا گیا ہے؟ ۱۰۸

سوال: آپ کا بیان کردہ قاعدہ درست نہیں کہ وَرَتَّلٌ کے شروع میں آئی ہوئی واؤ کو تاء سے نہیں بدلا گیا اس کا جواب کیا ہے؟ ۱۰۸

سوال: غائب کے صیغوں کے لئے یاء کا انتخاب کیوں کیا گیا؟ ۱۰۹

سوال: فعلِ مضارع کے جمع متکلم کے لئے نون کا اضافہ کیوں کیا گیا، نیز نون کو ہی کیوں خاص کیا گیا؟ ۱۰۹

سوال: علاماتِ مضارع کو معروف میں فتحہ کیوں دیا گیا؟ ۱۰۹

سوال: علاماتِ مضارع کو مجہول میں ضمہ کیوں دیا گیا؟ ۱۰۹

سوال: اور کن کن مقامات میں علاماتِ مضارع کو معروف میں ضمہ دیا جاتا ہے اور اس کی علت کیا ہے؟ ۱۱۰

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: یُھَرِیْقُ کے ماضی میں پانچ حرف آتے ہیں مذکورہ قاعدے کے مطابق علامتِ مضارع پر فتحہ آنا چاہئے تھا لیکن اس میں ضمہ آتا ہے ایسا کیوں؟ ۱۱۰

سوال: بعض لغات میں علاماتِ مضارع کو کسرہ دیتے ہیں ایسا کیوں؟ ۱۱۱

سوال: فعلِ ماضی کے مکسور العین اور مکسور الھمزہ ہونے پر دلالت کے لئے علاماتِ مضارع ہی کو کسرہ دینے کے لئے کیوں متعین کیا گیا؟ ۱۱۱

سوال: بابِ تَفَعُّلٌ اور تَفَاعُلٌ سے دوسری تاء کو کیوں حذف کر دیا جاتا ہے نیز دوسری ہی کو کیوں خاص کیا گیا؟ ۱۱۲

سوال: فعلِ مضارع میں فاء کلمہ کو ساکن کیوں کیا گیا؟ ۱۱۳

سوال: فاء کلمہ کو ہی ساکن کرنے کے لئے کیوں خاص کیا گیا، اس قباحت سے بچنے کے لئے کسی دوسرے حرف کو ساکن کر دیا جاتا؟ ۱۱۳

سوال: فعلِ مضارع کے صیغہ واحد مؤنث غائب اور واحد مذکر حاضر کو ایک جیسا کیوں بنایا گیا، ان میں تو التباس لازم آرہا ہے جیسے تَضْرِبُ اَنْتَ اور تَضْرِبُ ہِیَ؟ ۱۱۴

سوال: ان دونوں صیغوں کے درمیان فرق کرنے کے لئے واحد مؤنث غائب میں علامتِ مضارع کو ضمہ یا کسرہ بھی دیا جاسکتا تھا، مگر ایسا کیوں نہیں کیا گیا؟ ۱۱۴

سوال: اگر ضمہ اور کسرہ التباس کی وجہ سے نہیں دیا گیا تو فتحہ کی صورت میں بھی تو واحد مؤنث غائب کا واحد مذکر حاضر کے ساتھ التباس لازم آرہا ہے، پس اس التباس کو کیوں نہیں دور کیا گیا؟ ۱۱۴

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: فعلِ مضارع کے چار تثنیہ، دو جمع مذکر غائب و حاضر، اور واحد مؤنث حاضر کے آخر میں نون کیوں داخل کیا گیا ہے؟ ۱۱۵

سوال: کیا یَضْرِبْنَ اور تَضْرِبْنَ جمع مؤنث غائب و حاضر کا نون بھی علامتِ رفع ہے، اگر ہے تو حالتِ نصبی و جزمی میں ساقط کیوں نہیں ہوتا؟ ۱۱۵

سوال: جمع مؤنث حاضر تَضْرِبْنَ میں تو دو علامتِ تانیث جمع ہیں یہ کیسے؟ ۱۱۶

سوال: فعلِ مضارع کے صیغہ جمع مؤنث غائب و حاضر مبنی کیوں ہوتے ہیں؟ ۱۱۶

سوال: تَضْرِبِیْنَ میں تو دو علامتِ تانیث کیسے جمع ہو گئیں پہلی تاء اور دوسری یاء؟ ۱۱۶

سوال: فعلِ مضارع پر حرفِ لَمْ کے داخل ہونے سے ماضی کا معنی کیوں پیدا ہو جاتا ہے؟ ۱۱۷

فَصْلٌ فِی الْاَمْرِ وَالنَّهْیِ ۱۱۸

سوال: فعلِ امر کی تعریف کیا ہے؟ ۱۱۸

سوال: فعلِ امر فعلِ مضارع سے کیوں مشتق ہوتا ہے؟ ۱۱۸

سوال: فعلِ امر کے صیغہ غائب کے شروع میں اضافہ کے لئے لام کا انتخاب کیوں کیا گیا ہے؟ ۱۱۸

سوال: لام کا اضافہ کرنے کے بجائے کسی حرفِ علت کو اضافہ کے لئے چن لیتے ایسا کیوں نہ کیا گیا؟ .. ۱۱۹

سوال: لامِ امر کو کسرہ کیوں دیا گیا؟ ۱۱۹

سوال: لامِ امر فاء، واؤ اور ثُمَّ سے جب ملتا ہے تو ساکن کیوں ہو جاتا ہے؟ ۱۱۹

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: امر حاضر کے صیغوں سے علامتِ مضارع کیوں حذف کر دیتے ہیں اور امر حاضر ہی کو کیوں منتخب کیا گیا؟ ۱۲۰

سوال: امر حاضر میں علامتِ مضارع کو حذف کرنے کے بعد ہمزہ کیوں لاتے ہیں؟ اور ہمزہ ہی کو خاص کرنے کی کیا وجہ ہے حالانکہ دیگر حروفِ زوائد موجود ہیں؟ ۱۲۰

سوال: امر حاضر میں ہمزہ کو کسرہ کیوں دیتے ہیں جیسے اَضْرِبْ؟ ۱۲۰

سوال: اُنْصُرْ میں ہمزہ کو تو ضمہ دیا گیا حالانکہ ہمزۂ وصلی میں اصل کسرہ ہے؟ ۱۲۱

سوال: اُنْصُرْ کو کسرہ دینے کی صورت میں کسرہ سے ضمہ کی جانب خروج کیسے لازم آرہا ہے جب کہ دونوں کے درمیان میں ایک حرفِ ساکن آڑ بنا ہے؟ ۱۲۱

سوال: اَیْمَنٌ کے ہمزہ وصل کو فتحہ کیوں دیا گیا، جبکہ ہمزہ وصل کو ضمہ یا کسرہ دیتے ہیں؟ ۱۲۲

سوال: الفِ تعریف کو فتحہ کیوں دیا گیا جبکہ وہ ہمزہ وصلی ہے؟ ۱۲۲

سوال: بابِ افعال کے امر حاضر اَکْرِمْ کے ہمزۂ وصلی کو فتحہ کیوں دیا گیا، حالانکہ اس کا عین کلمہ مکسور ہے؟ ۱۲۲

سوال: فعلِ امر کا ہمزہ وصلِ کلام کی صورت میں لکھنے میں باقی رہتا ہے لیکن پڑھنے میں نہیں آتا، اور جب پڑھنے میں نہیں آتا تو اسے حذف کر دینا چاہئے تھا مگر حذف نہیں کرتے اس کی کیا وجہ ہے جیسے وَاعْلَمْ؟ ۱۲۳

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: یہ التباس تو حرکات کے ذریعہ دور کیا جا سکتا ہے یعنی زیر و زبر سے پتہ چل جاتا ہے کہ وہ ثلاثی مجرد کا امر ہے یا بابِ تفعیل کا جیسے وَعَلَّمَ اور عَلِّمْ؟ ۱۲۳

سوال: اگر ہمزۂ وصلی لکھنے میں باقی رہتا ہے تو بسم اللہ کا ہمزہ کیوں حذف کیا گیا ہے؟ ۱۲۳

سوال: پھر اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِی خَلَقَ میں بِاسْمِ کا ہمزہ کیوں حذف نہیں ہوا؟ ۱۲۳

سوال: امر غائب میں آخری حرف کو جزم کیوں دیا گیا؟ ۱۲۴

سوال: امر حاضر کے صیغوں میں لامِ امر کیوں نہیں آتا حالانکہ حدیث میں فَلْتَفْرَحُوْا لام کے ساتھ حاضر کا صیغہ آیا ہے؟ ۱۲۴

سوال: فعلِ امر مبنی کیوں ہوتا ہے؟ ۱۲۵

سوال: اگر فعلِ امر فعل ہونے کی وجہ سے مبنی ہے تو مضارع بھی تو فعل ہے یہ کیوں مبنی نہیں ہے؟ . ۱۲۵

سوال: فعلِ امر میں نونِ ثقیلہ اور خفیفہ کیوں لاتے ہیں؟ ۱۲۶

سوال: نونِ ثقیلہ اور خفیفہ کو فعلِ امر کے شروع میں کیوں نہیں لاتے؟ ۱۲۶

سوال: لَیَضْرِبَنَّ میں باء کو فتحہ کیوں دیا گیا اور فتحہ ہی کو کیوں خاص کیا گیا؟ ۱۲۶

سوال: لَیَضْرِبَنَّ میں دوسرے نون کو فتحہ کیوں دیا گیا؟ ۱۲۶

سوال: نونِ ثقیلہ اور خفیفہ کی صورت میں لَیَضْرِبُنَّ جمع مذکر غائب سے واؤ کو کیوں حذف کر دیتے ہیں؟ ۱۲۶

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: واحد مؤنث حاضر لِتَضْرِبِنَّ سے یاء کو کیوں حذف کیا گیا؟ ۱۲۷

سوال: نونِ تاکید لانے کی صورت میں تثنیہ کا الف کیوں نہیں گرایا جاتا؟ ۱۲۷

سوال: الفِ تثنیہ کے بعد آنے والے نون کو کسرہ کیوں دیتے ہیں جیسے لِیَضْرِبَانِّ؟ ۱۲۷

سوال: جمع مؤنث غائب و حاضر میں نونِ ثقیلہ کو کسرہ کیوں دیا حالانکہ اس نون سے پہلے الفِ تثنیہ نہیں بلکہ الفِ فاصل ہے؟ ۱۲۷

سوال: نونِ ثقیلہ کی وجہ سے تثنیہ کے نونِ اعرابی کو کیوں حذف کیا جاتا ہے حالانکہ وہ نون رفع پر دلالت کرتا ہے؟ ۱۲۸

سوال: جمع مؤنث غائب و حاضر کے صیغے میں الفِ فاصل کیوں لاتے ہیں؟ ۱۲۸

سوال: کیا نونِ ثقیلہ اور نونِ خفیفہ کے حکم میں کوئی فرق ہے؟ ۱۲۸

سوال: جن صیغوں میں الف آتا ہے ان صیغوں میں نونِ خفیفہ کے نہ آنے کی کیا وجہ ہے؟ ۱۲۸

سوال: اجتماعِ ساکنین فی غیر حدّہ کی وضاحت کریں اور بتائیں کہ وہ یہاں کیسے لازم آتا ہے؟ ۱۲۹

سوال: کیا کسی نحوی کے نزدیک نونِ خفیفہ تمام صیغوں میں نونِ ثقیلہ کی طرح آتی ہے؟ ۱۲۹

سوال: نونِ ثقیلہ اور خفیفہ کتنے اور کون کون سے مقامات میں آتے ہیں اور کیوں آتے ہیں؟ ۱۳۰

سوال: نہی اور نفی میں تو ترکِ فعل کا معنی پایا جاتا ہے تو طلبِ فعل کا معنی کیسے پایا گیا؟ ۱۳۰

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: کیا فعلِ امر اور فعلِ نہی کے حکم میں کوئی فرق ہے، اور فعلِ نہی کو فعلِ امر کے بعد کیوں لائیں؟ ۱۳۱

سوال: فعلِ نہی معرب کیوں ہے؟ ۱۳۱

سوال: فعلِ مجہول کی تعریف کیا ہے نیز ماضی، مضارع، امر اور نہی کا فعلِ مجہول کس وزن پر آتے ہیں؟ ۱۳۱

سوال: فعلِ مجہول کے لانے کا سبب کیا ہے، یہ کیوں لایا جاتا ہے؟ ۱۳۱

سوال: فعلِ مجہول کا صیغہ مثلاً فُعِلَ، یُفْعَلُ وغیرہ تو غیر معقول ہیں پھر بھی اس کو ان اوزان پر لایا گیا؟ ۱۳۲

سوال: فُعِلَ ماضی مجہول کا صیغہ کیسے غیرِ معقول ہے؟ ۱۳۲

سوال: یُفْعَلُ مضارع مجہول کا صیغہ کیسے غیر معقول ہے؟ ۱۳۲

سوال: ثلاثی مزید فیہ میں فعلِ مجہول کس وزن پر آتا ہے؟ ۱۳۲

سوال: جن سات ابواب کی استثناء کی گئی ہے وہ ابواب کون کون سے ہیں اور ان سے فعلِ مجہول کس وزن پر آئے گا؟ ۱۳۳

سوال: بابِ تَفَعُّلٌ اور تَفَاعُلٌ کی ماضی مجہول میں فاء کلمہ کو ضمہ کیوں دیا گیا ہے؟ ۱۳۳

سوال: باقی پانچ ابواب میں پہلے متحرک حرف کو ضمہ دینے کی کیا وجہ ہے؟ ۱۳۳

فَصْلٌ فِی اِسْمِ الْفَاعِلِ ۱۳۵

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: اسمِ فاعل کسے کہتے ہیں اور یہ کس سے مشتق ہوتا ہے؟ ۱۳۵

سوال: اسمِ فاعل فعلِ مضارع سے ہی کیوں مشتق ہوتا ہے؟ ۱۳۵

سوال: ثلاثی مجرد سے اسمِ فاعل کا صیغہ کس وزن پر آتا ہے اور کیسے بنتا ہے؟ ۱۳۵

سوال: اضافہ کے لئے الف کی تخصیص کیوں کی گئی ہے اور اضافہ کی ضرورت کیوں در پیش ہوئی؟ .. ۱۳۵

سوال: الف کا اضافہ شروع میں کیوں نہیں کیا جاتا، یا آخر میں کیوں نہیں کیا جاتا جبکہ آخر ہی محلِ تغییر ہے؟ ۱۳۶

سوال: اسمِ فاعل میں عین کلمہ کو کسرہ کیوں دیا گیا فتحہ یا ضمہ دے دیتے؟ ۱۳۶

سوال: اسمِ فاعل کے عین کلمہ کو کسرہ دینے کی صورت میں بھی تو بابِ مفاعلۃ کے فعلِ امر سے التباس لازم آتا ہے، لہذا اس خرابی کو کیوں دور نہ کیا گیا؟ ۱۳۷

سوال: صفتِ مشبہ کو اسمِ فاعل کی بحث میں کیوں ذکر کیا گیا ہے الگ سے اس کا باب کیوں نہیں باندھا گیا، نیز صفتِ مشبہ کی تعریف کیا ہے؟ ۱۳۷

سوال: صفتِ مشبہ کے اوزان کون کون سے ہیں؟ ۱۳۷

سوال: ان اوزان میں سے کون سا وزن ماضی مکسور العین سَمِعَ یَسْمَعُ کے ساتھ خاص ہے؟ ۱۳۸

سوال: کیا اَفْعَلُ کے وزن پر آنے والے اسماء سَمِعَ یَسْمَعُ کے علاوہ کسی دوسرے ابواب سے بھی آتے ہیں؟ ۱۳۸

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: کیاان کے علاوہ بھی کوئی اسم باب فَعُلَ یَفْعُلُ سے آتا ہے؟ ۱۳۸

سوال: کیاان مندرجہ بالا اسماء کی لغات میں کچھ اختلاف بھی ہے؟ ۱۳۸

سوال: کیاصفتِ مشبہ کے یہی اوزان ہیں اور ان کے علاوہ نہیں ہیں؟ ۱۳۹

سوال: اسمِ تفضیل کی تعریف کیاہے اور یہ کس وزن پر آتا ہے اور ثلاثی مجرد کے علاوہ دوسرے ابواب سے کیوں نہیں آتا؟ ۱۳۹

سوال: توکیاغیرِ ثلاثی مجرد سے اسمِ تفضیل نہیں آتا؟ ۱۳۹

سوال: رنگ وعیب کے معانی پر مشتمل ابواب سے اسمِ تفضیل کیوں نہیں آتا ہے؟ ۱۴۰

سوال: توکیالون وعیب سے اسمِ تفضیل نہیں آتا ہے؟ ۱۴۰

سوال: اسمِ تفضیل اسمِ فاعل سے آتا ہے اسمِ مفعول سے کیوں نہیں آتا ہے؟ ۱۴۰

سوال: اس کاالٹ بھی توکیاجاسکتا تھا کہ اسمِ تفضیل اسمِ فاعل کے لئے نہ آتااور اسمِ مفعول کے لئے آتا؟ ۱۴۰

سوال: آپ نے کہا کہ مفعول سے اسمِ تفضیل نہیں آتا حالانکہ اَشْغَلُ مِنْ ذَاتِ النِّحْیَیْنِ میں اَشْغَلُ مفعول کے معنی میں زیادتی کے لئے آیاہے، اسی طرح غیر ثلاثی مجرد سے اسمِ تفضیل اَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے جیسے اَعْطَاہُمْ۔ اَوْلَاہُمْ۔ نیز لون وعیب سے بھی اَفْعَلُ کے وزن پر اَحْمَقُ اسمِ تفضیل آیاہے؟.. ۱۴۱

سوال: ذاتِ النحیین اور احمق من ہبنّقۃ سے کیامراد ہے؟ ۱۴۱

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: کیا اسمِ فاعل فعیل کے وزن پر بھی آتا ہے؟ ۱۴۲

سوال: کیا مبالغہ کے لئے اسمِ فاعل فَعُوْلٌ کے وزن پر بھی آتا ہے؟ ۱۴۳

سوال: اسمِ فاعل کے مبالغہ کے لئے اور کون کون سے اوزان آتے ہیں؟ ۱۴۳

سوال: مِفْعِیْلٌ کے آخر میں تاءِ تانیث کی ضرورت نہیں ہے لیکن مِسْکِیْنَۃٌ کے آخر میں تاء آرہی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ ۱۴۴

سوال: غیرِ ثلاثی مجرد سے اسمِ فاعل کس وزن پر آتا ہے اور بنانے کا کیا طریقہ ہے؟ ۱۴۴

سوال: اسمِ فاعل بنانے کے لئے شروع میں میم ہی کو کیوں لگاتے ہیں، حروفِ علت میں سے کسی کو لے آتے؟ ۱۴۵

سوال: میم کو ضمہ دینے کی کیا وجہ ہے؟ ۱۴۵

سوال: آپ کے بقول اسمِ فاعل کے آخر کا ماقبل مکسور ہوتا ہے لیکن مُسْہَبٌ بابِ افعال سے اسمِ فاعل ہے مگر آخر کا ماقبل مکسور نہیں بلکہ مفتوح ہے، اسی طرح بابِ افعال سے یَافِعٌ اسمِ فاعل ہے حالانکہ بابِ افعال کا اسمِ فاعل مُفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے ایسا کیوں؟ ۱۴۵

فَصْلٌ فِی اِسْمِ الْمَفْعُوْلِ ۱۴۷

سوال: اسمِ مفعول کی تعریف کیا ہے، نیز ثلاثی مجرد سے یہ کس وزن پر آتا ہے اور کس سے مشتق ہوتا ہے؟ ۱۴۷

سوال: اسمِ مفعول فعلِ مضارع سے کیوں مشتق ہوتا ہے؟ ۱۴۷

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: اسمِ مفعول میں میم کی زیادتی کیوں کی گئی، کسی حرفِ علت کا اضافہ کرنا تھا؟ ۱۴۷

سوال: میم کو فتحہ کیوں دیا گیا، کسرہ یا ضمہ دیتے اور عین کلمہ کو ضمہ کیوں دیا گیا؟ ۱۴۸

سوال: اسمِ مفعول کا صیغہ مَفْعُوْلٌ کیسے بن گیا؟ ۱۴۸

سوال: غیرِ ثلاثی مجرد کا اسمِ مفعول اور اسمِ ظرف فعلِ مضارع مجہول کے وزن پر آتے ہیں جیسے یُکْرَمُ سے مفعول اور ظرف مُکْرَمٌ بغیر کسی تبدیلی کے سوائے میمِ مفعول کے، لیکن ثلاثی مجرد کے اسمِ مفعول میں حرکات کی تبدیلی اور حرف کی زیادتی کی جاتی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ ۱۴۸

فَصْلٌ فِی اِسْمَیِ الزَّمَانِ وَالْمَکَانِ ۱۵۰

سوال: ظرفِ مکان کی تعریف کریں اور بتائیں کہ یہ کس سے بنتا ہے؟ ۱۵۰

سوال: اسمِ ظرف کے شروع میں میمِ مفتوح کا اضافہ کیوں کرتے ہیں؟ ۱۵۰

سوال: اگر اسمِ ظرف اسمِ مفعول کے مشابہ ہوتا ہے تو اسمِ مفعول کی طرح اسمِ ظرف میں واؤ کی زیادتی کیوں نہیں کی گئی؟ ۱۵۰

سوال: مضارع مفتوح العین سے اسمِ ظرف کا صیغہ کس وزن پر آتا ہے؟ ۱۵۰

سوال: اس فرق کی کیا وجہ ہے؟ ۱۵۱

سوال: مضارع مکسور العین سے اسمِ ظرف کا صیغہ کس وزن پر آتا ہے؟ ۱۵۱

سوال: اس فرق کی کیا وجہ سے؟ ۱۵۱

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: مضارع مضموم العین کا اسمِ ظرف مضموم العین مَفْعُلٌ کے وزن پر کیوں نہیں آتا؟.....۱۵۱

فَصْلٌ فِی اِسْمِ الْاٰلَۃِ ۱۵۳

سوال: اسمِ آلہ کی تعریف کیا ہے اور کس فعل سے بنتا ہے اور اس کا وزن کیا ہے؟ ۱۵۳

سوال: اسمِ آلہ کے میم کو کسرہ دینے کی کیا وجہ ہے؟ ۱۵۳

سوال: کیا اسمِ آلہ کے اور بھی کوئی اوزان ہیں؟ ۱۵۳

اَلْبَابُ الثَّانِی فِی الْمُضَاعَفِ ۱۵۵

سوال: مضاعف کی تعریف کیا ہے نیز اس کو اصم کیوں کہتے ہیں؟ ۱۵۵

سوال: مضاعف میں حرفِ علت اور ہمزہ نہیں ہوتا اس لئے اس کو صحیح کہنا چاہئے تھا مگر کیا وجہ ہے کہ اس کو صحیح نہ کہہ کر مضاعف کا نام دیا جاتا ہے؟ ۱۵۵

سوال: مضاعف کتنے ابواب سے آتا ہے؟.....۱۵۶

سوال: مضاعف میں ادغام کرنے کی کیا ضرورت ہے نیز ادغام کرنے کی کیا صورت ہے؟.....۱۵۶

سوال: ادغام کا معنی اور مفہوم کیا ہے اور کس طرح پڑھا جائے گا؟ ۱۵۶

سوال: اجتماعِ حرفین کی کتنی اقسام ہیں؟ ۱۵۷

سوال: دونوں حرف متحرک ہوں تو ادغام کرنا کیا ہے اس کا حکم بیان کریں؟ ۱۵۷

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: جن اوزان میں التباس لازم آتا ہے ان میں ادغام کرنا جائز نہیں تو رَدَّ۔ فَرَّ۔ عَضَّ میں بھی تو التباس لازم آرہا ہے کہ پتہ نہیں چلتا کہ رَدَّ ماضی مضموم العین ہے یا مفتوح العین۔ یوں ہی فَرَّ ماضی مفتوح العین ہے یا مکسور العین۔ اور عَضَّ مفتوح العین ہے یا مکسور العین ہے۔ لہذا ان میں بھی ادغام نہیں ہونا چاہئے تھا کیونکہ التباس لازم آرہا ہے؟ ۱۵۸

سوال: آپ نے بیان کیا کہ جب دو حرفِ متحرک متجانسین یا متقاربین ایک کلمہ میں جمع ہوں تو ادغام کرنا واجب ہے تو حَیِیَ میں ادغام کیوں نہیں کیا گیا ہے؟ ۱۵۸

سوال: جب پہلا ساکن ہو اور دوسرا متحرک ہو تو ادغام کرنا کیا ہے اس کا حکم بیان کریں؟ ۱۵۹

سوال: جب پہلا متحرک ہو اور دوسرا ساکن ہو تو ادغام کرنا کیا ہے اس کا حکم بیان کریں؟ ۱۵۹

سوال: آپ کا بیان کردہ قاعدہ سکونِ لازمی کی صورت میں ہے اور اگر دوسرا حرف سکونِ عارضی کی بناء پر ساکن ہو تو کیا کریں گے؟ ۱۶۰

سوال: اُمُدُدْنَ میں ادغام کیوں نہیں کیا گیا حالانکہ دو حرف ایک جنس کے جمع ہیں؟ ۱۶۱

سوال: امر حاضر معروف بنونِ ثقیلہ اور خفیفہ کی گردان کریں؟ ۱۶۱

سوال: اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول میں ادغام کی کیا صورت ہے؟ ۱۶۱

سوال: اسمِ ظرف اور اسمِ آلہ میں ادغام کی کیا صورت ہے؟ ۱۶۱

سوال: فعلِ ماضی مجہول اور فعلِ مضارع مجہول کے صیغوں میں ادغام کی وضاحت کریں؟ ۱۶۲

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

فعلِ ماضی مجہول کی گردان: ۱۶۲

فعلِ مضارع مجہول کی گردان: ۱۶۲

سوال: مَدٌّ جو کہ مصدر ہے اصل میں کیا تھا؟ ۱۶۲

سوال: بابِ افتعال میں ادغام کی کیا صورتیں ہیں؟ ۱۶۲

سوال: حروفِ مہموسہ کون کون سے ہیں اور صفتِ ہمس کی تعریف کیا ہے؟ ۱۶۳

سوال: اِدَّانَ اصل میں کیا تھا اور اس میں تعلیل کی کیا صورت ہے؟ ۱۶۳

سوال: اِذَّکَرَ اصل میں کیا تھا اور اسکو کتنی طرح سے پڑھ سکتے ہیں؟ ۱۶۳

سوال: اِزَّانَ اصل میں کیا تھا اور اس میں کتنی صورتیں جائز ہیں؟ ۱۶۴

سوال: اِسَّمَعَ اصل میں کیا تھا اور اس میں کتنی صورتیں جائز ہیں؟ ۱۶۵

سوال: اِسَّمَعَ جو اصل میں اِسْتَمَعَ ہے اس میں سین کو تائے افتعال سے بدل کر تاء کا تاء میں ادغام کر کے اِتَّمَعَ پڑھنا کیوں جائز نہیں ہے؟ ۱۶۵

سوال: اِشَّبَہَ کی اصل کیا ہے اور اس میں ادغام کی کیا صورت ہے؟ ۱۶۵

سوال: اِصَّبَرَ کو کتنے طریقوں سے پڑھنا جائز ہے؟ ۱۶۶

سوال: اِصَّبَرَ میں طاء کو صاد سے بدلا گیا ہے، صاد کو طاء سے بدل کر طاء کا طاء میں ادغام کر کے اَطَّبَرَ کیوں نہیں پڑھا گیا؟ ۱۶۶

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: حروفِ مستعلیہ مطبقہ کون کون سے ہیں؟ ۱۶۶

سوال: اِضْتَرَبَ میں کتنی صورتیں جائز ہیں نیز اس میں تعلیل کی کیا صورت ہے؟ ۱۶۷

سوال: جب اِضْتَرَبَ میں تائے افتعال کو طاء سے بدلا تو اِضْطَرَبَ ہوا اب ضاد کو طاء سے بدل کر طاء کا طاء میں ادغام کر کے اِطَّرَبَ کیوں نہیں کیا گیا، جبکہ صفتِ استعلاء میں ضاد اور طاء مشترک ہیں؟ ۱۶۷

سوال: اِطَّلَبَ میں کتنی صورتیں جائز ہیں اور اس میں کس طرح تعلیل ہوئی ہے؟ ۱۶۷

سوال: اِظَّلَمَ میں کتنی صورتیں جائز ہیں اور اس میں تعلیل کی کیا کیفیت ہے؟ ۱۶۸

سوال: اِتَّقَدَ کی اصل کیا ہے اور اس میں کس طرح تعلیل ہوتی ہے؟ ۱۶۸

سوال: اِوْتَقَدَ کی واؤ کو تاء سے کیوں بدلا گیا ہے؟ ۱۶۸

سوال: اِتَّسَرَ اصل میں کیا تھا اور اس میں ادغام کیوں کیا گیا ہے؟ ۱۶۹

سوال: اِیْتَکَلَ میں اِتَّسَرَ کی طرح یاء کو تاء سے کیوں نہیں بدلا گیا ہے؟ ۱۶۹

سوال: اِتَّخَذَ جو اِیْتَخَذَ تھا اس کی یاء بھی تو اصلی اور لازم نہیں کہ ثلاثی مجرد میں یہ یاء ہمزہ ہو جاتی ہے جیسے اَخَذَ، تو پھر کیوں اس یاء کو تاء سے بدل کر تاء کا تاء میں ادغام کر کے اِتَّخَذَ پڑھا جاتا ہے؟ ۱۶۹

سوال: وہ کون کون سے حروف ہیں جو تائے افتعال کے بعد واقع ہوں تو تائے افتعال کو ان سے بدل کر ادغام کرنا جائز ہے؟ ۱۷۰

سوال: کیا یہ ادغام ہر جگہ ہو سکتا ہے؟ ۱۷۰

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: کیا فعلِ ماضی کی طرح مضارع میں بھی فاء کلمہ کو مکسور یا مفتوح پڑھ سکتے ہیں؟ ۱۷۱

سوال: اسمِ فاعل میں کون کون سی صورتیں جائز ہیں؟ ۱۷۱

سوال: مصدر کو کیسے پڑھا جائے گا؟ ۱۷۱

سوال: بابِ تَفَعُّلٌ اور تَفَاعُلٌ میں ادغام کی کیا صورتیں ہوں گی؟ ۱۷۱

سوال: اِسْتَطْعَمَ میں تاء اور طاء قریب المخرج ہونے کے باوجود ان میں ادغام کیوں نہیں کیا گیا ہے؟ .. ۱۷۲

سوال: اِسْطَاعَ اور اَسْطَاعَ میں کیا فرق ہے؟ ۱۷۲

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِی الْمَہْمُوْزِ ۱۷۳

سوال: مہموز کو صحیح کیوں نہیں کہا گیا حالانکہ اس میں تمام حروف صحیح ہوتے ہیں؟ ۱۷۳

سوال: مہموز کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں نیز ہمزہ کا حکم کیا ہے؟ ۱۷۳

سوال: ہمزہ میں تخفیف کی کون کون سی صورتیں ہیں؟ ۱۷۳

سوال: پہلی صورت بیان کریں؟ ۱۷۳

سوال: قلب کب ہو گا؟ ۱۷۳

سوال: یہاں ہمزہ کو حرفِ علت سے بدلنے کی کیا وجہ ہے؟ ۱۷۴

سوال: دوسری صورت بیان کریں؟ ۱۷۴

سوال: بین بین کب ہو گا؟ ۱۷۴

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: کیا کوئی ایسی صورت بھی ہے کہ ہمزہ کے متحرک ہونے کے باوجود اسے حرفِ علت سے بدل دیا جاتا ہو، اور اگر بدلا جاتا ہو تو اس کی کیا علت ہے؟ ۱۷۴

سوال: سَأَلَ میں بھی ہمزہ مفتوح ہے جو سکون کے حکم میں ہے لہذا اس کو حرفِ علت سے کیوں نہیں بدلا گیا؟ ۱۷۵

سوال: لَاہَنَاکَ الْمُرْتَعُ میں ہَنَا اصل میں ہَنَأَ تھا پس ہمزہ اور اس کا ماقبل دونوں مفتوح ہیں چاہئے تھا کہ سَأَلَ کی طرح اس کے ہمزہ کو نہ بدلا جاتا لیکن یہاں پر ہمزہ کو حرفِ علت سے بدل دیا گیا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ ۱۷۵

سوال: تیسری صورت بیان کریں؟ ۱۷۵

سوال: ہمزہ کو کب حذف کرتے ہیں؟ ۱۷۵

سوال: ہمزۂ محذوفہ کی حرکت ماقبل کو دینے کی کیا وجہ ہے کوئی دوسری حرکت بھی دی جاسکتی تھی؟ ۱۷۶

سوال: کیا ہر جگہ ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دینا اور ہمزہ کو حذف کرنا جائز ہے؟ ۱۷۶

سوال: مذکورہ بالا امثلہ میں تخفیف کے لئے ہمزہ کو گرایا گیا لیکن حروفِ علت کو متحرک کر دیا گیا حالانکہ حروفِ علت کو تخفیف کے لئے ساکن کیا جاتا ہے؟ ۱۷۷

سوال: اگر ہمزۂ متحرکہ کا ماقبل حرفِ لین زائد ہو تو کیا صورت ہو گی؟ ۱۷۷

سوال: یہاں پر ہمزہ کی حرکت ماقبل حرفِ علت کو دے کر ہمزہ کو کیوں نہیں گرایا گیا؟ ۱۷۷

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: خَطِیَّۃ وغیرہ میں ضعیف حرف پر حرکت لازم تو آرہی ہے کہ ادغام کی صورت میں یائے ثانی اور واوِ ثانی متحرک ہوں گے جبکہ حرفِ علت ہونے کی بناء پر یہ ضعیف ہیں؟ ۱۷۷

سوال: اگر ہمزۂ متحرکہ کا ماقبل الف ہو تو کیا صورت ہو گی؟ ۱۷۸

سوال: اگر دو ہمزہ جمع ہو جائیں تو کیا کریں گے؟ ۱۷۸

سوال: اَءِمَّۃ جس کی اصل اَءْمِمَۃ ہے اس میں ہمزہ کو الف سے کیوں نہیں بدلا گیا؟ ۱۷۸

سوال: آپ نے اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے اَئِمَّۃ کے دوسرے ہمزہ کو الف سے نہیں بدلا حالانکہ یہاں پر اجتماعِ ساکنین کے جائز ہونے کی صورت موجود ہے اور وہ اجتماعِ ساکنین فِی حَدِّہِمَا ہے کہ الف ساکن کے بعد مدغم ساکن ہے جیسے وَلَا الضَّالِّیْنَ میں پس اَئِمَّۃ کو آمَّۃ کرنا چاہئے تھا؟ ۱۷۸

سوال: کُلْ۔ خُذْ۔ مُرْ۔ جو اصل میں اُءْکُلْ۔ اُءْخُذْ۔ اُءْمُرْ تھے یہاں قاعدہ کے مطابق ماقبل ضمہ ہونے کی وجہ سے ہمزہ کو واؤ سے بدل کر اُوْکُلْ۔ اُوْخُذْ۔ اُوْمُرْ پڑھنا چاہئے تھا لیکن ان سے دونوں ہمزہ کو ساقط کر دیا گیا ایسا کیوں؟ ۱۷۹

سوال: اگر دو ہمزہ دو کلموں میں ہوں تو کیا کیا جائے گا؟ ۱۷۹

سوال: اگر ہمزہ کلمہ کے شروع میں ہو اور وہ کلمہ دوسرے کلمہ سے متصل بھی نہ ہو تو کیا اس ہمزہ کو حذف کر دیں گے؟ ۱۸۰

سوال: لیکن نَاسٌ میں تو ہمزہ کو حذف کیا گیا ہے کہ اس کی اصل اُنَاسٌ ہے؟ ۱۸۰

سوال: یَرٰی اَصل میں کیا تھا اور اس میں کس طرح تعلیل ہوئی؟ ۱۸۰

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: یَرٰی میں دو تعلیلیں ہوئی ہیں ایک حذفِ ہمزہ اور دوسری بدل، یہ توالیٔ علالین کہلاتا ہے جو کہ منع ہے تو اس میں کیسے جائز ہو گئیں؟ ۱۸۱

سوال: اس کی کیا وجہ ہے کہ پہلے یاء کو الف سے بدلا گیا اور بعد میں ہمزہ کو حذف کیا گیا اس کا الٹ کیوں نہ کیا گیا یعنی پہلے ہمزہ کو حذف کر دیتے پھر یاء کو الف سے بدلتے؟ ۱۸۱

سوال: ایسی مثالیں دیں جن میں یہ تینوں شرائط مفقود ہوں؟ ۱۸۲

سوال: یَرَوْنَ میں تعلیل کی کیا صورت ہے اور اس کا حکم کیا ہے؟ ۱۸۲

سوال: یَرَیَانِ میں یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے لہذا یاء کو الف سے بدلنا چاہئے تھا مگر ایسا کیوں نہ کیا گیا؟ ۱۸۲

سوال: تَرَیْنَ اصل میں کیا تھا اور اس کی تعلیل کیسے ہوئی؟ ۱۸۲

سوال: واحد مؤنث حاضر اور جمع مؤنث حاضر کے صیغے بظاہر ایک جیسے ہیں تو فرق کیسے ہو گا؟ ۱۸۳

سوال: رَیَا میں یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے لہذا یاء کو الف سے بدلنا چاہئے تھا لیکن نہیں بدلا گیا اس کی کیا وجہ ہے؟ ۱۸۳

سوال: نونِ ثقیلہ یا خفیفہ کی صورت میں جمع مذکر غائب و حاضر سے واؤ گر جاتی ہے مگر رَوُنَّ میں کیوں نہیں گرائی گئی ہے؟ ۱۸۳

سوال: اسمِ فاعل رَاءٍ کے ہمزہ کو کیوں حذف نہیں کیا گیا؟ ۱۸۴

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: اسمِ مفعول مَرْءِیٌّ کی تعلیل کیسے ہوئی اور اس میں ہمزہ کو کیوں حذف نہیں کیا گیا ہے؟ ۱۸۴

سوال: ثلاثی مجرد کے اسمِ فاعل رَاءٍ میں ہمزہ کو حذف نہیں کیا گیا جب کہ ثلاثی مزید فیہ میں بابِ افعال کے اسمِ فاعل مُرِیٌ میں جو اصل میں مُرْءِیٌ ہے ہمزہ کو حذف کیا گیا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ ۱۸۴

سوال: ثلاثی مجرد کا ماضی مجہول اور مضارع مجہول کس وزن پر آئے گا؟ ۱۸۵

سوال: مہموز الفاء کتنے ابواب سے آتا ہے؟ ۱۸۵

سوال: مہموز العین کتنے ابواب سے آتا ہے؟ ۱۸۵

سوال: مہموز اللام کتنے ابواب سے آتا ہے؟ ۱۸۶

سوال: کیا مضاعف اور مہموز جمع ہو سکتے ہیں؟ ۱۸۶

سوال: کیا معتل اور مہموز جمع ہو سکتے ہیں؟ ۱۸۶

سوال: ہمزہ کو لکھنے کی کیا صورتیں ہیں؟ ۱۸۶

اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِی الْمِثَالِ ۱۸۸

سوال: مثال کو مثال کیوں کہتے ہیں؟ ۱۸۸

سوال: مثال کتنے اور کن کن ابواب سے آتا ہے؟ ۱۸۸

سوال: کلمہ کے شروع میں واؤ اور یاء واقع ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟ ۱۸۸

سوال: واؤ اور یاء حروفِ علت میں سے ہونے کے باوجود تعلیل نہیں ہوتی اس کی کیا وجہ ہے؟ ۱۸۹

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: شروع کی واؤ اور یاء کو گرا کر اس کی جگہ تاء کو لایا جا سکتا ہے جس طرح مصدر میں کیا گیا ہے تو اس طرح کلمہ قدرِ صالح پر برقرار رہتا؟ ۱۸۹

سوال: اگر تاء کی زیادتی شروع میں التباس کی وجہ سے نہیں کی جاتی تو تُکْلَانُ میں تاء کی زیادتی شروع میں کیوں کی گئی ہے یہ بھی تو مصدر ہے؟ ۱۹۰

سوال: کیا مصدر کے آخر میں لائی گئی تاء کو حذف کیا جا سکتا ہے؟ ۱۹۰

سوال: وَعَدْتَّ میں ادغام کیوں کیا گیا ہے؟ ۱۹۱

سوال: یَعِدُ میں کیسے تعلیل ہوتی ہے؟ ۱۹۱

سوال: تَعِدُ اور اس کے اخوات میں یہ ثقل نہیں تھا پھر کیوں واؤ کو وہاں سے حذف کیا گیا؟ ۱۹۲

سوال: قلیل کو کثیر پر محمول کرتے ہیں نہ کہ کثیر کو قلیل پر، پس یاء والے صیغہ کل چار ہیں جب کہ تاء والے صیغے آٹھ ہیں لہذا ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ یاء والے صیغوں کو تاء والے صیغوں پر محمول کر کے واؤ کو حذف نہ کیا جاتا؟ ۱۹۲

سوال: یَضَعُ میں واؤ کو کیوں حذف کیا گیا جبکہ یہاں عین کلمہ مکسور نہیں ہے بلکہ مفتوح ہے کیونکہ اس کی اصل یَوْضَعُ ہے؟ ۱۹۲

سوال: وَعَدَ یَعِدُ۔ وَہَبَ یَہِبُ میں بھی تو حرفِ حلقی ہے لہذا ان میں بھی فتحہ دینا چاہئے تھا؟ ۱۹۲

سوال: بابِ افعال کے فعلِ مضارع یُوْعِدُ سے واؤ کو کیوں حذف نہیں کیا جاتا حالانکہ واؤ، یاء اور کسرہ کے درمیان واقع ہے؟ ۱۹۳

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: مِیْعَدٌ اسمِ آلہ کی اصل کیا ہے اور اس کی تعلیل کیسے ہوئی ہے؟ ۱۹۳

اَلْبَابُ الْخَامِسُ فِی الْاَجْوَفِ ۱۹٤

سوال: اجوف کو اجوف کیوں کہتے ہیں نیز اس کے کتنے نام ہیں؟ ۱۹۴

سوال: اجوف کتنے اور کن کن ابواب سے آتا ہے؟ ۱۹۴

سوال: آپ نے جو بیان کیا کہ اجوف تین ابواب سے آتا ہے درست نہیں ہے کیونکہ طَالَ یَطُوْلُ جو اصل میں طَوُلَ یَطْوُلُ ہے یعنی بابِ کَرُمَ یَکْرُمُ سے آتا ہے؟ ۱۹۴

سوال: بعض صرفیوں نے اعلال کے باب میں ایک ایسا قاعدہ بیان کیا ہے جو جامع ہے اس کی وضاحت کریں؟ ۱۹۵

سوال: پہلی چار صورتیں بیان کریں؟ ۱۹۵

سوال: پہلی صورت قَوْلٌ میں تعلیل کیوں نہیں ہوگی اس کی کیا وجہ ہے؟ ۱۹۵

سوال: اَغْزَوْتُ میں واؤ ساکن ما قبل مفتوح ہونے کے باوجود واؤ کو یاء سے بدل کر اَغْزَیْتُ پڑھتے ہیں ایسا کیوں؟ ۱۹۶

سوال: کَوْنُوْنَۃٌ میں واؤ ساکن ما قبل مفتوح ہونے کے باوجود واؤ کو یاء سے بدل کر کَیْنُوْنَۃٌ پڑھتے ہیں ایسا کیوں؟ ۱۹۶

سوال: یائی مصادر کی اتباع کیوں ضروری سمجھی گئی ہے؟ ۱۹۶

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: دوسری، تیسری اور چوتھی صورت بَیَعَ خَوِفَ طَوُلَ میں تعلیل کی کیا صورت ہے؟..... ۱۹۷

سوال: دِیَارٌ۔ قِیَامٌ۔ سِیَاطٌ اسم ہیں اور ان کا وزن فعل کے وزن پر بھی نہیں ہے کہ ان کی اصل دِوَارٌ۔ قِوَامٌ ۔سِوَاطٌ ہے مگر پھر بھی ان میں تعلیل ہوئی ہے ایسا کیوں؟ ۱۹۸

سوال: اَلْحَوْکَۃ۔ اَلْخَوْنَۃ۔ جَیَدٰی۔ صَوَرٰی یہ ایسے اسماء ہیں جو فعل کے وزن پر ہیں لیکن ان میں تعلیل نہیں ہوئی اس کی کیا وجہ ہے؟..... ۱۹۸

سوال: دَعَوُا الْقَوْمَ میں دَعَوُا فعل ہے اس میں تو تعلیل ہونی چاہئے تھی مگر نہیں ہوئی اس کی کیا وجہ ہے؟ ۱۹۸

سوال: حَیَوَانٌ میں تعلیل کیوں نہیں ہوتی؟ ۱۹۹

سوال: مَوَتَانِ میں کیوں تعلیل نہیں کی گئی حالانکہ اس میں حرفِ علت کی حرکت معنیً اضطراب پر دلالت نہیں کرتی کہ جو مردہ ہو وہ کیسے حرکت کرے گا؟..... ۱۹۹

سوال: طَوٰی میں تعلیل کیوں نہیں کی گئی ہے؟ ۱۹۹

سوال: طَوَیَا فعلِ ماضی صیغہ تثنیہ مذکر غائب میں تو دو اعلال لازم نہیں آرہے پھر کیوں تعلیل نہیں کی گئی؟..... ۱۹۹

سوال: حَیِیَ میں تعلیل کر کے یاء کو الف سے کیوں نہیں بدلا گیا؟..... ۲۰۰

سوال: قَوَدٌ میں تعلیل نہ کرنے کی کیا وجہ ہے حالانکہ حرفِ علت متحرک ماقبل مفتوح ہے؟..... ۲۰۰

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: دوسری چار صورتیں بیان کریں؟ ۲۰۰

سوال: پہلی صورت یُیْسِرٌ۔ مُوْعِدٌ میں کس طرح تعلیل ہو گی؟ ۲۰۱

سوال: دوسری صورت لَنْ یَّدْعُوَ۔ غُیَبَۃٌ میں کس طرح تعلیل ہو گی؟ ۲۰۱

سوال: تیسری صورت قُوِلَ۔ بُیِعَ میں کس طرح تعلیل ہو گی؟ ۲۰۱

سوال: چوتھی صورت یَغْزُوُ میں کس طرح تعلیل ہو گی؟ ۲۰۱

سوال: تیسری چار صورتیں بیان کریں؟ ۲۰۲

سوال: پہلی صورت مِوْزَانٌ میں کس طرح تعلیل ہو گی؟ ۲۰۲

سوال: دوسری صورت دَاعِوَۃٌ میں کس طرح تعلیل ہو گی؟ ۲۰۲

سوال: تیسری صورت تَرْمِیِیْنَ میں کس طرح تعلیل ہو گی؟ ۲۰۲

سوال: چوتھی صورت رَضِیُوْا میں کس طرح تعلیل ہو گی؟ ۲۰۳

سوال: دِوَلٌ میں حرفِ علت مفتوح ما قبل مکسور ہے لہذا اس واؤ کو یاء سے کیوں نہیں بدلا گیا؟ ۲۰۳

سوال: چوتھی چار صورتیں بیان کریں؟ ۲۰۳

سوال: یہاں پر پہلی صورت کی مثال مذکور نہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ ۲۰۴

سوال: دوسری صورت یَخْوَفُ۔ تیسری صورت یَبْیِعُ۔ اور چوتھی صورت یَقْوُلُ۔ میں کس طرح تعلیل ہو گی؟ ۲۰۴

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: خَوْفٌ میں واؤ ساکن ما قبل مفتوح ہے لہذا واؤ کو الف سے بدلنا چاہئے تھا مگر نہیں بدلا گیا اس کی کیا وجہ ہے؟ ۲۰۴

سوال: اَدْوَرُ۔ اَعْیَنُ میں تعلیل کیوں نہیں کی گئی ہے؟ ۲۰۴

سوال: جَدْوَلَ میں تعلیل کیوں نہیں کی گئی ہے؟ ۲۰۵

سوال: قَوَّمَ میں واؤ مدغم فیہ متحرک اور اس کا ما قبل یعنی مدغم ساکن ہے پھر بھی اس میں تعلیل نہیں کی گئی؟ ۲۰۵

سوال: اَلرَّمْیُ میں تعلیل کیوں نہیں کی گئی ہے؟ ۲۰۵

سوال: عَصَا بھی تو اسمِ معرب ہے اس میں آخری حرف کا سکون کیوں جائز ہے؟ ۲۰۶

سوال: تَقْوِیْمٌ۔ تِبْیَانٌ۔ مِقْوَالٌ۔ مِخْیَاطٌ میں تعلیل کیوں نہیں ہوتی؟ ۲۰۶

سوال: مِحْیَطٌ میں تعلیل کیوں نہیں کی گئی ہے حالانکہ حرفِ علت کے بعد والا حرف ساکن نہیں ہے؟ ۲۰۶

سوال: اِقَامَۃٌ جو اصل میں اِقْوَامٌ تھا اس میں تعلیل کیوں کی گئی ہے حالانکہ یہ بھی تو تَقْوِیْمٌ کی طرح ہے کہ حرفِ علت کے بعد والا حرف ساکن ہے؟ ۲۰۶

سوال: جب اِقْوَامٌ میں اَقَامَ کی اتباع میں تعلیل کی گئی ہے تو تَقْوِیْمٌ میں قَامَ کی اتباع میں تعلیل کرنی چاہئے تھی کہ قَامَ ثلاثی مجرد ہے اور ثلاثی مجرد تعلیل میں اصل ہوتا ہے؟ ۲۰۶

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: قَامَ میں تعلیل ہوتی ہے پھر اس کی اتباع میں اَقَامَ میں تعلیل ہوتی ہے اس لحاظ سے قَامَ کو قوت حاصل ہو گئی کہ اس کی اتباع کی جاتی ہے پس جب قَامَ کو قوت حاصل ہو گئی تو اس قوت کی بنیاد پر قَامَ کی اتباع کرتے ہوئے تَقْوِیْمٌ میں تعلیل کی جانی چاہئے تھی؟ ۲۰۷

سوال: مَا اَقْوَلَہٗ۔ اَغْیَلَتِ الْمَرْاَۃُ میں تعلیل کیوں نہیں کی گئی حالانکہ حرفِ علت کی حرکت ما قبل کو دینے سے اجتماعِ ساکنین لازم نہیں آتا؟ ۲۰۷

سوال: قَالَ۔ قُلْنَ میں کس طرح تعلیل ہوئی ہے؟ ۲۰۷

سوال: خِفْنَ جو اصل میں خَوِفْنَ تھا اس میں فاء کو ضمہ کیوں نہیں دیا گیا تاکہ وہ ضمہ واؤ کے محذوف ہونے پر دلالت کرے؟ ۲۰۸

سوال: فعلِ ماضی کے صیغہ جمع مؤنث غائب اور فعلِ امر کا صیغہ جمع مؤنث حاضر دونوں کے لئے قُلْنَ آتا ہے ان دونوں صیغوں میں اشتراک پایا گیا، لہٰذا فرق کیسے کیا جائے گا؟ ۲۰۸

سوال: طُلْنَ۔ قُلْنَ بظاہر ایک جیسے صیغے ہیں کیسے پتہ چلے گا کہ ان کے ابواب مختلف ہیں؟ ۲۰۹

سوال: یَقُوْلُ۔ یَقُلْنَ۔ قُلْ میں تعلیل کس طرح ہوئی ہے؟ ۲۰۹

سوال: قُلِ الْحَقَّ میں لام کے متحرک ہونے کی وجہ سے واؤ کے ساتھ اجتماعِ ساکنین لازم نہیں آرہا اس کے باوجود بھی قُلِ الْحَقَّ۔ سے واؤ کو گرا دیا گیا ایسا کیوں؟ ۲۱۰

سوال: قُوْلَا۔ قُوْلَنَّ میں واؤ کو کیوں نہیں حذف کیا گیا ہے؟ ۲۱۰

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: دَعَتَا جو اصل میں دَعَوَتَا تھا پھر ما قبل مفتوح کی وجہ سے واؤ الف ہو گئی تو دَعَاتَا ہوا پس دَعَتَا سے الف کو کیوں گرایا گیا جبکہ تاء کی حرکت الفِ فاعل کے ذریعہ حاصل ہوئی ہے اور وہ داخلی ہے؟ ۲۱۰

سوال: قَائِلٌ اسمِ فاعل کی تعلیل بیان کریں؟ ۲۱۰

سوال: قَاوِلٌ میں واؤ متحرک ہے لیکن اس کا ما قبل مفتوح نہیں بلکہ الف ساکن ہے پھر کیسے واؤ کو الف سے بدل دیا گیا؟ ۲۱۱

سوال: کیا واؤ اور یاء سے بدلے ہوئے ہمزہ کو گرا سکتے ہیں؟ ۲۱۱

سوال: کیا اسمِ فاعل میں قلب بھی ہوتا ہے؟ ۲۱۱

سوال: کیا حرف کا قلب جائز ہے؟ ۲۱۱

سوال: مَقُوْلٌ اسمِ مفعول میں کس طرح تعلیل ہوئی ہے؟ ۲۱۲

سوال: مَقْوُوْلٌ کی دونوں واؤ میں سے کس واؤ کو حذف کریں گے واؤِ اصلی کو یا واؤِ زائد کو؟ ۲۱۲

سوال: مَبِیْعٌ میں کس طرح تعلیل ہوتی ہے؟ ۲۱۲

سوال: اسمِ ظرف مَقَالٌ کی تعلیل بیان کریں؟ ۲۱۳

سوال: مَبِیْعٌ اسمِ مفعول بھی ہے اور اسمِ ظرف بھی لہذا ان کے درمیان فرق کیسے کیا جائے گا؟ ۲۱۳

سوال: کیا اہلِ صرف کے نزدیک تقدیری فرق معتبر ہے؟ ۲۱۳

سوال: قِیْلَ فعلِ ماضی مجہول میں کیسے تعلیل ہوئی ہے؟ ۲۱۴

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: اشمام کسے کہتے ہیں؟ ۲۱۴

سوال: کیا اُقِیْمَ میں بھی یہ تینوں صورتیں جائز ہیں؟ ۲۱۴

سوال: قُلْنَ ماضی معروف بھی ہے اور ماضی مجہول بھی لہذا فرق کس طرح ہو گا؟ ۲۱۴

سوال: یُقَالُ میں کیسے تعلیل ہو گی؟ ۲۱۴

اَلْبَابُ السَّادِسُ فِی النَّاقِصِ ۲۱۵

سوال: ناقص کی وجہِ تسمیہ بیان کریں؟ ۲۱۵

سوال: ناقص کو ذواربعہ کیوں کہتے ہیں؟ ۲۱۵

سوال: ناقص کتنے اور کن کن ابواب سے آتا ہے؟ ۲۱۵

سوال: رَمٰی کی تعلیل بیان کریں؟ ۲۱۵

سوال: رَمَوْا اصل میں کیا تھا اور اس میں کس طرح تعلیل ہوئی ہے؟ ۲۱۵

سوال: کیا رَمَوْا۔ رَضُوْا کی تعلیل میں کچھ فرق ہے؟ ۲۱۶

سوال: رَمَتْ کی تعلیل بیان کریں؟ ۲۱۶

سوال: رَمَتَا اصل میں رَمَیَتَا تھا یاء کو الف سے بدلنے کی صورت میں دو ساکن جمع نہیں ہوتے جیسے رَمَاتَا پھر کیوں الف کو گرا دیا گیا؟ ۲۱۶

سوال: رَمَیْنَ میں کیوں تعلیل نہیں کی گئی ہے؟ ۲۱۶

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: یَرْمِیْ کی تعلیل بیان کریں؟ ۲۱۶

سوال: تَرْمِیَانِ میں تعلیل نہ ہونے کی کیا وجہ ہے؟ ۲۱۷

سوال: یَرْمُوْنَ کی تعلیل بیان کریں؟ ۲۱۷

سوال: یَعْفُوْنَ جمع مذکر غائب اور جمع مؤنث غائب دونوں کے لئے آتا ہے لہذا فرق کیسے ہو گا؟ ۲۱۷

سوال: تَرْمِیْنَ کون سا صیغہ ہے اور اس میں کس انداز سے تعلیل ہوئی ہے؟ ۲۱۷

سوال: اگر ناقص پر حرفِ جزم آجائے تو وہ کیا عمل کرے گا؟ ۲۱۷

سوال: اگر ناقص پر حرفِ ناصب داخل ہو تو کیا عمل کرے گا؟ ۲۱۸

سوال: اِرْمِ کی تعلیل کس طرح ہوئی ہے؟ ۲۱۸

سوال: اِرْمُوْا کی تعلیل بیان کریں؟ ۲۱۸

سوال: اِرْمِیْ صیغہ واحد مؤنث حاضر فعلِ امر میں کس طرح تعلیل ہوئی ہے؟ ۲۱۸

سوال: رَامٍ اسمِ فاعل کی تعلیل بیان کریں؟ ۲۱۸

سوال: رَاَیْتُ رَامِیاً میں جو حالتِ نصب ہے اس میں یاء کو ساکن کیوں نہیں کرتے؟ ۲۱۹

سوال: رَامُوْنَ صیغہ جمع مذکر اسمِ فاعل میں تعلیل کیسے ہوئی ہے؟ ۲۱۹

سوال: رَامِیَانِ تثنیہ کے صیغہ کو یائے متکلم کی طرف مضاف کریں گے تو کیسے پڑھیں گے؟ ۲۱۹

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: اسمِ فاعل جمع رَامِیُوْنَ کو یائے متکلم کی طرف مضاف کر کے تینوں حالتوں میں رَامِیَّ پڑھتے ہیں ایسا کیوں؟ ۲۲۰

سوال: حالتِ رفع میں واؤ کو یاء سے بدلا گیا ہے اس کے برعکس کیوں نہیں کیا گیا ہے؟ ۲۲۰

سوال: اسمِ مفعول مَرْمِیٌّ کی تعلیل بیان کریں؟ ۲۲۰

سوال: اسمِ مفعول کے تثنیہ کے صیغہ مَرْمِیَّانِ کو یائے متکلم کی طرف مضاف کریں تو کیسے پڑھیں گے؟ ۲۲۰

سوال: اسمِ مفعول جمع مذکر کے صیغہ مَرْمِیُّوْنَ کو جب یائے متکلم کی طرف اضافت کریں گے تو کیسے پڑھیں گے؟ ۲۲۱

سوال: اسمِ ظرف مَرْمًی کی تعلیل بیان کریں؟ ۲۲۱

سوال: مَرْمًی بابِ ضَرَبَ یَضْرِبُ سے ہے اور ضَرَبَ یَضْرِبُ کا اسمِ ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے لہذا اسمِ ظرف مَرْمِیٌّ آنا چاہئے تھا؟ ۲۲۱

سوال: اسمِ آلہ مِرْمًی کی تعلیل واضح کریں؟ ۲۲۱

سوال: فعلِ ماضی مجہول رُمِیَ میں تعلیل نہ ہونے کی کیا وجہ ہے؟ ۲۲۲

سوال: یُرْمٰی مضارع مجہول میں تعلیل کس طرح ہوئی ہے؟ ۲۲۲

سوال: غَزَا یَغْزُوْ میں تعلیل کا کیا طریقہ ہے؟ ۲۲۲

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: حروفِ ابدال کون کون سے ہیں؟ ۲۲۲

سوال: بعض اوقات الف کو ہمزہ سے بدلتے ہیں اور یہ بدلنا واجب بھی ہوتا ہے اور قیاس کے مطابق بھی، لہذا کوئی مثال پیش کریں؟ ۲۲۳

سوال: ایسی کوئی مثال بتائیں جس میں واؤ کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہو اور قیاس کے مطابق بھی ہو؟ .. ۲۲۳

سوال: یاء کو ہمزہ سے بدلنا واجب اور قیاس کے موافق ہو اس کی کوئی مثال بیان کریں؟ ۲۲۴

سوال: جن میں (۱) واوِ مضموم۔ (۲) واوِ غیر مضموم۔ (۳) یاء۔ (۴) ہاء۔ (۵) الف۔ (۶) عین۔ کو ہمزہ سے بدلنا جائز بھی ہو اور قیاس کے مطابق بھی ہو اس کی مثال مع تعلیل بیان کریں؟ ۲۲۴

سوال: بعض اوقات تاء کو سین سے اور (۱) واؤ۔ (۲) یاء۔ (۳) سین۔ (۴) صاد۔ (۵) ہاء۔ کو تاء سے بدلتے ہیں ان سب کی مثالیں مع علت بیان کریں؟ ۲۲۵

سوال: (۱) واؤ اور (۲) لام کو نون سے بدلنے کی مثال مع علت بیان کریں؟ ۲۲۶

سوال: بعض اوقات (۱) یائے مشدد اور (۲) غیر مشدد کو جیم سے بدلا جاتا ہے اس کی مثال مع علت بیان کریں؟ ۲۲۶

سوال: تاء کو دال سے بدلنے کی مثال مع علت بیان کریں؟ ۲۲۷

سوال: کبھی ہمزہ اور الف اور یاء کو ہاء سے بدلا جاتا ہے اس کی مثال مع علت بیان کریں؟ ۲۲۷

سوال: ہاء کے خفیف ہونے کا ثبوت کیا ہے؟ ۲۲۷

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: امالہ کسے کہتے ہیں؟ ۲۲۸

سوال: کیا کسی صورت میں تاء کو ہاء سے بدلنا واجب اور قیاس کے موافق بھی ہوتا ہے؟ ۲۲۸

سوال: مُفَیْتِیْحٌ میں تعلیل کیسے ہوئی اور اس کی حیثیت کیا ہے؟ ۲۲۸

سوال: واؤ کو وجوباً اور قیاساً یاء سے بدلنے کی مثال دیں؟ ۲۲۸

سوال: (۱) ہمزہ مضاعف کے ایک حرف (۲) نون، (۳) عین، (۴) تاء، (۵) باء، (۶) سین، (۷) اور (۸) ثاء کو بعض مقامات پر یاء سے بدلا گیا ہے ان تمام کی مثالیں مع علت بیان کریں؟ ۲۲۸

سوال: (۱) الف، (۲) یاء، اور (۳) ہمزہ کو بعض اوقات واؤ سے بدلتے ہیں اس کی مثال مع علت بیان کریں؟ ۲۲۹

سوال: (۱) واؤ، (۲) لام، (۳) نونِ ساکن، (۴) نونِ متحرک (۵) باء کو بعض اوقات میم سے بدلتے ہیں ان کی مثال مع علت بیان کریں؟ ۲۳۰

سوال: بعض اوقات سین کو صاد سے بدل دیتے ہیں اس کی مثال اور تبدیلی کی وجہ بیان کریں؟ ۲۳۱

سوال: واؤ اور یاء کو الف سے بدلنا واجب اور قیاس کے موافق ہو ایسی مثال مع علت بیان کریں؟ ... ۲۳۱

سوال: رَاسٌ کی تعلیل کریں؟ ۲۳۱

سوال: نون اور ضاد کو لام سے بدلنے کی مثال مع علت بیان کریں؟ ۲۳۱

سوال: کبھی سین اور صاد کو زاء سے بدلا جاتا ہے لہذا اس کی مثال مع علت بیان کریں؟ ۲۳۲

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: نَحْوُ قَوْلِ الْحَاتِمِ ہٰکَذَا فُرْدِیْ سے کیا مراد ہے؟ ۲۳۲

سوال: تاء کو طاء سے بدلنا واجب ہو اور قیاس کے بھ مطابق ہو ایسی مثال مع علت بیان کریں؟ ۲۳۲

اَلْبَابُ السَّابِعُ فِی اللَّفِیْفِ ۲۳٤

سوال: لفیف کو لفیف کہنے کی وجہ بیان کریں؟ نیز لفیف کسے کہتے ہیں؟ ۲۳۴

سوال: لفیف کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟ ۲۳۴

سوال: وَقٰی یَقِیْ کے فاء کلمہ کا حکم، وَعَدَ یَعِدُ کی طرح اور لام کلمہ کا حکم رَمٰی یَرْمِیْ کی طرح ہے اس کا کیا مطلب؟ ۲۳۴

سوال: وَکَذٰلِکَ حُکْمُ اَخَوَاتِہِمَا کا کیا مطلب ہے؟ ۲۳۵

سوال: قِ فعلِ امر میں کیسے تعلیل ہوئی ہے؟ ۲۳۵

سوال: اسمِ فاعل وَاقٍ میں کس طرح تعلیل ہوئی ہے؟ ۲۳۵

سوال: مَوْقِیٌّ اسمِ مفعول میں کیسے تعلیل ہوئی ہے؟ ۲۳۵

سوال: اسمِ ظرف مَوْقًی کی تعلیل بیان کریں؟ ۲۳۶

سوال: وَقٰی یَقِیْ یعنی فَعَلَ یَفْعِلُ کا اسمِ ظرف مکسور عین مَوْقِیٌ آنا چاہئے تھا جب کہ مَوْقًی آتا ہے ایسا کیوں؟ ۲۳۶

سوال: اسمِ آلہ مِیْقًی کی تعلیل بیان کریں؟ ۲۳۶

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: لفیفِ مقرون طَوٰی یَطْوِیْ کی تعلیل بیان کریں؟ ۲۳۶

سوال: امر حاضر معروف اِطْوِ کی تعلیل بیان کریں؟ ۲۳۶

سوال: اِطْوُوْا فعلِ امر حاضر معروف صیغہ جمع مذکر کی تعلیل بیان کریں؟ ۲۳۷

سوال: اِطْوِیْ صیغہ واحد مؤنث حاضر فعلِ امر معروف کی تعلیل بیان کریں؟ ۲۳۷

سوال: ناقص اور لفیف میں اگر نونِ تاکید لائیں تو اس کے احکام کیا ہوں گے؟ ۲۳۷

سوال: اسمِ فاعل طَاوٍ اصل میں طَاوِیٌ تھا اس کے واؤ کو ہمزہ سے قَائِلٌ کی طرح کیوں نہ بدلا گیا؟ ۲۳۹

سوال: الرَّیُّ سے صفتِ مشبہ کس وزن پر آئے گا؟ ۲۳۹

سوال: رَیَّانٌ کی اصل کیا ہے؟ ۲۳۹

سوال: اسمِ فاعل جمع مذکر رِوَاءٌ میں واؤ کو یاء سے کیوں نہیں بدلا گیا جیسے سِوَاطٌ کی واؤ کو یاء سے بدل کر سِیَاطٌ بنایا جاتا ہے؟ ۲۳۹

سوال: رَیَّا اسمِ فاعل تثنیہ مؤنث کو حالتِ نصب و جر میں کیسے پڑھیں گے؟ ۲۴۰

سوال: اگر تثنیہ مؤنث کے صیغہ کو یائے متکلم کی طرف مضاف کیا جائے تو کیسے پڑھیں گے؟ ۲۴۰

سوال: اسمِ مفعول مَطْوُوْیٌ سے مَطْوِیٌّ کیسے بنا؟ ۲۴۰

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ نونِ تثنیہ تنوین کے قائم مقام ہے، ان کی دلیل یہ ہے کہ جس طرح تنوین اضافت کے وقت گر جاتی ہے ایسے ہی نونِ تثنیہ بھی اضافت کے وقت گر جاتی ہے؟ ۲۴۱

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ان چیزوں کا بیان جن سے ثقل لازم آتا ہے ۲۴۱

ان چیزوں کا بیان جن سے خفّت پیدا ہوتی ہے ۲۴۳

تَمَّتْ بِالْخَیر ۲۴۴

صلوا علی الحبیب

صلی اللّٰہ علی محمد

صلی اللّٰہ علیہ والہ وسلم

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

مصنف کا تعارف

نام محمد شفیق خان، والد کا نام محمد شریف خان ہے، سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ میں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے ۲۰۰۴ء میں بیعت ہونے کی وجہ سے اپنے نام کے ساتھ عطاری لکھتے ہیں، آپ کی ولادت قصبہ لَلَوْلِیْ ضلع فتح پور ہنسوا صوبہ یوپی ہند میں ہوئی، آپ کی تاریخِ پیدائش ۱۰ جون ۱۹۸۶ء ہے۔

مولانا نے ابتداءً ہندی انگلش کی تعلیم حاصل کر کے سن ۲۰۰۰ء میں AC کا کام سیکھنے اور کرنے کے لئے بمبئی چلے گئے تھے اور وہاں پر ۴ سال قیام کیا پھر ۲۰۰۴ء میں اپنے وطن لوٹے، اور وطن میں ہی دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ملا، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کے بعد مختلف کورسز کئے اور ۲۰۰۶ء میں اپنے ہی علاقہ کے دار العلوم بنام جامعہ عربیہ گلشنِ معصوم قصبہ للولی میں قاری اقبال احمد عطاری سے قرآنِ پاک ناظرہ اور حضرت مولانا عتیق الرحمٰن مصباحی سے درسِ نظامی کے درجۂ اولی اور کچھ درجۂ ثانیہ کی کتابیں پڑھی، اس کے بعد مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے چریاکوٹ ضلع مؤ تشریف لے گئے اور وہاں درجۂ ثانیہ مکمل کرنے کے بعد اہلسنت کے عظیم علمی ادارے الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ میں مطلوبہ درجۂ ثالثہ کا ٹسٹ دیا اور بفضلہ تعالی کامیاب ہونے کے بعد درجۂ ثالثہ وہیں پڑھی، پھر درجۂ رابعہ دار العلوم غوثیہ (جو ضلع اعظم گڑھ کے گاؤں سَرَیّا میں واقع ہے) میں مکمل کی پھر اس کے بعد دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ عطار نیپال گنج، نیپال میں داخلہ لیا اور درجۂ خامسہ سے دورۂ حدیث تک کی تعلیم وہیں مکمل فرمائی، ۲۰۱۴ء میں فراغت کے بعد تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لے گئے اور ایک سال وہاں تدریس فرمائی، پھر مزید تدریس کے لئے دعوتِ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اسلامی کے مدنی مرکز کے حکم پر بنگلہ دیس کے دار الحکومت ڈھاکہ کے جامعۃ المدینہ تشریف لے گئے، اور وہیں پر دعوتِ اسلامی کے جامعات کے درجۂ ثانیہ میں چلنے والی علمِ صرف کی کتاب بنام مراح الارواح کی اردو شرح بنام **شفیق المصباح** تصنیف فرمائی۔

اس کے بعد پھر جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لا کر درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ موصوف کو بے بہا برکات و ثمرات سے نوازے اور اس کارہائے نمایہ کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا کر کے موصوف کے لئے توشۂ آخرت بنائے آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

مصنف کی اصلاحی کتب

1☆...ما فعل اللہ بک (حصہ اول)

2☆...ما فعل اللہ بک (حصہ دوم)

3☆...ما فعل اللہ بک (حصہ سوم)

4☆...میری سنت میری امت

5☆...کیا حال ہے؟

6☆...اسلامی احکام کی حکمتیں حصہ اول موضوع عقائد کی حکمتیں

7☆...اسلامی احکام کی حکمتیں حصہ دوم موضوع پانچ نمازوں کی حکمتیں

8☆...قرآنی سورتوں کے مضامین

9☆...سب سے پہلے سب سے افضل

10☆...موت کے وقت

11☆...امتِ محمدیہ کے سوالات اور ان کے قرآنی جوابات

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

12☆...علوم رضا کی جھلکیاں

13☆...خطبات مصطفائی و خطبات شفیقی

مصنف کی درسی کتب

1☆... شفیق المصباح شرح مراح الارواح

2☆... شفیقیہ شرح الاربعین النوویہ

3☆... شفیق النحو لحل تمارین خلاصۃ النحو (حصہ اول)

4☆... شفیق النحو لحل تمارین خلاصۃ النحو (حصہ دوم)

5☆... اَلشَّفِیق شرح تیسیر مصطلح الحدیث

6☆... شارق الفلاح شرح نور الایضاح

7☆... القول الاظہر شرح الفقہ الاکبر

8☆... عرفان الاثار شرح معانی الاثار

9☆... صرف کے دلچسپ سوالات

10☆... تسلیم التوقیت

صلوا علی الحبیب

صلی اللّٰہ علی محمد

صلی اللّٰہ علیہ والہ وسلم

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ و السلام علیک یا رسول اللہ ﷺ وعلی الک و اصحابک یا حبیب اللہ ﷺ

کثرتِ دُرُود کا اِنعام

حضرتِ سیِّدُنا شیخ احمد بن منصور علیہ رحمۃ اللہ الغفور جب فوت ہوئے تو اَہلِ شیراز میں سے کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ شیراز کی جامِع مسجد کے محراب میں کھڑے ہیں اور اُنہوں نے بہترین حُلّہ (جنّتی لباس) زَیبِ تن کیا ہوا ہے اور سر پر موتیوں والا تاج سجا ہوا ہے ۔ خواب دیکھنے والے نے عرض کی: "حضرت! کیا حال ہے؟" فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور مجھ پر کرم فرمایا اور مجھے تاج پہنا کر جنّت میں داخل کیا" پوچھا: "کس سَبب سے ؟ " فرمایا: "میں تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھا کرتا تھا، یہی عمل کام آگیا۔"

(القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ علی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔۔۔۔۔۔الخ، ص ۲۵۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆

صلوا علی الحبیب

صلی اللہ علی محمد

صلی اللہ علیہ والہ وسلم

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

بنیادی سوالات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

سوال: علمِ صرف کی تعریف کیا ہے؟ اور اس کو صرف نام کیوں دیا گیا؟

جواب: ایسے اصول وضوابط جن کے ذریعہ ایک کلمہ سے دوسرا کلمہ بنانے اور اس میں تبدیلی کرنے کا طریقہ معلوم ہو۔

علم صرف کو "صرف" کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کا لغوی معنی "پھیرنا" ہے، اور اس علم میں چونکہ ایک کلمہ کو پھیر کر اس کی مختلف صورتیں بنانے کے طریقے بیان کیے جاتے ہیں اس لیے اس علم کو "علم صرف" کہتے ہیں۔

سوال: علمِ صرف کا موضوع کیا ہے؟

جواب: علم صرف کا موضوع صیغہ (ا) کے اعتبار سے "کلمہ" ہے۔

سوال: علمِ صرف کی غرض وغایت کیا ہے؟

جواب: صیغوں کو بنانے اور ان میں تبدیلی کرنے میں ذہن کو غلطی سے بچانا۔

سوال: علمِ صرف کے مدوّن اوّل کون ہیں؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: یہ فن پہلی صدی ہجری میں علم النحو کے ساتھ مدوّن کیا گیا تھا۔بعد میں دوسری یا تیسری صدی ہجری میں اسے ایک مستقل فن کی حیثیت حاصل ہوئی اور اس کے مسائل واحکام کو الگ سے تدوین کیا گیا۔

مشہور قول کے مطابق اس فن کے مدوّن اوّل ابو عثمان بکر المازنی رحمہ اللہ ہیں۔ان کی تاریخ وفات ۱۴۸ھ یا ۲۴۹ھ ہے۔نحو کے مشہور امام، امام اخفش رحمہ اللہ کے شاگرد تھے۔ان کی علوم میں پختگی کافی مشہور تھی۔امام مبرّد رحمہ اللہ کا قول ہے:"سیبویہ کے بعد ابو عثمان سے زیادہ نحو کا کوئی بڑا عالم نہیں۔"ان کی مشہور تصنیفات کتاب القرآن، علل النحو، تفاسیر کتاب سیبویه، ما یلحن فیه العامة، التصریف، الالف و اللام، العروض، القوافی او ر الدیباج فی کتاب سیبویه ہیں۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ فنِ صرف کے مدوّن اوّل ابو عثمان المازنی رحمہ اللہ نہیں، بل کہ ان سے ایک صدی قبل امام اعظم ابو حنیفہ النعمان بن ثابت رحمہ اللہ (متوفی:۱۵۰ھ) ہیں۔جو فقہ کے مدوّن اوّل ہونے کے علاوہ فن صرف میں بھی ایک مستقل رسالہ تصنیف فرما چکے تھے۔رسالے کا نام "المقصود" ہے جو مصر کے مشہور مکتبہ ومطبعہ مصطفیٰ البابی الحلبی سے ۱۳۵۹ھ بمطابق ۱۹۴۰ء میں طبع ہوا ہے۔

سوال: صرفی حضرات حصولِ معرفتِ اوزان میں کتنے اور کون کون سے ابواب کے محتاج ہوتے ہیں؟اور کیوں محتاج ہوتے ہیں؟

جواب: صرفی حضرات حصولِ معرفتِ اوزان میں سات ابواب کے محتاج ہوتے ہیں۔(۱) صحیح (۲)مضاعف(۳)مہموز(۴)مثال(۵)اجوف(۶)ناقص(۷)لفیف۔ان سات ابواب کے محتاج اس لئے ہوتے ہیں کہ ہر کلمہ تین حال سے خالی نہیں (۱)کلمہ کے ترتیبِ حروف میں حرفِ علت ہو گا (۲) یا ملحق بحرفِ علت ہو گا (۳) یاان دونوں میں سے کوئی بھی نہ ہو گا۔ پس شکل ثالث صحیح ہے جیسے ضرب۔ اور

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اگر شکل اول ہو تو اس کی دو حالتیں ہوں گی (۱) حرفِ علت بسبیل انفراد ہو گا (۲) یا بسبیل اجتماع۔ پس اول منقسم ہو گا تین قسموں کی جانب اس لئے کہ اگر حرفِ علت فاء کلمہ کے مقابلہ میں ہو تو وہ مثال ہے جیسے وعد۔ اور اگر عین کلمہ کے مقابلہ میں ہو تو وہ اجوف ہے جیسے قال۔ اور اگر لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو تو وہ ناقص ہے جیسے ابی۔ اور اگر حرف علت بسبیل اجتماع ہو تو لفیف ہو گا جیسے وقی طوی۔ اور اگر شکل ثانی ہو تو وہ بھی دو حال سے خالی نہیں (۱) بطریقہ انفراد ہو گا (۲) یا بطریقہ اجتماع ہو گا۔ پس اول مہموز ہے جیسے اَمَرَ۔ سَئَلَ۔ قَرَءَ۔ اور ثانی مضاعف ہے جیسے مَدَّ۔

سوال: ہر مصدر سے کتنی چیزیں نکلتی ہیں؟

جواب: ہر مصدر سے نہیں بلکہ ان مصادر سے جن سے اشیاء مشتق ہوتی ہیں۔ مصادر سے نو چیزیں نکلتی ہیں اس کی دلیلِ حصریہ ہے کہ مصدر سے نکلنے والا فعل ہو گا یا اسم ہو گا اگر فعل ہو تو دو حال سے خالی نہیں (۱) خبریہ ہو گا یا (۲) انشائیہ ہو گا۔ (۱) اگر خبریہ ہو تو اس کے شروع میں حروف اتین میں سے کوئی حرف ہو گا یا نہ ہو گا۔ اگر نہ ہو تو وہ فعل ماضی ہے اور اگر ہو تو وہ فعل مضارع ہے۔ (۲) اور اگر انشائیہ ہو تو یہ بھی دو حال سے خالی نہیں (۱) طلب فعل پر دلالت کریگا۔ یا (۲) ترک فعل پر دلالت کریگا۔ پس پہلا فعل امر ہو گا اور دوسرا فعل نہی ہو گا۔ اور اگر اسم ہو تو وہ پانچ حالتوں سے خالی نہیں (۱) یا تو دلالت کریگا ایسی ذات پر جس کے ساتھ فعل قائم ہو تو وہ اسم فاعل ہے (۲) یا ایسی ذات پر دلالت کریگا جس پر فعل واقع ہو اہو تو وہ اسم مفعول ہے۔ (۳) یا ایسی ذات پر دلالت کریگا جس میں فعل واقع ہوا ہو گا پس اگر وہ مکان ہے تو وہ اسم مکان ہو گا۔ اور اگر زمان ہو تو وہ اسم زمان ہو گا۔ (۵) اور اگر ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے سبب فعل واقع ہوا ہو تو وہ اسم آلہ ہو گا۔

سوال: مصنف کی عبارت اِسْمَیِ الْفَاعِلِ وَالْمَفْعُوْلِ میں اِسْمَیِ منصوب یا مجرور کیوں ہے جبکہ اس سے پہلے ماضی، مضارع، امر

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اور نہی ہِیَ کی خبر کی بنا پر مرفوع ہیں لہذا اس کو بھی مرفوع ہونا چاہئے تھا؟

جواب: اِسْمَیِ الْفَاعِلِ وَ الْمَفْعُوْلِ میں اِسْمَیِ درست نہیں ہے یہ بھی دیگر خبروں کی طرح مرفوع ہے،جیسا کہ مراح الارواح کی شرح دیکنقوز میں متن کی عبارت یوں ہے اِسْمُ الْفَاعِلِ وَ الْمَفْعُوْلِ۔اور الفلاح شرح مراح الارواح میں اِسْمُ الْفَاعِلِ وَاِسْمُ الْمَفْعُوْلِ مذکور ہے۔

نوٹ: جیسا کہ ہم نے بیان کیا کہ اوزان کی معرفت میں سات چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے لہذا ہم اپنی کتاب کو بھی سات ابواب میں منقسم کریں گے۔

صلوا علی الحبیب

صلی اللہ علی محمد

صلی اللہ علیہ والہ وسلم

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِی الصَّحِیْحِ

پہلا باب صحیح کے بیان میں

سوال: صرفیوں کے نزدیک صحیح کی تعریف کیا ہے؟

جواب: صحیح وہ کلمہ ہے جس کے فاء عین اور لام کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت نہ ہو اور دو حرف ایک جنس کے نہ ہوں اور ہمزہ بھی نہ ہو جیسے الضرب۔

سوال: وزن کے لیے فاء، عین اور لام کو کیوں خاص کیا گیا ہے؟

جواب: وزن کے لیے فاء، عین اور لام کو اس لیے خاص کیا گیا ہے کہ بعض حروف کا مخرج ہونٹ ہے اور بعض کا وسط اور بعض کا حلق پس فاء حروف شفویہ میں سے لے لیا گیا اور عین حروف حلقیہ میں سے اور لام حروف وسطیہ میں سے تاکہ وزن میں تینوں مخرج کے حروف جمع ہو جائیں۔

سوال: مصدر سے کتنی چیزیں پیدا ہوتی ہیں؟

جواب: مصدر سے ۹ چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ (۱) ماضی (۲) مضارع (۳) امر (۴) نہی (۵) اسم فاعل (۶) اسم مفعول (۷) اسم مکان (۸) اسم زمان (۹) اسم آلہ۔

سوال: اشتقاق میں اصل مصدر ہوتا ہے یا فعل؟

جواب: ان دونوں کے اصل ہونے میں بصریوں اور کوفیوں کے درمیان اختلاف ہے۔

سوال: بصریوں کے نزدیک مصدر اصل ہے یا فعل؟ دلائل کے ساتھ بیان کریں؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: بصریوں کے نزدیک مشتق ہونے میں مصدر اصل ہے اور فعل اس کی فرع ہے۔ اس لیے کہ مصدر کا معنی ایک ہوتا ہے اور فعل کا معنی، معنی حدوثی اور زمانہ پر دلالت کرنے کی وجہ سے متعدد ہوتا ہے۔ اور واحد متعدد سے پہلے ہوتا ہے اور جو پہلے ہو وہی تو اصل ہوتا ہے۔

فعل کے مفہوم تین ہوتے ہیں (۱) حدوثی معنی (۲) زمانہ (۳) نسبتِ فاعلی۔ جب کہ مصدر کا مفہوم ایک ہوتا ہے اور وہ حدث ہے۔ پس واحد مفرد ہوتا ہے اور متعدد مرکب ہوتا ہے اور مفرد مرکب سے پہلے ہوتا ہے جس کو سابق کہتے ہیں اور مرکب بعد میں ہوتا ہے اس لیے اسے لاحق کہتے ہیں۔ اور سابق کو اصل بنانا لاحق کو اصل بنانے سے اولی ہے۔ اس لیے کہ سبق اصل کے خاصہ میں سے ہے۔

اور مصدر اس لیے بھی اصل ہو گا کہ مصدر اسم ہے اور اسم فعل سے بے نیاز ہوتا ہے، جب کہ فعل اپنے وجود میں مصدر کا محتاج ہوتا ہے۔ نیز اپنی پہچان برقرار رکھنے اور اپنا معنی دینے میں فاعل کا بھی محتاج ہوتا ہے۔

اور مصدر کو مصدر اس لیے کہتے ہیں کہ اس سے مذکورہ سات اشیاء صادر ہوتی ہیں اور انہیں میں سے فعل بھی ہے۔

جب اتنی بات سمجھ میں آگئی تو یہ بھی جان لیں کہ جب مصدر افعال کے لیے اصل ہوا تو مصدر افعال کے متعلقات کے لیے بھی اصل ہو گا۔

سوال: اشتقاق کی تعریف کیا ہے؟

جواب: دو متغائر لفظوں کے درمیان لفظ اور معنی میں جو مناسبت ہوتی ہے اسی مناسبت کو اشتقاق کہتے ہیں۔ اور اشتقاق (باب افتعال) کا مادہ شَقٌّ ہے، بمعنی ٹکڑے کرنا اور شغاف کرنا، نیز اشتقاق سے مراد ایک لفظ سے دوسرے لفظ کو نکالنا ہے، جیسے مصدر سے ماضی، مضارع، امر، نہی، اسم فاعل، اسم مفعول وغیرہ بنتے یعنی نکلتے ہیں۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: اشتقاق کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: اشتقاق کی تین قسمیں ہیں ا(۱) اشتقاق صغیر (۲) اشتقاق کبیر (۳) اشتقاق اکبر۔

سوال: ان تینوں کی تعریف بمع امثلہ بیان کریں؟

جواب: (۱) اشتقاق صغیر: اگر دو لفظوں کے درمیان حروف اور ترتیب میں مناسبت پائی جائے تو وہ اشتقاق صغیر ہے، جیسے ضَرَبَ (فعل ماضی) اور الضَّرْبُ (مصدر) یہ دو لفظ ہیں اور ان دونوں کے درمیان مناسبت حروف میں پائی جاتی ہے کہ ض، ر، ب، دونوں میں ہیں، اور دونوں میں ترتیب بھی بر قرار ہے۔ نیز معنی میں بھی مناسبت پائی جارہی ہے کہ دونوں کے معنی میں مارنے کا معنی پایا جارہا ہے۔ اور اس کو اشتقاق صغیر کہنے کی یہ وجہ ہے کہ ان دونوں کے درمیان کوئی عدم مناسبت نہیں ہے بلکہ مناسبت تامہ ہے، اب یہاں پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ تب تو اس قسم کا نام صغیر نہیں ہونا چاہئے تھا بلکہ اشتقاق تام ہونا چاہئے تھا؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اس کو اشتقاق تام نہیں کہہ سکتے کہ اشتقاق تام کا نام دینے کی صورت میں ضرب اور الضرب کا معنی پورے طور سے ایک ہونا لازم آئے گا جبکہ یہاں معنی میں ذرا سا عدم مناسبت ہے اور وہ یہ کہ ضرب کے معنی میں مارنے کا معنی اور زمانہ دونوں پایا جاتا ہے جبکہ الضرب کے معنی میں صرف مارنے کا معنی پایا جاتا ہے نہ کہ زمانہ، کہ یہ اسم ہے اور اسم میں زمانہ نہیں ہوتا۔

(۲) اشتقاق کبیر: اگر دو لفظوں کے درمیان صرف لفظ یعنی حروف میں مناسبت پائی جائے تو وہ اشتقاق کبیر ہے، جیسے جَبَذَ (فعل ماضی) اور الجَذْبُ (مصدر) یہ دونوں لفظ ہیں اور ان دونوں میں صرف حروف میں مناسبت پائی جارہی ہے کہ دونوں میں ج، ب، ذ، ہے لیکن ترتیب میں مناسبت نہیں ہے۔

(۳) اشتقاق اکبر: اگر دو متغائر لفظوں کے درمیان مخرج میں مناسبت پائی جائے تو وہ اشتقاق اکبر ہے، جیسے نَعَقَ (فعل ماضی) اور النَّهْقُ (مصدر) یہ دو لفظ ہیں اور ان دونوں کے درمیان مناسبت صرف مخرج کے اعتبار سے ہے نہ کہ حروف و ترتیب کے اعتبار سے، کہ پہلے میں ن، ع، ق، ہے اور دوسرے میں

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ن، ھ، ق، ہے، پس بیچ والا حرف (ع) اور (ھ) ہے اور یہ دونوں مخرج کے اعتبار سے حروف حلقیہ میں سے ہیں، پس مخرج میں مناسبت تو ہے لیکن حروف اور ترتیب میں نہیں ہے۔

ان اقسام ثلاثہ کو دلیل حصر کے اعتبار سے یوں بیان کریں گے۔

مشتق اور مشتق منہ دو حال سے خالی نہیں (۱) یا تو مشتق کے حروف مشتق منہ کے حروف کی جنس سے باعتبار ذات ہوں گے (۲) یا باعتبار مخرج ہوں گے۔ اگر باعتبار مخرج ہوں تو وہ اشتقاق اکبر ہے۔ اور اگر باعتبار ذات ہوں تو یہ دو حال سے خالی نہیں (۱) یا تو مشتق کے حروف مشتق منہ کے حروف کی ترتیب پر ہوں گے، یا (۲) خلاف ترتیب ہوں گے۔ پس اول اشتقاق صغیر ہے اور ثانی اشتقاق کبیر ہے۔

سوال: علمِ صرف میں اشتقاق کی کون سی قسم مراد ہوتی ہے؟

جواب: علم صرف میں جو مشتق اور مشتق منہ کے درمیان اشتقاق پایا جاتا ہے وہ اشتقاق صغیر ہوتا ہے۔ الضرب مصدر مشتق منہ ہے اور ضرب، یضرب، اضرب، لا تضرب، ضارب، مضروب، مِضرب، مَضرب، اضرب وغیرہ مشتق ہیں اور ان کے درمیان حروف و ترتیب دونوں میں مناسبت پائی جاتی ہے۔

سوال: کوفیوں کے نزدیک کیا اصل ہے مصدر یا فعل؟ دلائل کے ساتھ واضح کریں؟

جواب: حضرات کوفین کہتے ہیں کہ فعل کا اصل ہونا اور مصدر کا فرع ہونا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

دلیل ۱: اس لیے کہ مصدر کی تعلیل کا دارومدار فعل کی تعلیل پر وجوداً و عدماً موقوف ہوتا ہے۔

وجوداً سے مراد یہ ہے کہ اگر فعل میں تعلیل ہوئی ہے تو لا محالہ مصدر میں بھی تعلیل ہوگی۔ جیسے یَعِدُ اور قَامَ ان دونوں فعلوں میں تعلیل ہوئی ہے تو ان کے مصدر عِدَۃٌ اور قِیَامٌ میں بھی تعلیل ہوئی ہے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اور عدماً سے مراد یہ ہے کہ اگر فعل میں تعلیل نہیں ہوئی ہے تو مصدر میں بھی تعلیل نہیں ہو گی۔ جیسے یَوْجَلُ اور قَاوَمَ ان دونوں فعلوں میں تعلیل نہیں ہوئی ہے تو ان کے مصدر وَجْلٌ اور قِوَامٌ میں بھی تعلیل نہیں ہوئی ہے۔

پس اعلال میں فعل کا مدار و سبب ہونا فعل کے اصل ہونے اور مصدر کے فرع ہونے پر دلالت کرتا ہے، کیونکہ اگر مصدر اصل ہوتا تو اعلال میں فعل کے تابع نہ ہوتا، اس لیے کہ اصل فرع کی اتباع نہیں کرتا۔

مصدر کے ذریعہ فعل کی تاکید لائی جاتی ہے جیسے ضَرَبْتُ ضَرْباً جو کہ ضَرَبْتُ ضَرَبْتُ کی منزل ہے، پس فعل مُؤَکَّدْ ہوا اور مصدر مُؤَکِّد، اور مُؤَکَّدْ مُؤَکِّدْ سے اصل ہوتا ہے، کیونکہ دوسرے ضَرَبْتُ کی تاکید ضَرْباً سے لائی گئی ہے اور ضَرْباً مصدر ہے جو کہ تاکید ہے اور ضَرَبْتُ مُؤَکَّدْ ہوا کہ اس کی تاکید لائی گئی ہے۔ پس تاکید اپنے مُؤَکَّد کی فرع ہوتی ہے اور مُؤَکَّد اس تاکید کا متبوع، اور متبوع اصل ہوتا ہے اور تابع فرع۔

مصدر کو مصدر کہنے کی وجہ مَصْدُوْرٌ عَنِ الْفِعْل ہونے کی وجہ سے ہے یعنی فعل سے صادر ہونے کی وجہ سے نہ کہ اس وجہ سے جس کو بصریین نے بیان کیا۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے مَشْرَبٌ عَذْبٌ مَشْرُوْبٌ عَذْبٌ کے معنی میں ہے یعنی میٹھا پانی۔ پس یہاں پر مشرب جو کہ مصدر میمی ہے وہ اسم مفعول مشروب کے معنی میں ہے نہ کہ اسم ظرف کے معنی میں۔ جیسا کہ بصریین نے کہا کہ مصدر کو مصدر اس لیے کہتے ہیں کہ اس سے اشیاء صادر ہوتی ہیں، لہذا یہ مصدر ہے بمعنی صادر ہونے کی جگہ و محل۔ اب اگر ہم بصریین کی بات مان لیں تو مشرب عذب کا معنی ہو گا پینے کا میٹھا محل، اور محل پیالہ یا گلاس ہوتا ہے اور پیالہ یا گلاس میٹھا نہیں ہوتا بلکہ مشروب میٹھا ہوتا ہے جو پیالہ یا گلاس میں ڈال کر پیا جاتا ہے، پس یہ بات عیاں ہو گئی کہ مشرب بمعنی

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

مشروب ہے اور مشروب اسم مفعول ہے اور اسم مفعول فعل مضارع سے بنتا ہے، لہذا اس طریقہ پر مصدر فعل کا فرع ہو گیا کہ مصدر فعل کے متعلقات کے معنی میں ہے اور خود فعل اصل ہو گیا۔

اسی طرح مَرْكَبٌ فَارِهٌ مَرْكُوْبٌ فَارِهٌ کے معنی میں ہے یعنی چالاک گھوڑا، اس لیے کہ مرکب کو ظرف کے معنی میں لیں تو وہ زین ہے اور زین چالاک نہیں ہوتی اور اگر مرکب کو مرکوب کے معنی میں لیں تو وہ گھوڑا ہے اور گھوڑا چلاک ہوتا ہے لہذا معنی بھی درست ہو گیا، اور مرکوب اسم مفعول ہے جو کہ فعل سے بنتا ہے اور جو شیئ جس سے بنتی ہے وہ اس کے لیے اصل ہوتی ہے اور وہ شیئ فرع۔ لہذا فعل اصل اور اسم مفعول اس کی فرع اور جو اسم مفعول کے معنی میں ہو وہ بھی لا محالہ فعل کی فرع ہو گی، پس مصدر اسم مفعول کے معنی میں ہونے کی وجہ سے فعل کی فرع ہے۔

سوال: کیا مراح الارواح کے مصنف نے ان دونوں میں سے کسی کے قول کو ترجیح دی ہے؟ اگر دی ہے تو کس کے قول کو اور وجہِ ترجیح کی دلیل کیا بیان کی ہے؟

جواب: جی ہاں! مراح الارواح کے مصنف نے بصریین کے قول کو ترجیح دی ہے اور اسی کو اپنایا ہے لہذا اسی وجہ سے قُلْنَا فِي جَوَابِهِمْ کہہ کر کوفیین کی دلیلوں کا رد فرما رہے ہیں۔

کوفیین کی پہلی دلیل کا رد

کوفیین نے فعل کے اصل ہونے پر جو اعلال والی دلیل دی ہے وہ درست نہیں ہے کیونکہ فعل کی تعلیل کی وجہ سے مصدر میں جو تعلیل ہوتی ہے وہ مشاکلۃ یعنی شکل کی وجہ سے ہے نہ کہ مدار و سبب ہونے کی وجہ سے ہے۔ جیسے کہ تَعِدُ میں واؤ کو حذف کرنا یَعِدُ میں واؤ کے حذف کرنے کی وجہ سے ہوا ہے تاکہ دونوں صیغے ہم شکل ہو جائیں، حالانکہ تَعِدُ میں واؤ کو حذف کرنے کی وہ علت موجود نہیں ہے جس علت کی بناء پر یَعِدُ سے واؤ کو حذف کیا گیا ہے، اور وہ علت یہ ہے کہ جو واؤ یا یاء علامت مضارع مفتوح اور کسرہ کے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

درمیان واقع ہو وہ حذف ہو جاتی ہے، پس یہ علت یَعِدُ میں تو موجود ہے کیونکہ اسکی اصل یَوْعِدُ ہے، لیکن تَعِدُ میں موجود نہیں ہے کیونکہ اس کی اصل تَوْعِدُ ہے، لیکن پھر بھی تَعِدُ سے واؤ کو حذف کر دیا گیا ہے تاکہ یہ صیغہ یَعِدُ کے ہم شکل ہو جائے۔

اور ایسے ہی تُکْرِمُ سے ہمزہ کو حذف کیا گیا ہے اُکْرِمُ کی وجہ سے تاکہ تکرم اکرم کے ہم شکل ہو جائے۔ حالانکہ جس علت کے تحت اکرم سے ہمزہ کو حذف کیا گیا ہے وہ علت تکرم میں موجود نہیں ہے، اور وہ علت دو ہمزوں کا ایک جگہ جمع ہونا ہے۔ پس دو ہمزہ مضارع کے واحد متکلم میں تو جمع ہو گئے تھے لیکن تکرم میں جمع نہیں ہوئے تھے کیونکہ تکرم کی اصل تاکرم ہے، مگر پھر بھی تکرم سے ہمزہ کو حذف کیا گیا ہے تاکہ تکرم اکرم کے ہم شکل ہو جائے۔ پس یہ اعلال مشاکلت کے طور پر ہوتی ہے نہ کہ مداریت کے طور پر۔ نیز بسا اوقات فعل میں تو تعلیل ہوتی ہے مگر اس کے مصدر میں تعلیل نہیں ہوتی ہے جیسے کہ رَمٰی میں تو تعلیل ہوئی ہے مگر رَمْیٌ میں نہیں ہوئی ہے، یوں ہی اِعْشَوْشَبَ میں تعلیل ہوئی ہے مگر اِعْشِیْشَابٌ میں تعلیل نہیں ہوئی ہے۔ پس اس رو سے کوفیوں کی یہ دلیل درست نہیں ہے۔

کوفیین کی دوسری دلیل کا رد

s کوفیین نے فعل کے اصل ہونے پر جو مؤکد اور مؤکِد والی دلیل پیش کی ہے وہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ مؤکدیت اشتقاق میں فعل کے اصل ہونے پر دلالت نہیں کرتی ہے بلکہ مؤکدیت اعراب میں فعل کے اصل ہونے پر دلالت کرتی ہے، کیونکہ جو اعراب مؤکَّد کا ہوتا ہے وہی اعراب مؤکِّد کا ہوتا ہے جیسے جآءنی زیدٌ زیدٌ۔ پس پہلا زید مؤکَّد ہے اور دوسرا زید اس کی تاکید ہے اور یہ اپنے مؤکَّد کی وجہ سے مرفوع ہے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اور دوسری بات یہ کہ کوفیین نے کہا تھا کہ مصدر مؤکِّد ہوتا ہے حالانکہ مصدر صرف مفعول مطلق کی صورت میں مؤکِّد بنتا ہے ہمیشہ نہیں۔ جیسے کہ جاء نی زید زید میں، کہ زید مؤکِّد ہے مگر مصدر نہیں ہے بلکہ وہ اسم جامد ہے۔ پس پتہ چلا کہ کوفیین کی یہ دلیل بھی مضبوط نہیں ہے۔

کوفیین کی تیسری دلیل کا رد

کوفیین نے جو فعل کے اصل ہونے پر مَشْرَبٌ عَذْبٌ اور مَرْکَبٌ فَارِہٌ والی دلیل دی ہے وہ بھی صحیح نہیں ہے، کیونکہ اہل عرب مشرب عذب اور مرکب فارہ مجازاً کہتے ہیں، جس طرح جَرَی النَّھْرُ (نہر جاری ہے) اور سَالَ الْمِیْزَابُ (میزاب بہ پڑا) کو مجازاً کہتے ہیں۔ حالانکہ نہر جاری نہیں ہوتی بلکہ پانی جاری ہوتا ہے، اسی طرح میزاب یعنی پرنالہ نہیں بہتا بلکہ پانی بہتا ہے، کیونکہ نہر زمین کے دونوں کنارے کی گہرائی کو کہتے ہیں اور میزاب مختلف دھات سے بنے ہوئے پرنالے کو کہتے ہیں۔ پس جس طرح یہاں پر جاری ہونے اور بہنے کی نسبت مجازاً نہر اور میزاب کی طرف کی گئی ہے اسی طرح عذب کی نسبت مشرب (پیالہ) کی طرف اور فارہ کی نسبت مرکب (زین) کی طرف کی گئی ہے۔ پس کوفیین کی یہ دلیل بھی قابل استدلال نہیں۔

سوال: ثلاثی مجرد کے مصادر کے کتنے اوزان ہیں؟

جواب: ثلاثی مجرد کے مصادر کے اوزان غیر قیاسی ہیں جس کی وجہ سے ان کی تعداد کثیر ہے، لیکن علمائے صرف نے ان کی تعداد شمار کی ہے مگر اختلاف بہت ہے، سیبویہ کے قول کے مطابق ۳۲ اوزان ہیں جبکہ مصنف علم الصیغہ نے ۴۴۔ اوزان نقل فرمائے ہیں۔

وزن	مصدر	باب	معنی	وزن	مصدر	باب	معنی
فَعْلٌ	قَتْلٌ	ن	قتل کرنا	فِعْلٌ	فِسْقٌ	ن	نافرمانی کرنا
فُعْلٌ	شُغْلٌ	ف	کام میں مصروف ہونا	فَعْلَةٌ	رَحْمَةٌ	س	مہربانی کرنا

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

صرف کے دلچسپ سوالات

فِعْلَةٌ	نِشْدَةٌ	ن۔س	تلاش کرنا	فُعْلَةٌ	کُدْرَةٌ	ن۔س	گدلا ہونا
فَعْلٰی	دَعْوٰی	ن	بلانا	فِعْلٰی	ذِکْرٰی	ن	یاد کرنا
فُعْلٰی	بُشْرٰی	ن	خوش خبری دینا	فَعْلَانٌ	لَیَّانٌ	س۔ض	نرم ہونا
فِعْلَانٌ	حِرْمَانٌ	ض	محروم ہونا	فُعْلَانٌ	غُفْرَانٌ	ض	بخشنا
فَعْلَانٌ	نَزَوَانٌ	ن	جفتی کرنا	فَعَلٌ	طَلَبٌ	ن	ڈھونڈنا
فَعِلٌ	خَنِقٌ	ك	گلا گھونٹنا	فِعَلٌ	صِغَرٌ	ك	چھوٹا ہونا
فُعَلٌ	هُدًی	ض	راہ نمائی کرنا	فَعَلَةٌ	غَلَبَةٌ	ض	غالب آنا
فَعِلَةٌ	سَرِقَةٌ	ض	چوری کرنا	فَعَالٌ	ذَهَابٌ	ف	جانا
فِعَالٌ	صِرَافٌ	ض	پھیرنا	فُعَالٌ	سُؤَالٌ	ف	مانگنا
مَفْعَلٌ	مَدْخَلٌ	ن	داخل ہونا	مَفْعِلٌ	مَرْجَعٌ	ض	واپس آنا
مِفْعِلَةٌ	مِسْعَاةٌ	ف	کوشش کرنا	مَفْعِلَةٌ	مَحْمِدَةٌ	س	تعریف کرنا
فَعَالَةٌ	زَهَادَةٌ	س	پرہیز گار ہونا	فِعَالَةٌ	دِرَایَةٌ	ض	جاننا
فُعُوْلٌ	دُخُوْلٌ	ن	اندر آنا	فَعُوْلٌ	قَبُوْلٌ	س	قبول کرنا
فَعِیْلٌ	وَجِیْفٌ	ك	دل دھل جانا	فُعُوْلَةٌ	صُهُوْبَةٌ	ك	بالوں کا سرخ ہونا

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: کیا ثلاثی مجرد کے مصادر ان ۳۲ اوزان کے علاوہ بھی کسی وزن آتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! ان ۳۲ اوزان کے علاوہ بھی کئی وزن پر ثلاثی مجرد کے مصادر آتے ہیں، جیسے اسم فاعل اور اسم مفعول کے وزن پر قُمْتُ قَائِماً میں قَائِماً مصدر ہے، اور اللہ تعالی کے قول بِاَیِّکُمُ الْمَفْتُوْن میں مفتون مصدر ہے۔ اور مبالغہ کے لیے تَفْعَالٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے تَهْدَارٌ (شراب میں زیادہ ابال آنا) اور تَلْعَابٌ (بہت کھیلنا) نیز فِعِّیْلٰی کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے حِثِّیْثٰی (بہت ابھارنا) اور دِلِّیْلٰی (بہت راہ نمائی کرنا)۔

سوال: غیر ثلاثی مجرد کے مصادر کے اوزان کتنے ہیں؟

جواب: غیر ثلاثی مجرد کے مصادر کے اوزان صرف ایک وزن پر آتا ہے۔ مگر باب تفعیل کا مصدر چار اوزان پر آتا ہے جیسے (۱) تَفْعِیْلٌ تَصْرِیْفٌ (۲) تَفْعِلَةٌ تَصْلِیَةٌ (۳) فَعَالٌ کَلَامٌ (۴) فِعَّالٌ کِلَّامٌ۔ اور باب مفاعلة کے تین وزن آتے ہیں جیسے (۱) مُفَاعَلَةٌ مُقَاتَلَةٌ (۲) فِعَّالٌ قِتَّالٌ (۳) فِیْعَالٌ قِیْتَالٌ۔ اور باب تفعّل کے دو وزن آتے ہیں جیسے (۱) تَفَعُّلٌ تَقَبُّلٌ (۲) تِفِعَّالٌ تِحِمَّالٌ۔ اور رباعی مجرد کا باب دو وزن پر آتا ہے (۱) فَعْلَلَةٌ بَعْثَرَةٌ (۲) فِعْلَالٌ زِلْزَالٌ۔

نوٹ: ثلاثی مزید فیہ، رباعی مجرد، رباعی مزید فیہ اور ملحقات کے مصادر ان باب کے وزن پر ہی آتے ہیں، سوائے تفعیل، مفاعلة، تفعل، فعللة کے۔

سوال: وہ افعال جو مصدر سے مشتق ہوتے ہیں ان کے کتنے ابواب آتے ہیں، اور دعائم الابواب کون سے ہیں اور کیوں ہیں؟

جواب: جو افعال مصدر سے مشتق ہوتے ہیں ان کے ۳۵ ابواب آتے ہیں۔ ثلاثی مجرد کے چھ ابواب آتے ہیں اور وہ یہ ہیں:

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

(۱) ضَرَبَ یَضْرِبُ (۲) نَصَرَ یَنْصُرُ (۳) عَلِمَ یَعْلَمُ ان تینوں کو اصول الابواب اور دعائم الابواب کہتے ہیں، کیونکہ ان تینوں ابواب میں ماضی اور مضارع کے اندر حرکات مختلف ہوتے ہیں اور یہ ابواب کثرت کے ساتھ استعمال کئے جاتے ہیں۔ (۴) فَتَحَ یَفْتَحُ (۵) کَرُمَ یَکْرُمُ (۶) حَسِبَ یَحْسِبُ۔

سوال: فتح یفتح، کرم یکرم، حسب یحسب کو دعائم الابواب میں کیوں نہیں داخل کیا گیا؟

جواب: فتح یفتح دعائم الابواب میں داخل نہیں ہے کیونکہ ماضی اور مضارع میں اس کی حرکات مختلف نہیں ہوتی ہیں، نیز یہ حرف حلقی کے بغیر آتا بھی نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے اس باب سے زیادہ مصادر نہیں آتے اور قلیل المصدر ہونے والا باب اصول الابواب نہیں ہوتا۔

اور کرم یکرم بھی دعائم الابواب میں داخل نہیں ہے، کیونکہ یہ صرف طبائع اور نعوت سے ہی آتا ہے، مطلب یہ ہے کہ جو بھی فعل اس باب سے آتا ہے اس میں یا تو طبیعت کا معنی ہوگا یا کسی خوبی وصفت کا معنی پایا جائے گا، اور کسی ایک یا دو معنی پر منحصر ہونے والا باب اصول الابواب نہیں ہوتا۔

اور حسب یحسب اپنے قلتِ استعمال کی وجہ سے دعائم الابواب میں داخل نہیں ہے، کیونکہ قلتِ استعمال دعائم الابواب ہونے کے سبب کے مخالف ہے۔

سوال: لغات متداخلہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: لغات متداخلہ اسے کہتے ہیں جس میں دو لغت داخل ہوں، جیسے ایک لغت کے اعتبار سے رکن یرکن باب نصر ینصر سے آتا ہے اور دوسری لغت کے اعتبار سے باب علم یعلم سے آتا ہے۔ پس رکن یرکن کا ماضی باب نصر ینصر سے لیا گیا اور مضارع باب علم یعلم سے لیا گیا اور یوں رَکَنَ یَرْکَنُ بنا دیا گیا ہے۔ نیز یہ شواذ میں سے بھی ہے اور یہی حال ابی یابی کا ہے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: آپ کا قول کہ باب فتح یفتح میں حرف حلقی ضرور آتا ہے، صحیح نہیں ہے کیونکہ رَکَنَ یَرْکَنُ، اَبیٰ یَابیٰ، بَقیٰ یَبْقیٰ، فَنیٰ یَفْنیٰ، قَلیٰ یَقْلیٰ میں حرف حلقی نہیں آیا مگر پھر بھی یہ تمام فتح یفتح سے آتے ہیں؟

جواب: اس کا جواب یہ ہے کہ رَکَنَ یَرْکَنُ لغات متداخلہ میں سے ہے، اَبیٰ یَابیٰ باعتبار قلت استعمال شواذ میں سے ہے، اور بقی یبقی، فنی یفنی، قلی یقلی صرف بنو طی کی لغات میں فتح یفتح سے آتے ہیں، ورنہ عرب کے دیگر قبائل کی لغات میں یہ فتح یفتح سے نہیں آتے ہیں، بلکہ ضرب یضرب سے آتے ہیں۔ اور بنو طی ان کو فتح یفتح سے اس لیے لاتے ہیں کہ یہ لوگ یاء سے پہلے کسرہ کو اجتماع کسرات کی وجہ سے ثقیل سمجھتے ہیں، اور یہ لوگ کسرہ سے فتحہ کی طرف خروج کرنے میں تخفیف محسوس کرتے ہیں اسی وجہ سے ان لوگوں نے عین کلمہ کے کسرہ کو فتحہ سے بدل دیا ہے جس کی وجہ سے یَابیٰ، یَبْقیٰ، یَفْنیٰ، یَقْلیٰ ہو گیا ہے۔

سوال: وَقَدْ جَاءَ فَعُلَ یَفْعُلُ عَلٰی لُغَۃٍ مَنْ قَالَ: کُدْتَّ تَکَادُ وَہِیَ شَاذَّۃٌ کَفَضِلَ یَفْضُلُ وَدِمْتَ تَدُوْمُ۔ سے مصنف کیا بتانا چاہتے ہیں؟

جواب: مصنف اس عبارت سے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ثلاثی مجرد سے چھ ابواب کے علاوہ اور دو باب آتے ہیں اور وہ فَعُلَ یَفْعَلُ جیسے کَادَ یَکُوْدُ، کہ اس کی اصل کَوُدَ یَکْوَدُ ہے اور فَعِلَ یَفْعُلُ جیسے فَضِلَ یَفْضُلُ اور دِمْتَ تَدُوْمُ ہے، اور دِمْتَ کی اصل دَوِمْتَ ہے اور تَدُوْمُ کی اصل تَدْوُمُ ہے لیکن ہم نے ان کو ثلاثی مجرد کے ابواب میں شمار نہیں کیا اس لئے کہ کَادَ یَکُوْدُ والا باب شاذ ہے اور ایسے ہی فَضِلَ یَفْضُلُ والا بھی شاذ ہے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: کُدْتَّ جو اصل میں کَوُدْتَ ہے تو اس میں تو تعلیل کا کوئی قاعدہ ہی نہیں پایا جا رہا پھر بھی تعلیل کی گئی نیز فاء کلمہ کو ضمہ بھی دیا گیا اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: جی آپ صحیح فرمارہے ہیں کہ اس میں تعلیل کی کوئی وجہ موجود نہیں مگر پھر بھی تعلیل کی گئی ہے، اسی لئے یہ باب شاذ ہے، اور رہی بات فاء کلمہ کو ضمہ دینے کی تو وہ اس لئے تاکہ یہ ضمہ واؤ کے مضموم ہونے پر دلالت کرے۔ پس کَوُدْتَ میں واؤ کی حرکت ماقبل کو دیا تو کُوْدْتَ ہوا پھر اجتماعِ ساکنین کی بنا پر واؤ کو حذف کر دیا اور اتحادِ مخرج کی وجہ سے دال کو تاء سے بدل کر اس میں ادغام کر دیا تو کُدْتَّ ہو گیا۔ اور یَکَادُ کی تعلیل تو ظاہر ہے کہ یُقَالُ والے قاعدے کے مطابق یَکَادُ ہوا ہے

سوال: دِمْتَ جو اصل میں دَوِمْتَ ہے تو اس میں تو تعلیل کا کوئی قاعدہ ہی نہیں پایا جا رہا پھر بھی تعلیل کی گئی نیز فاء کلمہ کو کسرہ بھی دیا گیا اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: جی آپ صحیح فرمارہے ہیں کہ اس میں تعلیل کی کوئی وجہ موجود نہیں مگر پھر بھی تعلیل کی گئی ہے، اسی لئے یہ باب شاذ ہے، اور رہی بات فاء کلمہ کو کسرہ دینے کی تو وہ اس لئے تاکہ یہ کسرہ واؤ کے مکسور ہونے پر دلالت کرے۔ پس دَوِمْتَ میں واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیا تو دِوْمْتَ ہوا، پھر اصل میں واؤ کے ماقبل فتحہ ہونے کی وجہ سے واؤ کو الف سے بدل دیا تو دِامْتَ ہوا پھر اجتماعِ ساکنین کی بنا پر الف کو حذف کر دیا تو دِمْتَ ہو گیا۔ اور تَدُوْمُ کی تعلیل تو ظاہر ہے کہ یَقُوْلُ والے قاعدے سے یَدُوْمُ ہوا ہے۔

سوال: ثلاثی مزید فیہ کے کتنے ابواب آتے ہیں؟

جواب: ثلاثی مزید فیہ کے بارہ ابواب آتے ہیں۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

(۱) اِفْعَالٌ اِکْرَامٌ (۲) تَفْعِیْلٌ تَصْرِیْفٌ (۳) مُفَاعَلَۃٌ مُقَاتَلَۃٌ (۴) تَفَعُّلٌ تَقَبُّلٌ (۵) تَفَاعُلٌ تَقَابُلٌ (۶) اِنْفِعَالٌ اِنْفِطَارٌ (۷) اِفْتِعَالٌ اِجْتِنَابٌ (۸) اِسْتِفْعَالٌ اِسْتِنْصَارٌ (۹) اِفْعِیْعَالٌ اِخْشِیْشَانٌ (۱۰) اِفْعِوَّالٌ اِجْلِوَّاذٌ (۱۱) اِفْعِیْلَالٌ اِحْمِیْرَارٌ (۱۲) اِفْعِلَالٌ اِحْمِرَارٌ۔

سوال: اِحْمَارَّ اور اِحْمَرَّ کی اصل کیا ہے بیان کریں، اِرْعَوٰی جو کہ اصل میں اِرْعَوَوَ تھا دونوں واؤ کے ایک جنس ہونے کی وجہ سے واؤ کا واؤ میں ادغام کیوں نہیں کیا گیا؟

جواب: اِحْمَارَّ اصل میں اِحْمَارَرَ تھا، اور اِحْمَرَّ اصل میں اِحْمَرَرَ تھا، پس دونوں راء کے ایک جنس ہونے کی وجہ سے راء کو راء میں ادغام کر دیا تو اِحْمَارَّ اور اِحْمَرَّ ہو گیا۔ اور اِرْعَوٰی اصل میں اِرْعَوَوَ تھا باب افعلال سے، پس آخری والی واؤ چوتھی جگہ واقع ہونے کی وجہ سے یاء سے بدل گئی تو اِرْعَوَیَ ہوا، پس واؤ اور یاء کے درمیان عدم جنسیت کی وجہ سے واؤ کو یاء سے یا یاء کو واؤ سے بدل کر ادغام نہیں کیا گیا ہے، مگر یاء ما قبل مفتوح کی ہونے کی وجہ سے الف ہو گئی تو اِرْعَوٰی ہو گیا۔

سوال: رباعی مجرد اور رباعی مزید فیہ کے کتنے اور کون کون سے ابواب ہیں؟

جواب: رباعی مجرد کا ایک باب ہے (۱) فَعْلَلَۃٌ بَعْثَرَۃٌ۔ اور رباعی مزید فیہ کے تین ابواب ہیں (۱) اِفْعِنْلَالٌ اِحْرِنْجَامٌ (۲) اِفْعِلَّالٌ اِقْشِعْرَارٌ (۳) تَفَعْلُلٌ تَدَحْرُجٌ۔

سوال: رباعی مجرد کا صرف ایک باب ہی کیوں آتا ہے؟

جواب: رباعی مجرد کا ایک باب آتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب رباعی میں حروف کی کثرت ہوئی تو ان کو حرکات بھی دینے کی ضرورت پڑی، اب یہ سوال پیدا ہوا کہ ان حروف کو کون سی حرکات دی جائے؟ نیز حروف کی کثرت کی وجہ سے اس وزن میں ثقل بھی پیدا ہو گیا، اب اگر حرکت ضمہ یا کسرہ کی دیں تو مزید ثقل پیدا ہو گا، لہٰذا ان حروف زوائد کو خفت کی وجہ سے فتحہ کی حرکت دی گئی تو بَعْثَرَ ہو گیا اور عرب

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کے کلام میں چار حرکات پے در پے نہیں آتیں لہذا دوسرے حرف کو ساکن کر دیا تو بَعْثَرَ ہو گیا۔ اب رباعی مجرد کے اور باب لانے کے لیے اختلاف حرکات درکار تھیں، اور مختلف حرکات ثقل کی وجہ سے آ بھی نہیں سکتی تھیں، لہذا اس وجہ سے رباعی مجرد کا صرف ایک باب لایا گیا۔

سوال: رباعی مزید فیہ کے تین باب ہی کیوں آتے ہیں؟

جواب: تخفیف کو طلب کرتے ہوئے رباعی مزید فیہ کے صرف تین باب ہی وضع کئے گئے ہیں، اور رباعی مجرد پر ان باب میں یا تو ایک حرف کی زیادتی کی گئی ہے۔ جیسے تَدَحْرَجَ۔ یا دو حرف کی زیادتی کی گئی ہے جیسے اِحْرَنْجَمَ اور اِقْشَعَرَّ، پس پہلے والے میں ہمزہ اور نون کی زیادتی کی گئی ہے اور دوسرے والے میں ہمزہ اور لام کلمہ کی تکرار کی زیادتی کی گئی ہے۔

اب اگر مزید ابواب لاتے تو تین یا چار حرف کا اضافہ کرنا پڑتا جو کہ وزن میں مزید ثقل پیدا کرتا، لہذا صرف ایک اور دو حرف کی زیادتی پر اکتفاء کیا گیا تاکہ وزن میں ثقل کی زیادتی نہ ہونے پائے۔

سوال: ملحق بدحرج کے کتنے ابواب آتے ہیں؟

جواب: ملحق بدحرج کے کل چھ ابواب آتے ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

ش	وزن	مصدر	ماضی	علامت	معنی
۱	فَعْلَلَةٌ	شَمْلَلَةٌ	شَمْلَلَ	آخر میں لام کلمہ کی تکرار کی زیادتی۔	سیر کرنے کی تیزی کرنا
۲	فَوْعَلَةٌ	حَوْقَلَةٌ	حَوْقَلَ	فاء اور عین کلمہ کے درمیان واؤ کی زیادتی۔	بوڑھا ہونا
۳	فَيْعَلَةٌ	بَيْطَرَةٌ	بَيْطَرَ	فاء اور عین کلمہ کے درمیان یاء کی زیادتی۔	جانور کا علاج کرنا
۴	فَعْوَلَةٌ	جَهْوَرَةٌ	جَهْوَرَ	عین اور لام کلمہ کے درمیان واؤ کی زیادتی۔	ظاہر کرنا

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

۵	فَعْلَاةٌ	قَلْسَاةٌ	قَلْسیٰ	آخر میں یاء کی زیادتی پھر ما قبل فتحہ کی وجہ سے الف ہو گئی۔	قے کرنا
۶	فَعْنَلَةٌ	قَلْنَسَةٌ	قَلْنَسَ	عین اور لام کے درمیان نون کی زیادتی۔	ٹوپی پہننا

سوال: نصب الصرف کے صفحہ نمبر ۲۷۵ میں مرکبات کے بیان کے قاعدہ نمبر ۳ کے تحت لکھا ہے کہ (اگر معتل اور مضاعف کے قواعد آپس میں ٹکرائیں تو مضاعف کو ترجیح حاصل ہوگی جیسے: مِوْدَدٌ اسمِ آلہ میں قاعدۂ معتل کا تقاضا یہ ہے کہ واؤ کو یاء سے بدل دیا جائے اور قاعدۂ مضاعف کا تقاضا ہے کہ پہلی دال کی حرکت واؤ کو دے کر ان دونوں کا ادغام کیا جائے، پس قاعدۂ مضاعف کو ترجیح دیتے ہوئے یہ مِوَدٌّ کر دیا گیا)۔ پس اسی طرح اِرْعَوَوَ میں معتل اور مضاعف کے قاعدے کا ٹکراؤ ہوا لہذا مذکورہ قاعدہ کے مطابق مضاعف کو ترجیح دیتے ہوئے اِرْعَوَّ ہونا چاہئے تھا نہ کہ اِرْعَوٰی۔

جواب: اس سوال کا پہلا جواب یہ ہے کہ مذکورہ قاعدہ اس جگہ ہے جہاں معتل اور مضاعف کے قاعدہ کا محل الگ الگ ہو جیسے کہ مِوْدَدٌ میں ہے کہ معتل کے قاعدہ کا محل (مِوْ) اور مضاعف کے قاعدہ کا محل (دَدٌ) ہے۔ اور اگر دونوں کے قاعدوں کا محل ایک ہو جیسے اِرْعَوَوَ میں تو ایسی جگہ معتل کے قاعدہ کو ترجیح ہوتی ہے۔

اور دوسرا جواب وہ ہے جس کو صاحب شرح دیکنقوز لکھتے ہیں کہ (اعلال ادغام سے پہلے ہے اس لئے کہ اعلال کا سبب اعلال کو واجب کرتا ہے یعنی جب جب اعلال کا سبب پایا جائے گا تب تب اعلال کیا جائے گا، جبکہ ادغام کا سبب ادغام کو واجب نہیں کرتا یعنی ایسا نہیں ہے کہ جب جب سببِ ادغام پایا جائے تب تب ادغام کیا جائے بلکہ ادغام کرنا جائز ہوتا ہے جیسے کہ حَیِیَ میں سببِ ادغام ہے مگر پھر بھی ادغام نہیں

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کیا گیا، اور اسی طرح اس کے مضارع یَحْیَیُ میں، بلکہ حَیِیَ کے مضارع میں معتل کے قاعدہ کے مطابق آخری یاء کو ما قبل فتحہ ہونے کی وجہ سے الف کر کے یَحْیَا پڑھتے ہیں، پس اگر ہر جگہ مضاعف کو ترجیح ہوتی تو ضرور ان امثلہ میں ادغام کیا جاتا حالانکہ ادغام نہیں کیا گیا۔ فلا اعتراض علیہ۔

(دیکھو شرح مراح الارواح ص ۱۲)

سوال: ملحق بتدحرج کے کتنے ابواب آتے ہیں؟

جواب: ملحق بتدحرج کے کل پانچ ابواب ہیں۔

ش	وزن	مصدر	ماضی	علامت	معنی
۱	تَفَعْلُلٌ	تَجَلْبُبٌ	تَجَلْبَبَ	شروع میں تاء اور آخر میں لام کلمہ کی تکرار کی زیادتی۔	چادر اوڑھنا
۲	تَفَوْعُلٌ	تَجَوْرُبٌ	تَجَوْرَبَ	شروع میں تاء اور فاء اور عین کے درمیان واؤ کی زیادتی۔	جراب پہننا
۳	تَفَيْعُلٌ	تَشَيْطُنٌ	تَشَيْطَنَ	شروع میں تاء اور فاء اور عین کے درمیان یاء کی زیادتی۔	شیطانی فعل کرنا
۴	تَفَعْوُلٌ	تَرَهْوُكٌ	تَرَهْوَكَ	شروع میں تاء اور عین اور لام کے درمیان واؤ کی زیادتی۔	سست ہونا
۵	تَمَفْعُلٌ	تَمَسْكُنٌ	تَمَسْكَنَ	شروع میں تاء اور میم کی زیادتی۔	مسکین ہونا

سوال: ملحق باحرنجم کے کتنے ابواب آتے ہیں؟

جواب: ملحق باحرنجم کے صرف دو باب آتے ہیں۔

ش	وزن	مصدر	ماضی	علامت	معنی

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

۱	اِفْعِنْلَالٌ	اِقْعِنْسَاسٌ	اِقْعَنْسَسَ	شروع میں ہمزہ، اور عین اور لام کے درمیان نون، اور لام کلمہ کی تکرار کی زیادتی۔	سینہ نکلنا
۲	اِفْعِنْلَاءٌ	اِسْلِنْقَاءٌ	اِسْلَنْقٰی	شروع میں ہمزہ، اور عین اور لام کے درمیان نون، اور آخر میں یاء کی زیادتی۔	چت لیٹنا

سوال: (الحاق کا مصداق دو مصدروں کا متحد ہونا ہے) اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: الحاق کا مصداق ملحق اور ملحق بہ کے مصدر کا متحد ہونا ہے، یعنی ملحق اور ملحق بہ کا مصدر ایک ہی وزن پر ہوں جیسے شَمْلَلَ کا مصدر شَمْلَلَةٌ ہے اور یہ اپنے ملحق بہ بَعْثَرَ کے مصدر بَعْثَرَةٌ کے وزن پر ہے۔ اسی طرح تمام ملحق اور ملحق بہ کے مصادر کا متحد ہونا ضروری ہے۔ اور مصدر کے علاوہ کا متحد ہونا شرط نہیں ہے۔ کیونکہ مصدر اصل ہوتا ہے اس لیے اس کے متحد ہونے کی شرط لگائی گئی ہے۔ اور مصدر کے علاوہ ماضی، مضارع، امر، نہی، اور دیگر مشتقات اصل نہیں ہوتے اس لیے ان کے متحد ہونے کی شرط نہیں لگائی گئی۔ نیز یہ بات بھی ہے کہ جب مصدر اصل ہے اور اس میں اتحاد ہو تو بقیہ میں بھی اتحاد ہو گا۔

عالم فارغ ہو کر کہاں جائے اور کیا کرے؟

(۱) اولاً علمی شعبہ اختیار کرے۔ (۲) اگر یہ نہ مل سکے تو عبادت کا شعبہ اختیار کرے جیسے امامت و تبلیغ۔ (۳) اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو علم کے قریب کرنے والے شعبے کو اختیار کرے جیسے دنیوی اسکول۔ (۴) اگر یہ بھی میسر نہ ہو تو ایسا شعبہ اختیار کرے جس شعبے میں دینی کاموں کے لئے کچھ نہ کچھ وقت ملتا رہے۔ (۵) اگر ایسا بھی نہ ہو تو کم از کم ایسے شعبہ تو ضرور ہی ہو جس میں حلال و حرام کی تمیز ہو فرائض و واجبات پر عمل ہو۔

نوٹ: ایسے شعبے میں ہرگز نہ جائے جہاں حلال و حرام کی کچھ پرواہ نہ ہو اور فرائض و واجبات پر عمل کرنے میں دشواری آتی ہو۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

فَصْلٌ فِي الْمَاضِي

فصل ماضی کے بیان میں

سوال: فعل ماضی کے کتنے صیغے آتے ہیں؟

جواب: فعل ماضی کے کل چودہ صیغے آتے ہیں، ضَرَبَ سے ضَرَبْنَا تک۔

سوال: فعل ماضی کے چودہ ہی صیغے کیوں آتے ہیں حالانکہ قاعدہ کے اعتبار سے اٹھارہ صیغے آنے چاہیئے؟

جواب: فعل ماضی کے صیغوں کے بارے میں قیاس کا تقاضہ تو یہی ہے کہ اس کے اٹھارہ صیغے آئیں، چھ غائب کے، چھ حاضر کے، چھ متکلم کے، لیکن استعمال میں صرف چودہ صیغے ہی آتے ہیں، اس کا ایک جواب یہ ہے کہ فعل ماضی کے صیغے سماعی ہیں اور اہل عرب صرف چودہ صیغے ہی استعمال کرتے ہیں۔ اور دوسرا جواب یہ ہے کہ چھ صیغے غائب کے، اور چھ صیغے حاضر کے، یہ ہوئے بارہ، اور رہا متکلم تو اس کے صرف دو صیغے آتے ہیں، ایک واحد متکلم مذکر و مؤنث، اور دوسرا تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم۔ تکلم کے صرف دو صیغے آنے کی وجہ یہ ہے کہ متکلم کی آواز سے پہچان ہو جاتی ہے کہ وہ مذکر ہے یا مؤنث، لہذا واحد مذکر و مؤنث کے لئے ایک صیغہ رکھا گیا۔ اور تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث کے لیے ایک صیغہ رکھا گیا، کیونکہ تکلم و رویت سے پتہ چل جاتا ہے کہ بولنے والے دو ہیں یا دو سے زیادہ، مذکر ہیں یا مؤنث۔ پس جب پہچان دو صیغوں سے ہو جاتی ہے تو مزید صیغے لانے کی حاجت نہیں رہی، کیونکہ صیغے پہچان کے لیئے ہی لائے جاتے ہیں۔

سوال: پھر تو متکلم کی طرح غائب و مخاطب کے بھی دو دو صیغے لانے چاہیئے تھے؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: ہم نے کہا کہ صیغے پہچان کے لیئے لائے جاتے ہیں، جس طرح تکلم میں مذکر و مؤنث، تثنیہ و جمع کی پہچان ہو جاتی ہے اس طرح غائب و مخاطب میں نہیں ہو پاتی، کیونکہ پہچان کا آلہ آواز ہے اور بحالتِ تکلم آواز کا صدور متکلم سے ہوتا ہے نہ کہ غائب اور مخاطب سے، کہ غائب تو غائب ہی ہے اور رہا مخاطب تو وہ سامع ہے اور سامع خاموش رہتا ہے نیز کبھی کبھی سامع پردہ کے پیچھے بھی ہوتا جس کی بنا کر پہچان نہیں ہو پاتی اور کبھی دور ہونے کی وجہ سے پہچان نہیں ہو پاتی۔

پس غائب و مخاطب میں عدمِ معرفت کی بناء پر چھ چھ صیغے آتے ہیں اور متکلم میں وجودِ معرفت کی بناء پر صرف دو صیغے آتے ہیں۔ اس طرح یہ کل چودہ صیغے ہوئے۔

سوال: ماضی مبنی کیوں ہوتا ہے؟

جواب: ماضی کا مبنی ہونا اس لیئے ہے کہ اس میں موجبِ اعراب نہیں پائے جاتے ہیں، اور موجبِ اعراب وہ ہے جن کی وجہ سے اعراب آتے ہیں، اور وہ تین ہیں۔ (۱) فاعلیت (۲) مفعولیت (۳) اضافت۔ اور یہ تینوں فعلِ ماضی میں نہیں پائے جاتے کیونکہ ماضی فعل ہے اور فعل میں یہ صفات نہیں ہوتیں بلکہ فعل کی وجہ سے اسماء میں یہ صفات پیدا ہوتی ہیں کہ وہ اسم کبھی فاعل کبھی مفعولِ صریحی اور کبھی بواسطہ حرفِ جر مفعولِ غیر صریحی واقع ہوتا ہے۔

سوال: جب فعلِ ماضی موجبِ اعراب کے فوت ہو جانے کی وجہ سے مبنی ہے تو پھر ماضی کا آخری حرف ساکن ہونا چاہیئے تھا کیونکہ مبنی کی اصل سکون ہے لیکن ماضی کے آخر میں فتحہ آتا ہے اور فتحہ اعراب کی ایک قسم ہے، لہذا جب ماضی میں موجبِ اعراب فوت ہے تو فتحہ کا اعراب کیوں آیا ہے؟

جواب: یقیناً فتحہ اعراب کی ایک قسم ہے کیونکہ اعراب فتحہ، کسرہ، ضمہ کو کہتے ہیں، اور یہ بات بھی یقیناً درست ہے کہ مبنی کی اصل سکون ہے، لہذا ماضی کے آخر کو مبنی ہونے کی بناء پر ساکن ہونا چاہیے تھا

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

مگر ایسا نہیں، حالانکہ اعراب سکون کی ضد ہے نیز اعراب کی اصل حرکت ہے اور حرکت سکون کی ضد ہے۔

ان وجوہات کے ہوتے ہوئے، فعل ماضی اسم فاعل سے ادنی مشابہت رکھتا ہے کہ جس طرح اسم فاعل نکرہ کی صفت بنتا ہے جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ، ایسے ہی فعلِ ماضی بھی نکرہ کی صفت بنتا ہے جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَرَبَ، اور اسمِ فاعل معرب ہوتا ہے لہذا اس مشابہت کی بناء پر فعلِ ماضی کے آخر میں اعراب آتا ہے۔

سوال: اگر اسمِ فاعل سے مشابہت کی بناء پر فعلِ ماضی کے آخر میں اعراب آتا ہے تو فتحہ ہی کو کیوں خاص کیا گیا ضمہ یا کسرہ کیوں نہیں دیا گیا؟

جواب: فتحہ کو خاص کرنے کی وجہ یہ ہے کہ فتحہ سکون کا بھائی ہے، فعلِ ماضی کے آخر کو مبنی ہونے کی وجہ سے ساکن ہونا چاہیئے تھا لیکن اسمِ فاعل سے مشابہت کی بناء پر ساکن نہ رہ سکا، پس فعلِ ماضی میں مشابہت کی بناء پر اعراب بھی آنا تھا، اور مبنی ہونے کی بناء پر ساکن بھی ہونا تھا، پس دونوں کی رعایت کرتے ہوئے فعلِ ماضی کے آخر کو وہ اعراب دیا جو دونوں کمیوں کو پورا کرے، اور وہ فتحہ ہے، کہ فتحہ دینے کی وجہ سے اعراب بھی آگیا اور فتحہ کے سکون کا بھائی ہونے کی وجہ سے سکون سے قریب بھی ہو گیا۔ جب کہ ضمہ اور کسرہ سکون کے اخوات میں سے نہیں ہیں۔

پس جب مشابہتِ اسمِ فاعل کی وجہ سے فعلِ ماضی کا مبنی علی السکون ہونا ممتنع ہوا تو فعلِ ماضی کو اس چیز پر مبنی کیا گیا جو سکون کے قریب ہے اور وہ فتحہ ہے۔ تاکہ دونوں کی رعایت ملحوظِ خاطر رہے۔

سوال: فتحہ سکون کا بھائی کیسے ہے؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: اس لیے کہ الف ہمیشہ سکون پر مبنی ہوتا ہے اور الف دو فتحہ کے مرکب کو کہتے ہیں، لہذا فتحہ الف کا جزء ہوا اور جو چیز کل کو عارض ہوتی ہے وہ جزء کو بھی عارض ہوتی ہے، اس بناء پر فتحہ سکون کے اخوات میں سے ہوا۔

سوال: جب فعلِ ماضی اسمِ فاعل سے مشابہت رکھتا ہے تو جس طرح اسمِ فاعل معرب ہوتا ہے اسی طرح فعلِ ماضی کو بھی معرب بنادینا چاہیئے تھا؟

جواب: فعلِ ماضی کا معرب ہونے کے لئے اسمِ فاعل سے مشابہت تامہ رکھنا ضروری ہے حالانکہ فعلِ ماضی اسمِ فاعل سے مشابہت ادنی رکھتا ہے اور وہ اسمِ فاعل کی طرح نکرہ کی صفت واقع ہونا ہے، جبکہ مشابہتِ تامہ کے لیے چند شرائط کا ہونا ضروری ہے، اور وہ یہ ہیں۔

(۱) حرکات و سکانات میں اسمِ فاعل کے ہم وزن ہونا۔(۲) حال و استقبال کے درمیان شائع ہونا۔(۳)لام، سین، سوف میں سے کسی کے ذریعے حال واستقبال میں سے کسی کے ساتھ خاص ہونا۔(۴) اسمِ فاعل کا اس فعل سے عمل لینا۔(۵)اسمِ فاعل کی جگہ اس کے وقوع کا صحیح ہونا۔

پس فعلِ ماضی میں مذکورہ تمام شرائط میں سے صرف ایک شرط پائی جاتی ہے جس کی بناء پر فعلِ ماضی کو اسمِ فاعل سے مشابہتِ تامہ حاصل نہ ہونے کی وجہ سے مکمل معرب نہیں کیا گیا بلکہ فتحہ دے کر اعراب کی نشانی باقی رکھی گئی ہے اور فتحہ دے کر مبنی کر دیا گیا ہے۔

سوال: پھر فعلِ مضارع کو کیوں معرب قرار دیا گیا ہے؟

جواب: فعلِ مضارع کو معرب قرار دینے کی وجہ یہ ہے کہ فعلِ مضارع اسمِ فاعل کے ساتھ مشابہتِ تامہ رکھتا ہے۔ کیونکہ فعلِ مضارع میں مشابہتِ تامہ کی تمام شرائط بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں جیسے:

(۱) فعلِ مضارع حرکات و سکنات میں اسمِ فاعل کے ہم وزن ہوتا ہے۔ جیسے یَضْرِبُ ضَارِبٌ۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

(۲) جس طرح اسمِ فاعل حال و استقبال کے درمیان شائع ہوتا ہے اسی طرح فعلِ مضارع بھی حال و استقبال کے درمیان شائع ہوتا ہے۔

(۳) جس طرح اسمِ فاعل لام کے ذریعہ خاص ہوتا ہے ایسے ہی فعلِ مضارع لام، سین، سوف کے ذریعہ حال و استقبال میں سے کسی ایک کے ساتھ خاص ہوتا ہے۔

(۴) اسمِ فاعل فعلِ مضارع سے عمل بھی لیتا ہے جبکہ حال و استقبال کے معنی میں ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے، جیسے زَیْدٌ ضَارِبٌ غُلَامُہُ عَمْرواً اَلْاٰنَ اَوْ غَداً۔

(۵) اسمِ فاعل کی طرح فعلِ مضارع بھی نکرہ کی صفت واقع ہو جاتا ہے۔ جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ اَوْ یَضْرِبُ۔

سوال: فعلِ امر کو مبنی علی السکون کیوں رکھا گیا حالانکہ فعلِ امر حرکات و سکانات میں اسمِ فاعل کے حالتِ وقف میں مشابہ ہوتا ہے۔

جواب: فعلِ امر حرکات و سکانات میں اسمِ فاعل کے حالتِ وقف میں مشابہ صرف لفظ میں ہوتا ہے اور صرف لفظ میں مشابہ ہونا معرب بننے کے لیے کافی نہیں ہے۔

نیز فعلِ امر کا آخر ہمیشہ مبنی علی السکون ہوتا ہے برخلاف اسمِ فاعل کے کہ اسمِ فاعل کا آخر معرب علی الحرکت ہوتا ہے، پس فعلِ امر و اسمِ فاعل کے درمیان حرکات و سکانات میں مشابہت نہ پائے جانے کی وجہ سے فعلِ امر مبنی علی السکون ہو گا۔ نیز اسمِ فاعل خبر کے قبیل سے ہے جبکہ فعلِ امر انشاء کے قبیل سے ہے۔

سوال: فعلِ ماضی کے تثنیہ مذکر غائب میں الف اور جمع مذکر غائب میں واؤ اور جمع مؤنث غائب و حاضر میں نون کا اضافہ کیوں کرتے ہیں؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: فعلِ ماضی کے تثنیہ کے صیغوں میں الف کی زیادتی اس لئے کی جاتی ہے تا کہ الف هُمَا ضمیرِ تثنیہ پر دلالت کرے۔ جیسے ضَرَبَا۔ ضَرَبَتَا۔ ضَرَبْتُمَا۔

اور جمع مذکر غائب کے صیغہ میں واؤ کو زیادہ کیا گیا تا کہ وہ واؤ هُمْ ضمیرِ جمع پر دلالت کرے۔ جیسے ضَرَبُوْا۔

اور جمع مؤنث غائب و حاضر کے صیغہ میں نون کو زیادہ کیا گیا تا کہ وہ هُنَّ اور اَنْتُنَّ ضمیرِ جمع مؤنث غائب و حاضر پر دلالت کرے۔ جیسے ضَرَبْنَ اور ضَرَبْتُنَّ۔

سوال: فعلِ ماضی کے صیغہ جمع مذکر غائب (ضَرَبُوْا) میں لام کلمہ (باء) کو ضمہ کیوں دیا گیا حالانکہ فعلِ ماضی مبنی علی الفتح ہوتا ہے؟

جواب: یقیناً فعلِ ماضی مبنی علی الفتح ہوتا ہے مگر پھر بھی فعلِ ماضی کے صیغہ جمع مذکر غائب میں جو لام کلمہ (باء) کو ضمہ دیا گیا ہے وہ واوِ جمع کی وجہ سے ہے کہ واؤ اپنے ما قبل ضمہ چاہتا ہے۔ جیسے ضَرَبُوْا۔

سوال: اگر ضَرَبُوْا میں لام کلمہ (باء) کو ضمہ واؤ کی وجہ سے دیا گیا ہے تو رَمَوْا میں میم کو ضمہ کیوں نہیں دیا گیا؟

جواب: رَمَوْا میں میم کو ضمہ اس لئے نہیں دیا گیا کہ میم واؤ کا ما قبل نہیں ہے بلکہ واؤ کا ما قبل یاء ہے، کیونکہ رَمَوْا کی اصل رَمَيُوْا ہے، پس یاء متحرک ما قبل مفتوح ہونے کی وجہ سے یاء الف ہو گئی تو رَمَاوْا ہوا، پھر الف اور واؤ کے درمیان التقاء ساکنین ہوا جس کی بناء پر الف گر گئی تو رَمَوْا ہو گیا۔

سوال: رَضُوْا میں بھی تو ضاد واؤ کا ما قبل نہیں ہے مگر پھر بھی ضاد کو ضمہ دیا گیا ہے، ایسا کیوں؟

جواب: رَضُوْا میں اگرچہ ضاد واؤ کا ما قبل نہیں ہے کیونکہ اس کی اصل رَضِيُوا ہے، مگر پھر بھی ضاد کو ضمہ دیا گیا ہے، اس کی یہ وجہ ہے کہ اگر ضاد کو ضمہ نہ دیتے تو رَضِوْا ہوتا کیونکہ رَضِيُوْا سے یاء (یاء پر

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ضمہ دشوار ہونے کی وجہ سے ضمہ گر گیا، پھر یاء اور واؤ کے درمیان التقائے ساکنین ہوا تو یاء) گر گئی، تو رَضِوْا بچا۔ اب اس صورت میں کسرۂ تحقیقیہ (زیر) سے ضمہ تقدیریہ (واؤ) کی جانب خروج لازم آرہا ہے اور یہ اہلِ عرب کے نزدیک ناپسندیدہ اور ثقل کا باعث ہے، لہذا اس ثقل کو دور کرنے کے لیے ضاد کو ضمہ دے دیا گیا، کیونکہ نیچے سے اوپر چڑھنے میں آدمی تھک جاتا ہے بخلاف اوپر سے نیچے اترنے کے۔

نوٹ: کسرہ کو کسرہِ تحقیقیہ، اور یاء کو کسرہِ تقدیریہ، اور ضمہ کو ضمہِ تحقیقیہ اور واؤ کو ضمہِ تقدیریہ کہتے ہیں۔

سوال: فعلِ ماضی کے صیغہ جمع مذکر غائب ضَرَبُوْا میں واؤ کے بعد الف کیوں لکھتے ہیں؟

جواب: ضَرَبُوْا میں واؤ کے بعد الف اس لئے لکھتے ہیں تاکہ واوِ جمع اور واوِ عطف کے درمیان فرق کیا جاسکے۔ جیسے حَضَرَ وَ قَتَلَ اور حَضَرُوْا قَتَلَ۔ پس پہلی مثال میں واؤ واوِ عطف ہے اور دوسری مثال میں واؤ واوِ جمع ہے پس واوِ جمع کے بعد الف کا اضافہ کیا گیا ہے تاکہ دونوں میں فرق ہو سکے۔

اور بعض بصریین کہتے ہیں کہ واوِ جمع کے بعد الف کو اس لیے لکھا جاتا ہے تاکہ واوِ جمع اور واوِ واحد کے درمیان فرق ہو جائے، جیسے لَنْ یَّدْعُوَ (واحد کا صیغہ) اور لَنْ یَّدْعُوْا (جمع کا صیغہ)۔ پس اگر جمع کے صیغہ میں واؤ کے بعد الف نہ لکھتے تو یہ واحد کے صیغہ سے بحالتِ نصب ملتبس ہو جاتا۔

سوال: فعل ماضی کے صیغہ واحد مؤنث غائب ضَرَبَتْ میں تاء کو علامتِ تانیث کیوں بنایا گیا ہے؟

جواب: فعلِ ماضی کے صیغہ واحد مؤنث غائب میں تاء کو علامتِ تانیث اس لیے بنایا گیا ہے کہ تاء مخرجِ ثانی میں سے ہے یعنی تاء وسطِ فم سے ادا ہوتی ہے اور مؤنث بھی تخلیق میں ثانی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے حضرتِ آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا پھر آپ کی مبارک پسلی سے حضرتِ حوا رضی اللہ عنہا کو پیدا فرمایا جیسا کہ فرمانِ باری ہے خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدٍ وَ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا (النساء.۱) پس تاء کی زیادتی کر کے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

مذکر و مؤنث کے درمیان فرق بھی ہو گیا اور تاء مخرجِ ثانی اور مؤنث خلقِ ثانی کے درمیان مناسبت کی وجہ سے مؤنث کے صیغہ میں تاء کی زیادتی کر دی گئی ہے۔

سوال: اگر یہ زیادتی مذکر کے صیغہ میں کرتے اور مؤنث کے صیغہ کو اصل پر رکھتے تو تب بھی فرق ہو جاتا، لہذا ایسا کیوں نہ کیا گیا؟

جواب: اہلِ عرب زیادتی فرع میں کرتے ہیں اصل میں نہیں، پس مذکر اصل ہے اس لیے اس میں کسی حرف کی زیادتی نہیں کی گئی ہے اور مؤنث مذکر کی فرع ہے لہذا اس میں زیادتی کر دی گئی ہے۔

سوال: ضَرَبَتْ کی تاء کو علامتِ تانیث بنایا گیا ہے اس کو ضمیر کیوں نہیں بنایا گیا؟

جواب: کیونکہ جب اس کے بعد فاعل اسمِ ظاہر آتا ہے تو یہ تاء حذف نہیں ہوتی مثلاً ضَرَبَتْ هِنْدٌ پس اگر ضَرَبَتْ میں تاء فاعل کی ضمیر ہوتی تو فاعل کے ظاہر آنے کے وقت حذف ہو جاتی ورنہ تو ایک فعل کے دو فاعل بغیر عطف کے آنا لازم آتا جو کہ درست نہیں ہے کہ دو فاعل ہمیشہ عطف کے ساتھ ہی آتے ہیں بغیر عطف کے نہیں آسکتے۔

سوال: ضَرَبَتْ میں تاءِ تانیث ساکن کیوں ہے؟

جواب: اس لیے کہ تاء حرف ہے اور حرف مبنی ہوتا ہے اور مبنی کی اصل ساکن ہونا ہے لہذا تاء اپنے اصل کے اعتبار سے ساکن ہے، نیز حرکت دینے کی کوئی وجہ بھی موجود نہیں ہے کہ اسے حرکت دی جائے۔

سوال: ضَرَبْنَ۔ضَرَبْتَ۔ضَرَبْتُمَا۔ضَرَبْتُمْ۔ضَرَبْتِ۔ضَرَبْتُمَا۔ضَرَبْتُنَّ۔ضَرَبْتُ۔ضَرَبْنَا ان تمام صیغوں میں باء کو ساکن کیوں کیا گیا ہے؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: اس لیے کہ نَ۔ تَ۔ تُمَا۔ تُمْ۔ تِ۔ تُمَا۔ تُنَّ۔ تُ۔ نَا۔ فاعل کی ضمیریں ہیں اور فاعل اپنے فعل کا جزء ہوتا ہے اس لیے ضَرَبْنَ اصل میں دو کلمہ ہے (فعل اور ضمیرِ فاعل) لیکن جب فاعل کا اتصال فعل کے ساتھ شدید ہوا تو ضمیر اپنے فعل کے ساتھ شدتِ اتصال کی بناء پر فعل کا جز بن گیا، لہذا اب ضَرَبْنَ اور اس جیسے دیگر صیغے کلمۂ واحدہ کی طرح ہو گئے، جب اتنی بات سمجھ میں آ گئی تو اگر باء کو ساکن نہ کرتے تو ایک کلمہ میں پے در پے چار حرکات لازم آتیں جیسے ضَرَبَنَ اور پے در پے ایک کلمہ میں چار حرکات کا آنا ثقل کا باعث ہے، لہذا اس ثقل کو دور کرنے کے لیے باء کو ساکن کر دیا گیا ہے۔

سوال: ضَرَبْنَ اور اس جیسے دیگر صیغوں میں کسی اسم کا عطف بغیر تاکید کے کیوں جائز نہیں ہے؟

جواب: کیونکہ ضَرَبْنَ اور اس جیسے دیگر صیغوں کا آخری حرف فاعل کی ضمیر ہے اور ضمیر فعل کا جز ہے اور جس اسم کا عطف کرنے جا رہے ہیں وہ ایک کلمۂ کل ہے، لہذا عطف کرنے کی صورت میں کل کا عطف جز پر ہو گا جو کہ ناجائز ہے۔ جیسے ضَرَبْتَ وَ زَیْدٌ پس زید ایک اسمِ کل ہے جس کا عطف تَ ضمیرِ فاعل پر ہے جو کہ فعل کا جز ہے جس کی وجہ سے کل کا عطف جز پر لازم آ رہا ہے کیونکہ زید کا عطف نہ تو ضَرَبَ پر ہو سکتا ہے اور نہ پورے ضَرَبْتَ پر ورنہ تو اسم کا عطف فعل پر لازم آتا حالانکہ فعل کا عطف فعل پر اور اسم کا عطف اسم پر ہوتا ہے۔ ہاں زید کا عطف صرف تَ ضمیرِ فاعل پر ہے کیونکہ تَ ضمیرِ فاعل بھی اسم ہے اور زید بھی اسم ہے پس عطف الکل علی الجز والی خرابی کی وجہ سے بغیر تاکید کے عطف کرنا جائز نہیں ہے۔ اور جب تاکید کے ساتھ عطف کیا گیا جیسے ضَرَبْتَ اَنْتَ وَ زَیْدٌ تو درست ہے کہ یہاں پر کل کا عطف کل پر ہے کہ اَنْتَ ضمیر بھی اسمِ کل ہے اور زید بھی اسمِ کل ہے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: ضَرَبْنَ میں ثقل کی بناء پر باء کو ساکن کیا گیا ہے تو ضَرَبَتَا میں باء کو ساکن کیوں نہیں کیا گیا ہے حالانکہ یہاں پر بھی پے درپے چار حرکات آرہی ہیں کیا یہ ثقل کا باعث نہیں ہے؟

جواب: آپ کا اعتراض کرنا بجا ہے، لیکن تاء اصل میں ساکن ہی ہے جس کی وجہ سے یہ اعتراض لازم نہیں آتا، کیونکہ تاء کو الفِ تثنیہ کی وجہ سے حرکت دی گئی ہے ورنہ تو اجتماعِ ساکنین لازم آتا، پس تاء کی حرکت عارضی ہے اور عارض معدوم کی طرح ہوتا ہے، لہذا ضَرَبَتَا میں تاء سکون کے حکم میں ہے، فلا اعتراض علیہا۔ کیونکہ الف ساکن ہوتا ہے اور تاء بھی اس جگہ ساکن ہے پس اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے ان کا پڑھنا دشوار ہوا لہذا تاء کو فتحہ کی حرکت دے کر تکلم کو صحیح کیا گیا ہے۔

اور تاء کی حرکت کے عارضی ہونے کی وجہ سے رَمَتْ میں الف کو گرا دیا گیا ہے کیونکہ اس کی اصل رَمَيَتْ ہے پس یاء ما قبل فتحہ کی وجہ سے یاء الف ہو گئی تو رَمَاْتْ ہو گیا اب تاء حکماً ساکن ہے تو دو ساکن حرف جمع ہو گئے جن کا پڑھنا دشوار ہے تو الف کو گرا دیا گیا تو رَمَتْ ہو گیا۔ پھر الفِ تثنیہ کا اضافہ کیا گیا تو رَمَتْاْ ہو گیا پھر اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے تاء کو عارضی فتحہ دیا گیا تو رَمَتَا بن گیا۔ اور بعض لوگ تاء کی حرکت کو اصل مانتے ہوئے رَمَتَا کو رَمَاتَا بھی پڑھتے ہیں۔ مگر یہ درست نہیں ہے کیونکہ جب کوئی حرف ساقط ہو جاتا ہے تو دوبارہ واپس نہیں آتا، لہذا جب رَمٰی سے مؤنث کا صیغہ بنایا گیا تو رَمَيَتْ بنا پھر یاء ما قبل مفتوح کی وجہ سے الف ہو گئی تو رَمَاْتْ ہو گیا اب اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے الف گر گئی تو رَمَتْ ہو گیا، اور جب تثنیہ کا صیغہ بنایا گیا تو تاء کے بعد الفِ تثنیہ کی زیادتی کی گئی تو رَمَتْاْ ہو گیا اس صورت میں تاء اور الفِ تثنیہ دونوں حرف ساکن ہوئے اور اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے تاء کو ساقط نہیں کر سکتے کہ یہ علامتِ تانیث ہے اور الف کو بھی ساقط نہیں کر سکتے کہ یہ تثنیہ کی ضمیر ہے پس جب دونوں میں سے کسی ایک کو ساقط کرنا محال ہوا تو ہم نے تاء کو اخف الحرکات فتحہ دے دیا تو رَمَتَا ہو گیا۔ اب بعض لوگ کہتے ہیں کہ میم کے بعد جو

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

الف تھا اسے تاء کے ساکن ہونے کی وجہ سے گرایا گیا تھا اب جب کہ رَمَتَا میں تاء متحرک ہو گئی ہے تو اس الف کو پھر لے آئیں گے کیونکہ اب اس کے حذف کی کوئی صورت موجود نہیں۔ مگر اب دوبارہ اس الف کو لانا درست نہیں کہ جو ایک بار ساقط ہو گیا دوبارہ نہیں لایا جاتا، کیا آپ نہیں دیکھتے کہ جو انسان ایک بار مر گیا دوبارہ زندگی نہیں پاتا۔

سوال: جب کلمۂ واحدہ میں چار حرکات پے در پے نہیں آتیں تو ضَرَبَکَ میں کیسے آگئیں؟

جواب: آپ کی پیش کردہ مثال ضَرَبَكَ کلمۂ واحدہ نہیں ہے کیونکہ کاف ضمیرِ فاعل نہیں بلکہ ضمیرِ مفعول ہے اور مفعول فعل کا جزء نہیں ہوتا کیونکہ یہ کلام میں فضلہ ہوتا ہے کہ کلام اس کے بغیر بھی پورا ہو جاتا ہے بخلاف فاعل کے کہ فعل بغیر فاعل کے نہیں پایا جاتا، پس جب ضَرَبَكَ کلمۂ واحدہ نہیں تو اس پر مذکورہ اعتراض بھی واقع نہیں ہو سکتا کہ یہ دو کلمے ہیں اور دو کلموں کا اعتبار نہیں جیسے ضَرَبَ وَ قَتَلَ، کہ ضَرَبَ ایک کلمہ اور واؤ دوسرا کلمہ اور قَتَلَ تیسرا کلمہ ہے اور چار حرکات کا پے در پے آنا کلمۂ واحدہ میں ثقل کا باعث بنتا ہے نہ کہ دو کلموں میں۔

سوال: بُدَبِدٌ تو کلمۂ واحدہ ہے اس میں کیسے چار حرکات پے در پے آگئیں؟

جواب: هُدَبِدٌ اگرچہ کلمہ واحدہ ہے مگر اس کی اصل هُدَابِدٌ ہے جس میں چار حرکات پے در پے نہیں آرہی ہیں پھر هُدَابِدٌ میں قصر کیا گیا جس طرح مِخْيَطٌ میں قصر کیا گیا ہے کہ اس کی اصل مِخْيَاطٌ ہے، اور رہا یہ سوال کہ هُدَابِدٌ میں قصر کیوں کیا گیا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اقتصار کی بناء پر کیونکہ اقتصار میں راحت ہے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: ضَرَبْنَ صیغہ جمع مؤنث غائب فعلِ ماضی مطلق مثبت معروف سے تاء علامتِ تانیث کو کیوں حذف کیا گیا حالانکہ یہ ضَرَبَتْ سے بنا ہے لہذا اس کو ضَرَبَتْنَ ہونا چاہئے تھا؟

جواب: یقیناً ضَرَبْنَ ضَرَبَتْ سے بنا ہے لیکن پھر بھی تاء علامتِ تانیث کو حذف کر دیا گیا ہے کیونکہ تاء کو باقی رکھنے کی صورت میں دو علامتِ تانیث کا جمع ہونا لازم آرہا تھا جو کہ ثقل کا باعث ہے جیسے کہ مُسْلِمَاتٌ میں تاءِ اوّل کو حذف کر دیا گیا کیونکہ اس کی اصل مُسْلِمَتَاتٌ ہے پھر ثقل کی بناء پر تاءِ اوّل کو حذف کر دیا گیا تاکہ دو علاماتِ تانیث جمع نہ ہوں اسی طرح ضَرَبْنَ سے تاء کو حذف کر دیا گیا ہے۔

سوال: ضَرَبْنَ کے نون کو متحرک کیوں رکھا گیا، اس کو ساکن کر کے باء کو حرکت کیوں نہ دیا گیا کیونکہ نون حرف ہے اور حرف مبنی ہوتا ہے اور مبنی کی اصل سکون ہے؟

جواب: ضَرَبْنَ کے نون کو متحرک اس لیے رکھا گیا ہے کہ نون ضمیر ہے اور ضمیر متحرک ہوتی ہے اگر اس کو ساکن کرتے تو ان تمام ضمائر کی مخالفت لازم آتی جو حرکت کو قبول کرتے ہیں پس اسی وجہ سے ضَرَبْنَ کے نون کو متحرک رکھا گیا ہے اور باء کو اس لیے ساکن کیا گیا کہ نون کی وجہ سے توالیٔ حرکات لازم نہ آئیں لہذا نون کو ہی ساکن کرنا تھا مگر وجہِ مذکورہ کی بناء پر نون کو ساکن نہیں کیا جا سکتا، پس پھر اس حرف کو ساکن کیا گیا جو اس کے قریب تھا اور وہ باء ہے کہ قریب اولیٰ ہوتا ہے۔

سوال: مُسْلِمَاتٌ سے تاءِ اوّل کو اس لیے حذف کیا گیا کہ اس میں دو علامتِ تانیث ایک ہی جنس کے جمع ہو گئے تھے لیکن ضَرَبْنَ میں دونوں علامتِ تانیث جدا جدا جنس سے ہیں پھر کیوں حذف کیا گیا؟

جواب: ضَرَبْنَ میں تاء اور نون اگرچہ دونوں ایک جنس کے نہیں تھے مگر پھر بھی تاء کو حذف کیا گیا تاکہ فعل کو ثقل سے بچایا جائے اور فعل کو ثقل سے بچانا دونوں علامات کو جمع کرنے سے اولی ہے اگرچہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

دونوں مختلف جنس کے ہوں اس لیے کہ حروف کی زیادتی کی وجہ سے تانیث پہلے ہی تذکیر سے ثقیل ہوتا ہے نیز حدث، زمان اور نسبت الی الفاعل پر دلالت کرنے کی وجہ سے فعل بھی ثقیل ہوتا ہے، پس اگر ضَرَبْنَ میں تاء کو حذف نہ کرتے تو تین تین ثقل جمع ہو جاتے اور تانیث والی ثقل اور حدث و زمان و نسبت الی الفاعل والا ثقل کو تو دور نہیں کر سکتے ورنہ فعل مؤنث نہ ہو گا اور معنیٰ حدث و زمان ختم ہو جائے گا لہذا تاء والی ثقل کو دور کرنا ممکن تھا کیونکہ اس کی جگہ نون علامتِ تانیث آ گیا تھا اس لیے تاء کو حذف کر کے ثقل کو دور کر دیا گیا۔

سوال: حُبْلَیَاتٌ جو حُبْلیٰ کی جمع ہے اس میں بھی تو دو علامتِ تانیث جمع ہیں ان دونوں میں سے ایک کو کیوں حذف نہیں کیا گیا؟

جواب: حُبْلیٰ مؤنث ہے اور اس میں علامتِ تانیث الفِ مقصورہ ہے جب اس کی جمع بنائی گئی تو حُبْلَیَاتٌ بنی پس اس میں یاء اور تاء دو علامتِ تانیث جمع ہو گئیں مگر پھر بھی ایک کو حذف نہ کیا گیا بلکہ دونوں کو برقرار رکھا گیا اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ یہ اسم ہے اور اسم میں نہ تو معنیٰ حدث و زمان ہوتا ہے اور نہ نسبت الی الفاعل اور نہ ضمیرِ فاعل لہذا اسم میں فعل کے مقابلے حد درجہ خفت ہوتی ہے اب اگر اس خفت میں ذرا سا ثقل آ بھی جائے تو کوئی مذائقہ نہیں اس لیے اس میں دونوں علامات کو جمع باقی رکھا گیا۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ دونوں علامت مختلف الجنس ہیں لہذا دونوں کا جمع ہونا ممکن ہے۔

سوال: فعلِ ماضی میں تثنیہ مذکر حاضر اور تثنیہ مؤنث حاضر کے صیغے کو ایک طرح کا کیوں کیا گیا ہے الگ الگ کیوں نہیں لایا گیا؟

جواب: فعلِ ماضی کے تثنیہ مذکر حاضر اور تثنیہ مؤنث حاضر کے لیے صرف ایک صیغہ ضَرَبْتُمَا وضع کیا گیا ہے اس کی وجہ تثنیہ کا قلت کے ساتھ استعمال ہونا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ صیغوں میں

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ایجاز یعنی اختصار سے کام لیا گیا ہے اب اگر مخاطبہ کے لیے الگ سے صیغہ وضع کرتے تو تطویل لازم آتی جو تثنیہ میں قلتِ استعمال کے باوجود ایجازِ مقصود کے مخل ہے فافھم۔

سوال: فعلِ ماضی کے متکلم کے چھ صیغوں کی جگہ صرف دو صیغے ہی کیوں وضع کئے گئے ہیں؟

جواب: فعل ماضی کے صیغوں کے بارے میں قیاس کا تقاضہ تو یہی ہے کہ اس کے اٹھارہ صیغے آئیں، چھ غائب کے، چھ حاضر کے، چھ متکلم کے، لیکن استعمال میں صرف چودہ صیغے ہی آتے ہیں، اس کا ایک جواب یہ ہے کہ فعل ماضی کے صیغہ سماعی ہیں اور اہل عرب صرف چودہ صیغہ ہی استعمال کرتے ہیں۔ اور دوسرا جواب یہ ہے کہ چھ صیغہ غائب کے، اور چھ صیغہ حاضر کے، یہ ہوئے بارہ، اور رہا متکلم تو اس کے صرف دو صیغہ آتے ہیں، ایک واحد متکلم مذکر و مؤنث، اور دوسرا تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم۔ تکلم کے صرف دو صیغہ آنے کی وجہ یہ ہے کہ متکلم کی آواز سے پہچان ہو جاتی ہے کہ وہ مذکر ہے یا مؤنث، لہذا واحد مذکر و مؤنث کے لئے ایک صیغہ رکھا گیا۔ اور تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث کے لیے ایک صیغہ رکھا گیا، کیونکہ تکلم و رویت سے پتہ چل جاتا ہے کہ بولنے والے دو ہیں یا دو سے زیادہ، مذکر ہیں یا مؤنث۔ پس جب پہچان دو صیغوں سے ہو جاتی ہے تو مزید صیغہ لانے کی حاجت نہیں رہی، کیونکہ صیغہ پہچان کے لئے ہی لائے جاتے ہیں۔

سوال: ضمائر کو وضع کرنے کی کیا حکمت ہے؟

جواب: ضمائر کو وضع کرنے کی غرض و حکمت ایجاز یعنی اختصار ہے کیا آپ کو نہیں معلوم کہ جب آپ زَیْداً ضَرَبْتُہٗ ضمیر کے ساتھ کہتے ہیں تو یہ جملہ ضَرَبْتُ زَیْداً سے زیادہ مختصر ہوتا ہے، پس اسم کی جگہ ضمیر کو استعمال کرنے سے جملہ مختصر ہو جاتا ہے اور یہ ایک قسم کی خفت ہے اور جملہ و کلام وہی اچھا ہوتا ہے جو مختصر ہو۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: ضَرَبْتُمَا میں میم کو کیوں زیادہ کیا گیا؟

جواب: فعلِ ماضی کے صیغہ واحد مذکر حاضر ضَرَبْتَ تھا جب تثنیہ کا صیغہ بنایا گیا تو الفِ تثنیہ کا تاء کے بعد اضافہ کیا گیا تو ضَرَبْتَا ہو گیا اب تاء اور الف کے درمیان میم کی زیادتی کی گئی تا کہ اشباع کے الف سے ملتبس نہ ہو کیونکہ جب ضَرَبْتَا کہا گیا تو پہچان نہ ہو سکی کہ یہ الف الفِ تثنیہ ہے یا یہ الف الفِ اشباع کا ہے کہ واحد مذکر حاضر ضَرَبْتَ کو دراز کر کے ضَرَبْتَا پڑھا گیا ہے پس اس التباس سے بچنے کے لیے تاء اور الف کے درمیان میم کا اضافہ کیا گیا ہے جیسے کہ شاعر کا قول:

اَخُوْكَ اَخُوْ مُكَاثَرَةٍ وَ ضِحْكٍ　　وَ حَيَّاكَ الْاِلٰهُ فَكَيْفَ اَنْتَا

فَاِنَّكَ ضَامِنٌ بِالرِّزْقِ حَتّٰى　　تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَا ضَمِنْتَا

ترجمہ: تیرا بھائی تو ہنس مکھ اور خوش باش تھا، اللہ تجھے زندہ رکھے تو کیسا ہے۔

کیا تو رزق کا ضامن ہے کہ جس کا تو ضامن نہ ہو گا وہ بھوکا مر جائے گا۔

پس پہلے مصرے کے دوسرے جزء میں اَنْتَا اصل میں اَنْتَ ہے مگر دراز کر کے الف اشباع کا اضافہ کیا گیا ہے اور دوسرے مصرے کے دوسرے جزء میں ضَمِنْتَا اصل میں واحد مذکر حاضر کا صیغہ ضَمِنْتَ ہے مگر دراز کر کے الفِ اشباع کا اضافہ کیا گیا ہے پس اگر میم کا اضافہ نہ کیا جاتا تو الفِ تثنیہ اور الفِ اشباع کے درمیان امتیاز نہ ہو پاتا۔

سوال: ضَرَبْتُمَا میں حرفِ میم کو ہی کیوں خاص کیا گیا ہے، دوسرے حرف کی زیادتی کر کے اس التباس کو دور کیوں نہ کیا گیا؟

جواب: ضَرَبْتُمَا میں میم ہی کو زیادہ کیا گیا دوسرے حرف کو نہیں لایا گیا، کیونکہ ضَرَبْتُمَا کے تحت اَنْتُمَا ضمیر پوشیدہ ہے لہذا جس طرح اَنْتُمَا میں میم ہے اسی مناسبت کی بناء پر ضَرَبْتُمَا میں میم کی زیادتی کی گئی ہے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: ضَرَبْتُمَا ضَرَبْتُمْ ضَرَبْتُنَّ میں تاء کو ضمہ کیوں دیا گیا؟

جواب: اس کے کئی جوابات دئے گئے ہیں (۱) تاء فاعل کی ضمیر ہے اور ضمہ تمام حرکات میں سب سے قوی ہوتا ہے اور فاعل بھی کلام میں سب سے قوی اور اہمیت کا حامل ہوتا ہے لہذا مناسب ہوا کہ قوی کو قوی حرکت دی جائے کہ ضمہ فاعل کی حرکت کے مناسب ہے، اس وجہ سے تاء کو ضمہ دیا گیا۔ (۲) تاء الف کے ساتھ مل کر ضمیر ہے پس ضمیر کے جزءِ اوّل کو ضمہ دے کر متحرک کیا گیا کیونکہ ضمہ قوی الحرکات ہے۔ (۳) الف ضمیر ہے اور تاء تثنیہ مذکر حاضر اور تثنیہ مذکر غائب کے درمیان فرق کرنے کے لیے ہے اور پھر تاء کے بعد میم کی زیادتی کی گئی الفِ اشباع سے بچنے کے لیے اور تاء کو ضمہ دیا گیا کیونکہ تاء فاعل کے لیے فرق کرنے والا ہے (فاعل الف ہے)۔ (۴) اور بصریین کہتے ہیں کہ تاء کو ضمہ میم کی موافقت کی وجہ سے دیا گیا ہے کیونکہ میم شفویہ ہے اور ضمہ بھی شفویہ ہے پس ضمہ میم کی جنس سے ہوا، پس اہلِ عرب نے مناسبت کی وجہ سے تاء کی حرکت میم کی جنس سے لے آئیں۔

سوال: صیغہ واحد مذکر حاضر ضَرَبْتَ کی تاء کو فتحہ کیوں دیا گیا؟

جواب: (۱) اس کا ایک جواب یہ ہے کہ واحد مذکر حاضر ضَرَبْتَ۔ میں تاء کو فتحہ دیا گیا تاکہ واحد متکلم اور تثنیہ سے التباس نہ ہو کہ ان میں ضمہ ہے۔ (۲) اور دوسرا جواب یہ ہے کہ جب غائب مذکر کے تین صیغے وضع ہو گئے تو پھر مؤنث غائب کے تین صیغے وضع کئے گئے، پھر نمبر مذکر حاضر کا آیا جب واحد کا صیغہ بنا تو تاء کو حرکت دینے کی بات سامنے آئی، لہذا اخف الحرکات کی وجہ سے تاء کو فتحہ دے دیا گیا، پھر جب مؤنث حاضر کی باری آئی تو واحد مؤنث کی تاء کو کسرہ دے دیا گیا کیونکہ فتحہ مذکر میں دے دیا تھا اب ہمارے پاس کسرہ اور ضمہ بچا تھا پس اس کو ضمہ نہیں دیا گیا کہ وہ اثقل الحرکات ہے لہذا الساکن اذا حرك

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حرك بالكسر ﴾ کے تحت کسرہ دے دیا اور جب واحد متکلم کی باری آئی تو اس کو ضمہ دے دیا گیا کہ فتحہ اور کسرہ دوسرے صیغوں کو دیا جا چکا تھا۔

سوال: ضَرَبْتُمَا اور اَنْتُمَا کی میم کو فتحہ کیوں دیا گیا؟

جواب: ان صیغوں میں میم کو فتحہ الف کی وجہ سے دیا گیا ہے ورنہ تو میم ساکن تھی اور الف بھی ساکن تھا، پس اجتماعِ ساکنین سے بچنے کے لیے حرکت دینا لازم تھا اب چونکہ میم کے بعد الف تھا اور الف اپنے ماقبل فتحہ چاہتا ہے لہذا میم کو فتحہ دے دیا گیا۔

سوال: اَنْتُمَا میں میم کی زیادتی کیوں کی گئی اور اسی کی تخصیص کیوں؟

جواب: واحد مذکر حاضر کی ضمیر اَنْتَ تھی جب تثنیہ بنایا گیا تو الفِ تثنیہ کا اضافہ کیا گیا تو اَنْتَا ہو گیا، پھر الفِ تثنیہ اور الفِ اشباع کے درمیان التباس ہوا تو میم کی زیادتی کر کے اس التباس کو دور کیا گیا، اب رہا یہ سوال کہ میم ہی کی کیوں تخصیص کی گئی دیگر حرف کو لے آتے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ مخرج میں میم تاء کے قریب ہے کہ میم حرفِ شفویہ ہے اور یہ مخرجِ اوّل ہے اور تاء مخرجِ ثانی میں سے ہے پس مخرجِ اوّل مخرجِ ثانی کے قریب ہے لہذا قرب کی بناء پر میم کو خاص کیا گیا۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ اَنْتُمَا میں میم کی زیادتی هُمَا کی اتباع کرتے ہوئے کی گئی ہے کہ جس طرح هُمَا میں میم ہے اور وہ تثنیہ کی ضمیر ہے اسی طرح اَنْتُمَا بھی تثنیہ کی ضمیر ہے لہذا میم کو خاص کر دیا گیا۔

سوال: ضَرَبْتُمْ میں میم کی زیادتی کیوں کی گئی اور میم کو ساکن کیوں کیا گیا؟

جواب: ضَرَبْتُمْ میں میم کی زیادتی اس لیے کی گئی تاکہ ضَرَبْتُمْ ضَرَبْتُمَا کے بعد آتا ہے لہذا تثنیہ کی اتباع کرتے ہوئے جمع میں بھی اسی چیز کی زیادتی کی گئی جس چیز کی تثنیہ میں کی گئی تھی۔(۱) اب رہا یہ سوال کہ میم

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ساکن کیوں ہے؟ تو ساکن ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس کی اصل ضَرَبْتُمُوْا ہے کیونکہ جب ضَرَبَ سے جمع حاضر کا صیغہ بنایا گیا تو آخر میں واوِ جمع کی زیادتی کی گئی تو ضَرَبُوْا ہوا اور یہ جمع غائب کے صیغہ سے ملتبس ہوا تو فرق کرنے کے لیے تاء کی زیادتی کی گئی اور ضَرَبْتُوْا ہوا پھر تثنیہ کی اتباع کرتے ہوئے تاء کے بعد میم کی زیادتی کی گئی تو ضَرَبْتُمُوْا ہوا پھر واو کی وجہ سے میم کو ضمہ دیا گیا تو ضَرَبْتُمُوْا ہوا، پھر واو کو حذف کر دیا گیا کیونکہ ضَرَبْتُمُوْا کی میم اسم کی منزل میں ہے اور عربی لغت کے اندر کسی اسم کے آخر میں واو ما قبل مضموم نہیں ہوتا سوائے هُوَ کے اسی وجہ سے دَلْوٌ کی جمع اَدْلٍ آتی ہے کیونکہ اَدْلٍ کی اصل اَدْلُوٌ ہے اَفْعُلٌ کے وزن پر، پس اگر اَدْلُوٌ رہنے دیتے تو واو ما قبل ضمہ ہوتا لہٰذا واو کو یاء سے بدل دیا اور لام کو یاء کی مناسبت سے کسرہ دے دیا تو اَدْلِیٌ ہو گیا پھر تنوین کو نونِ ساکن کر کے ظاہر کیا گیا تو اَدْلِیُنْ ہوا پھر یاء پر ضمہ دشوار ہونے کی وجہ سے یاء کو ساکن کیا تو یاء اور نون کے درمیان اجتماعِ ساکنین ہوا پس یاء گر گئی تو اَدْلِنْ ہوا پھر نون کو تنوین کی صورت میں لکھا گیا تو اَدْلٍ ہو گیا۔

پس جب واو ساقط ہو گئی تو میم ساکن ہو گیا کیونکہ میم کو ضمہ واو کی وجہ سے دیا گیا تھا، تو ضَرَبْتُمْ ہو گیا۔

سوال: میم اسم کی منزل میں کیسے ہے؟

جواب: میم اسم کی منزل میں اس لئے ہے کہ میم اسم کا جزء ہوتا ہے کیونکہ لفظِ میم کے ذریعہ اسم بنتا ہے جیسے اسمِ مفعول، اسمِ ظرف، اسمِ آلہ اور ثلاثی مزید فیہ و رباعی مجرد و مزید فیہ کا اسمِ فاعل جیسے یُخْرِجُ فعل تھا لیکن جب علامتِ مضارع حذف کر کے میمِ مضموم لگا دیا گیا تو مُخْرِجٌ اسمِ فاعل بن گیا۔ علیٰ ھٰذا الْقِیَاس، پس اس بناء پر میم اسم کی منزل میں ہوا۔

سوال: ضَرَبُوْا اور ضَرَبْتُمُوْهُ میں تو واؤ ما قبل ضمہ آ رہا ہے یہاں پر واؤ کو کیوں حذف نہیں کیا گیا؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: ضَرَبُوْا سے واؤ کو اس لئے حذف نہیں کیا گیا کہ باء اسم کی منزل میں نہیں ہے اور ضَرَبْتُمُوْهُ سے واؤ کو اس لیے حذف نہیں کیا گیا کہ ہُ ضمیرِ منصوب متصل ہے جس کی وجہ سے واؤ آخر میں نہ رہی اور جو ہم نے قاعدہ بیان کیا وہ اس واؤ کا ہے جو آخر میں واقع ہو اور اس سے پہلے میم بمنزلۂ اسم ہو۔ ضَرَبْتُمُوْهُ میں واؤ سے پہلے میم بمنزلۂ اسم تو ہے مگر واؤ ہُ ضمیرِ منصوب متصل کی وجہ سے آخر میں نہ رہی جس کی وجہ سے حذف نہیں کیا گیا۔ جیسے کہ عِظَایَةٌ کی یاء آخر میں تاء آنے کی وجہ سے کلمہ کا آخری حرف نہ رہا لہٰذا اس یاء کو ہمزہ سے نہیں بدلا گیا، حالانکہ قاعدہ ہے کہ جو واؤ اور یاء آخر میں الفِ زائدہ کے بعد واقع ہو وہ وجوباً ہمزہ سے بدل جاتی ہے جیسے اَحْیَایٌ سے اَحْیَاءٌ، اور اَسْمَاوٌ سے اَسْمَاءٌ۔ دُعَاوٌ سے دُعَاءٌ۔

سوال: ضَرَبْتُنَّ میں نون کو مشدد کیوں لایا گیا حالانکہ ضَرَبْنَ میں نون کو مشدد نہیں کیا گیا؟

جواب: اس کے دو جواب ہیں:

(۱) ضَرَبْتُنَّ کی اصل ضَرَبْتُنْنَ ہے، پس قریب المخرج ہونے کی وجہ سے میم کو نون سے بدل دیا گیا، پھر نون کو نون میں ادغام کر دیا گیا تو ضَرَبْتُنَّ ہو گیا جیسے عَنْبَرٌ میں نون کو میم سے بدل دیا جاتا ہے اور عَمْبَرٌ پڑھا جاتا ہے یوں ہی مِنْ بَعْدِ کو مِمْ بَعْدِ پڑھا جاتا ہے۔

(۲) اور دوسرا قول یہ ہے کہ ضَرَبْتُنَّ کی اصل ضَرَبْتُنْ ہے کیونکہ جو علت میم کی زیادتی کرنے کی ضَرَبْتُمَا اور ضَرَبْتُمْ میں پائی جاتی تھی یعنی الفِ اشباع کے ساتھ التباس وہ ضَرَبْتُنْ میں نہیں پائی جا رہی کہ ضَرَبْتُنْ کسی صیغہ سے ملتبس نہیں ہو رہا۔ فعلِ ماضی اور فعلِ مضارع کے جمع مؤنث کے صیغے ضَرَبْنَ، یَضْرِبْنَ، تَضْرِبْنَ میں نون کا ماقبل ساکن ہے اسی طرح ضَرَبْتُنْ میں نون کے ماقبل کو ساکن کرنا چاہا تھا تاکہ یہ صیغہ بھی تمام نوناتِ نساء کے موافق ہو جائے، لیکن تاء کو ساکن کرنا ممکن نہ تھا ورنہ اجتماعِ ساکنین لازم آتا، اور اگر اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے تاء کو حذف کرتے تو یہ بھی ممکن نہ تھا کہ تاء خطاب کی علامت ہے اور علامت

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حذف نہیں ہوتی پس اجتماعِ ساکنین سے بچنے کے لیے ایک نونِ ساکن کا اضافہ کیا قریب المخرج کی وجہ سے، پھر نون کو نون میں ادغام کر دیا تو ضَرَبْتُنَّ ہو گیا۔ اور ضَرَبْنَ میں نون کو مشدد لانے کی کوئی صورت موجود نہیں اسی لیے اسے بغیر تشدید کے لایا گیا ہے۔

سوال: فعلِ ماضی کے صیغہ واحد متکلم ضَرَبْتُ میں تاء کی زیادتی کیوں کی گئی اور تاء کو ضمہ کیوں دیا گیا؟

جواب: صیغہ واحد متکلم کے تحت اَنَا ضمیر پوشیدہ ہوتی ہے، پس اگر واحد متکلم کا صیغہ بنانے کے لیے اَنَا کے حرف میں سے کسی حرف کی زیادتی کرتے تو دیگر صیغوں سے التباس لازم آتا، جیسے کہ اگر الف کا اضافہ کرتے تو ضَرَبَا بنتا اور یہ تثنیہ مذکر غائب کا صیغہ ہے، اور اگر نون کا اضافہ کرتے تو ضَرَبْنَ بنتا اور یہ جمع مؤنث غائب کا صیغہ ہے لہذا واحد متکلم کا صیغہ بنانے کے لیے اسی حرف کو چنا گیا جو واحد متکلم کے اخوات ہیں یعنی واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد مؤنث حاضر میں لایا گیا اور وہ تاء ہے لہذا ضَرَبَتْ ہوا، اب حرکت دینے کی باری آئی کیونکہ اگر ساکن کرتے تو واحد مؤنث غائب سے التباس ہوتا، اور اگر فتحہ دیتے تو واحد مذکر حاضر سے التباس ہوتا، اور اگر کسرہ دیتے تو واحد مؤنث حاضر سے التباس ہوتا، تو ہم نے تاء کو ضمہ دے دیا، ضمہ کے اثقل الحرکات ہونے کے بوجود کیونکہ اب کوئی چارہ ہی نہیں تھا۔

سوال: فعلِ ماضی کے صیغہ جمع متکلم ضَرَبْنَا میں نَا کی زیادتی کیوں کی گئی؟

جواب: کیونکہ جمع متکلم کے صیغہ کے تحت نَحْنُ ضمیر پوشیدہ ہوتی ہے، پس ضروری ہوا کہ نَحْنُ میں سے کسی حرف کی زیادتی کی جائے تاکہ وہ نَحْنُ ضمیر پر دلالت کرے، تو نَحْنُ میں سے نون کا اضافہ کیا گیا تو ضَرَبْنَ بن گیا جو جمع مؤنث غائب کے ساتھ ملتبس ہوا تو اس کا التباس دور کرنے کے لیے اس کے آخر میں الف کا اضافہ کر دیا گیا تو ضَرَبْنَا بن گیا۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: ضمائر کی اقسام اور تعداد کتنی ہیں؟ اور ضمیرِ مجرور منفصل کیوں نہیں آتی ہے؟

جواب: جو ضمائر فعلِ ماضی اور دیگر افعال میں داخل ہوتی ہیں وہ ساٹھ ہیں، اور ضمائر کی اقسام اصل میں تین ہیں۔

(۱) مرفوع (۲) منصوب (۳) مجرور۔ پھر ان میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں (۱) متصل (۲) منفصل۔ یوں ضمائر کی کل چھ قسمیں ہو گئیں، پھر ان چھ میں سے مجرور منفصل خارج ہو جاتی ہے کیونکہ مجرور منفصل میں حرفِ جار اسمِ مجرور سے مؤخر ہو جائے گا اور یہ خلافِ قاعدہ ہے اس لئے کہ جو منفصل ہو وہ اسم سے پہلے بھی آسکتی ہے اور بعد میں بھی آسکتی ہے، پس پہلے آنا تو درست ہے مگر بعد میں آنا درست نہیں لہذا اسی قباحت کی وجہ سے مجرور منفصل کو خارج کر دیا گیا جیسے مَرَرْتُ زَیْدٌ بِ۔ پس اب کل پانچ ضمائر رہ گئیں۔ (۱) مرفوع متصل (۲) مرفوع منفصل (۳) منصوب متصل (۴) منصوب منفصل (۵) مجرور متصل۔ پھر ان میں سے ہر ایک کی بارہ بارہ ضمیریں ہیں۔ حالانکہ قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ اٹھارہ ضمیر ہوں، چھ غائب اور غائبہ کی، چھ مخاطب اور مخاطبہ کی، چھ متکلم اور متکلمہ کی، مگر غائب اور غائبہ میں صرف پانچ پر اکتفاء کیا گیا ہے، کیونکہ تثنیہ کی ضمیر دونوں کے لیے هُمَا آتی ہے، پس قلتِ استعمال کے پیشِ نظر ایک هُمَا کو ساقط کر دیا گیا ہے۔

اسی طرح مخاطب اور مخاطبہ میں صرف پانچ ضمیروں پر اکتفاء کیا گیا ہے کیونکہ کہ تثنیہ کی ضمیر دونوں کے لیے اَنْتُمَا آتی ہے، پس قلتِ استعمال کے تحت ایک اَنْتُمَا کو ساقط کر دیا گیا۔ اور متکلم اور متکلمہ میں صرف دو ضمیروں پر اکتفاء کیا گیا ہے، کیونکہ اس کی بقیہ ضمیروں کی پہچان دیکھنے یا سننے سے ہو جاتی ہے۔ اس طرح اٹھارہ ضمیروں کی جگہ بارہ ضمیریں رہ گئیں۔ اب بارہ کو پانچ میں ضرب دیا تو ساٹھ ضمیریں بنی۔ ورنہ تو کل ضمیریں ستر ہیں۔

(۱) مرفوع متصل:

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ضَرَبَ۔ ضَرَبَا۔ ضَرَبُوْا۔ ضَرَبَتْ۔ ضَرَبَتَا۔ ضَرَبْنَ۔ ضَرَبْتَ۔ ضَرَبْتُمَا۔ ضَرَبْتُمْ۔ ضَرَبْتِ۔ ضَرَبْتُمَا۔ ضَرَبْتُنَّ۔ ضَرَبْتُ۔ ضَرَبْنَا۔

(۲) مرفوع منفصل:

هُوَ۔ هُمَا۔ هُمْ۔ هِیَ۔ هُمَا۔ هُنَّ۔ اَنْتَ۔ اَنْتُمَا۔ اَنْتُمْ۔ اَنْتِ۔ اَنْتُمَا۔ اَنْتُنَّ۔ اَنَا۔ نَحْنُ۔

(۳) منصوب متصل:

ضَرَبَهٗ۔ ضَرَبَهُمَا۔ ضَرَبَهُمْ۔ ضَرَبَكَ۔ ضَرَبَكُمَا۔ ضَرَبَكُمْ۔ ضَرَبَكِ۔ ضَرَبَكُمَا۔ ضَرَبَكُنَّ۔ ضَرَبَنِی۔ ضَرَبَنَا۔

(۴) منصوب منفصل:

اِيَّاهُ۔ اِيَّاهُمَا۔ اِيَّاهُمْ۔ اِيَّاهَا۔ اِيَّاكَ۔ اِيَّاكُمَا۔ اِيَّاكُمْ۔ اِيَّاكِ۔ اِيَّاكُمَا۔ اِيَّاكُنَّ۔ اِيَّایَ۔ اِيَّانَا۔

(۵) مجرور متصل:

لَهٗ۔ لَهُمَا۔ لَهُمْ۔ لَهَا۔ لَهُمَا۔ لَهُنَّ۔ لَكَ۔ لَكُمَا۔ لَكُمْ۔ لَكِ۔ لَكُمَا۔ لَكُنَّ۔ لِی۔ لَنَا۔

سوال: قیاس کا تقاضا ہے کہ ہُوَ کی تثنیہ ہُوَا اور جمع ہُوُوْا آئے لیکن اس کے برعکس ہُمَا اور ہُمْ آتی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: سب سے پہلے یہ جان لو کہ ھُوَ کی واؤ اور ھِیَ کی یاء بصریین کے نزدیک اصلِ کلمہ میں سے ہے حرفِ اشباع میں سے نہیں کیونکہ حرفِ اشباع متحرک نہیں ہوتا بلکہ ساکن ہوتا ہے نیز حرفِ اشباع صرف ضرورت کے وقت آتا ہے۔ اور کوفیین کے نزدیک یہ واؤ اور یاء حرفِ اشباع میں سے ہے اور ضمیر صرف ھاء ہے، لیکن بصریین کی دونوں مذکورہ دلیلوں سے کوفیین کا رد ہو گیا۔ اور قیاس کے مطابق ھُوَا اور ھُوُوْا ہی آتا ہے مگر واوِ جمع اور وہ واؤ جو ھُوَا میں ہے اس کا اجتماع ناجائز ہے کیونکہ حروفِ علت میں سے واؤ اثقل الحروف ہے اور ساتھ ہی ھُوُوْا میں واؤ پر ضمہ ہے جو اثقل الحرکات ہے، پس ھُوُوْا میں حد درجہ ثقل جمع ہو گیا، اس ثقل کو دور کرنے کے لیے پہلی واؤ کو میم سے بدل دیا قریب المخرج ہونے کی وجہ سے کہ دونوں شفوی ہیں تو ھُمُوْا ہوا، پھر میم کا بمنزلۂ اسم ہونے کی وجہ سے واوِ جمع کو حذف کر دیا کیونکہ کسی بھی اسم میں واؤ ما

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

قبل ضمہ نہیں آتا سوائے هُوَ کے، پھر میم کو ساکن کر دیا کہ اس پر ضمہ واؤ کی وجہ سے تھا اور اب واؤ رہا نہیں تو ضمہ کہاں سے اور کس لیے ہو گا، لہذا اس طرح هُمْ ہو گیا۔ اور جب تثنیہ بنایا گیا تو الفِ تثنیہ کا هُمْ میں اضافہ کر دیا گیا تو هُمَا ہو گیا۔ اور بعض بصریین کا قول ہے کہ هُوَ کی تثنیہ هُوَا بنی، پس واوِ ضعیف پر فتحہ قوی واقع ہوا تو واؤ کو میم سے بدل دیا دونوں کا شفوی ہونے کی وجہ سے تا کہ فتحۂ قوی میمِ قوی پر واقع ہو، تو اس طرح هُمَا ہو گیا اور جب جمع کا صیغہ بنایا گیا تو هُمُوْا بنا، پھر واؤ حذف ہو گئی علتِ مذکورہ کی وجہ سے اور یوں هُمْ ہو گیا۔

سوال: اَنْتُمَا میں میم کیوں داخل کی گئی، حالانکہ اَنْتَ کی تثنیہ اَنْتَا آنا چاہئے تھا؟

جواب: اَنْتَ کی تثنیہ اَنْتَا ہی آتی ہے مگر الفِ تثنیہ اور الفِ اشباع کے مابین التباس ہوا جس کی وجہ سے تاء کے بعد میم کا اضافہ کیا گیا اور تاء کو ضمہ دیا گیا میم اور ضمہ کے مابین تناسب کی وجہ سے، تو اَنْتُمَا ہو گیا اور جب جمع کی ضمیر بنائی گئی تو اَنْتُمُوْا بنی، پھر واؤ کو حذف کر دیا گیا میم کے بمنزلۂ اسم ہونے کی بناء پر، جیسا کہ اوپر گزرا تو اَنْتُمْ ہو گیا۔ اور دوسرا جواب یہ ہے کہ ضَرَبْتُمَا میں میم کو داخل کیا گیا کیونکہ اَنْتُمَا میں داخل ہے، اور اَنْتُمَا میں داخل کیا گیا کیونکہ هُمَا میں داخل ہے، اور هُمَا میں میم کو داخل کیا گیا کیونکہ هُمْ میں داخل ہے، اور هُمْ میں اس لیے میم داخل ہے کہ اس کی اصل هُوُوْا تھی، پھر یہ هُمْ کیسے بنا ہم نے اس کی وضاحت اوپر کر دی ہے لہذا اس کے جواب کو پڑھ لیں۔

سوال: ہُوُوْا کی پہلی واؤ کو میم سے بدلنے کی بجائے حذف کر دیتے تو تخفیف بھی ہو جاتی اور دوسرے کسی حرف کی جانب محتاجی بھی نہیں ہوتی۔

جواب: هُوُوْا کی پہلی واؤ کو حذف کرنا جائز نہیں کیونکہ وہ اصلی ہے، اور دوسری بات یہ ہے کہ حذف کی صورت میں کلمہ اپنی درست مقدار سے کم ہو جاتا کہ کلمہ کم از کم تین حرف پر مشتمل ہوتا ہے، اور

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

هُوَ پہلے ہی دو حرف پر مشتمل ہونے کی وجہ سے درست مقدار سے کم ہے پس اگر واؤ کو حذف کرتے تو هُ تنہا رہ جاتا جو کہ جائز نہیں۔

سوال: اگر پہلی واؤ کو حذف کرنے پر خرابی لازم آ رہی ہے تو دوسری واؤ کو حذف کر دیتے؟

جواب: اگر هُوُوْا سے دوسری واؤ کو حذف کرتے تو هُو ُ بچتا جو کہ وقف کی حالت میں هُوْ ہوتا، پس اس صورت میں هُو َ جو واحد کی ضمیر ہے اس کے درمیان اور هُوْ جو جمع کی ضمیر ہے اس کے درمیان التباس پیدا ہو جاتا جس کی وجہ سے دوسری واؤ کو اس اعتبار سے حذف کرنا درست نہیں۔ اور جو میم کا اضافہ کر کے پھر دوسری واؤ کو حذف کرتے ہیں اس کی علت اوپر گزر چکی ہے اور پھر حذف کرنے کے بعد کوئی التباس بھی نہیں رہتا بر خلاف هُوُوْا سے واؤ کو حذف کرنے کے۔

سوال: تو کیا هُوَ کی واؤ کو حذف کرنا جائز نہیں ہے؟

جواب: چند صورتوں میں جائز ہے (۱) جب یہ کسی اسم سے متصل ہو اور وہ اسم مضاف اور هُوَ مضاف الیہ بن رہا ہو جیسے غُلَامُهُ، (۲) جب حرفِ جر کا مجرور واقع ہو جیسے بِهِ، لَهُ، مِنْهُ، (۳) جب فعل متصل ہو اور یہ اس فعل کا مفعول واقع ہو جیسے ضَرَبَهُ، ان کے علاوہ هُوَ کی واؤ کو حذف کرنا جائز نہیں ہے۔ اور مذکورہ تینوں جگہوں میں حذف کرنے کی علت یہ ہے کہ اتصال کی وجہ سے کثرتِ حروف کا حصول ہوتا ہے۔

سوال: تو کیا هِیَ کی یاء کو بھی حذف کرنا درست نہیں ہے؟

جواب: جی ہاں هِیَ کی یاء کو کسی صورت میں حذف کرنا درست نہیں ہے اگرچہ کوئی اسم یا حرفِ جار یا فعل متصل ہو، بلکہ بوقتِ اتصال یاء کو الف سے بدل کر هَا پڑھنا درست ہے۔ جیسے کہ یَا غُلَامِیَ کی یاء کو الف سے بدل کر یَا غُلَامَا، اور یَا بَادِیَةُ کو یَا بَادَاةُ پڑھا جاتا ہے، تاکہ یاءِ ضعیف پر فتحہ نہ آئے۔

سوال: هُوَ کی واؤ کو جب اتصالِ کلمہ کی بناء پر حذف کر دیا گیا تو کبھی هُ پڑھتے ہیں اور کبھی هِ اس کی کیا وجہ ہے؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: جب ہاء کا ما قبل مضموم یا مفتوح ہو یا ساکن ہو تو ہاء پر ضمہ پڑھیں گے تا کہ ضمہ واؤ کے حذف ہونے پر دلالت کرے جیسے غُلَامُهُ، لَهُ، مِنْهُ۔ اور جب ہاء کا ما قبل مکسور یا یاءِ ساکنہ ہو تو پھر ہاء پر کسرہ پڑھیں گے، تا کہ کسرہ سے ضمہ کی جانب خروج لازم نہ آئے جیسے بِهِ، فِيْهِ، پھر ضمہ والی صورت اور کسرہ والی صورت میں اشباع کریں گے تو لَه ، مِنْه ، اور بِه ، فِيْه ہو جائے گا۔

سوال: هِیَ کی تثنیہ ہِیَا آنی چاہیئے تھی مگر ہُمَا آتی ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: هِیَ کی تثنیہ هِیَا ہی آتی لیکن یاء حرفِ علت ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے اور فتحہ قوی حرکت ہے لہذا یاء کو میم سے بدل دیا تا کہ یاءِ ضعیف پر فتحۂ قوی نہ آئے، پھر هِمَا ہو گیا پھر ہاء کو میم کی مناسبت سے ضمہ دے دیا کہ ضمہ اور میم شفوی ہیں تو یوں هُمَا ہو گیا۔

سوال: هُنَّ ضمیر کا نون مشدد کیوں رکھا گیا؟

جواب: جب هِیَ کی تثنیہ هُمَا بنی اور پھر جب جمع بنایا گیا تو هُمَا سے الفِ تثنیہ ساقط کر کے نونِ جمع لگا دیا گیا تو هُمْنَ ہو گیا، پھر میم کو قریب المخرج کی وجہ سے نون کر کے نون کو نون میں ادغام کر دیا یوں هُنَّ ہو گیا۔ جیسے عَنْبَرٌ کو عَمْبَرٌ کیا گیا ہے، کیونکہ عربی لغت کے اندر میم کو نون سے اور نون کو میم سے بدلنا جائز ہے۔

سوال: منصوب متصل کی ضمیروں میں فاعل اور مفعول کی ضمیر ایک ساتھ کیوں جمع نہیں ہو سکتیں؟

جواب: منصوب متصل میں فاعل اور مفعول کی ضمیر ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتیں ورنہ تو ایک ہی شخص کا ایک ہی حالت میں فاعل و مفعول بننا لازم آئیگا، اور یہ عادۃً اور عقلاً درست نہیں جیسے ضَرَبْتَكَ (تو نے مارا خود کو) اور ضَرَبْتُنِی (میں نے اپنے آپ کو مارا)۔ ہاں افعالِ قلوب میں جمع ہو سکتے ہیں جیسے عَلِمْتَكَ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

فَاضِلاً (تونے اپنے آپ کو فاضل جانا) اور عَلِمْتُنِی فَاضِلاً (میں نے اپنے آپ کو فاضل جانا)۔ کیونکہ افعالِ قلوب کا مفعولِ اوّل حقیقت میں مفعول نہیں کیونکہ عَلِمْتَكَ فَاضِلاً کی تقدیر عَلِمْتَ فَضْلَكَ ہے، عَلِمْتَكَ میں جو کاف ضمیر مفعول ہے وہ حقیقت میں مفعول نہیں۔ لہذا اس کے واقع ہونے میں کوئی حرج نہیں۔

سوال: جب جمع مذکر سالم کی اضافت یاءِ متکلم کی طرف کی جاتی ہے تو ضَارِبِیَّ آتی ہے حالانکہ ضَارِبُوْنَ یَ آنی چاہئے تھی، ایسا کیوں نہیں ہوتا؟

جواب: نحو کا یہ قاعدہ مشہور و معروف ہے کہ نونِ تثنیہ اور نونِ جمع اضافت کی وجہ سے ساقط ہو جاتے ہیں لہذا ضَارِبُوْنَ یَ سے اضافت کی وجہ سے نونِ جمع ساقط ہو گیا تو ضَارِبُوْیَ بچا، پھر واؤ اور یاء جمع ہوئے اور ان میں پہلا ساکن ہے لہذا واؤ کو یاء سے بدل دیا، پھر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا اور باء کو یاء کی مناسبت سے کسرہ دے دیا کہ یاء اپنے ما قبل کسرہ چاہتی ہے لہذا ضَارِبِیَّ ہو گیا، اور یہ قاعدہ اہلِ عرب میں شائع ہے جیسے کہ مَهْدِیٌّ میں تعلیل کی گئی ہے کہ یہ اصل میں مَهْدُوْیٌ تھا، پس واؤ اور یاء کا اجتماع ہوا اور ان میں پہلا ساکن تھا لہذا واؤ کو یاء سے بدل کر ادغام کیا پھر دال کو یاء کی مناسبت سے کسرہ دیا تو مَهْدِیٌّ ہو گیا۔

سوال: ضمیرِ مرفوع متصل کتنی جگہ اور کون کون سے صیغوں میں پوشیدہ ہوتی ہے؟

جواب: ضمیرِ مرفوع متصل پانچ جگہوں میں پوشیدہ ہوتی ہے۔ (۱) واحد مذکر غائب کے صیغہ میں چاہے ماضی ہو یا مضارع ہو، امر ہو یا نہی ہو، جیسے ضَرَبَ یَضْرِبُ لِیَضْرِبْ لَا یَضْرِبْ۔ (۲) واحد مؤنث غائب کے صیغہ میں چاہے ماضی ہو یا مضارع ہو، امر ہو یا نہی ہو، جیسے ضَرَبَتْ تَضْرِبُ لِتَضْرِبْ لَا تَضْرِبْ۔ (۳) مضارع اور امر اور نہی کے واحد مذکر حاضر کے صیغہ میں، جیسے تَضْرِبُ اِضْرِبْ لَا تَضْرِبْ۔ (۴) فعلِ مضارع کے واحد متکلم اور جمع متکلم کے صیغوں میں جیسے اَضْرِبُ نَضْرِبُ۔ (۵) صفت کے تمام صیغوں میں،

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اب وہ صفت چاہے اسمِ فاعل ہو یا اسمِ مفعول ہو، جیسے ضَارِبٌ ضَارِبَانِ ضَارِبُوْنَ ضَارِبَةٌ ضَارِبَتَانِ ضَارِبَاتٌ، مَضْرُوْبٌ مَضْرُوْبَانِ مَضْرُوْبُوْنَ مَضْرُوْبَةٌ مَضْرُوْبَتَانِ مَضْرُوْبَاتٌ۔

سوال: کیا فعلِ مضارع کا صیغہ واحد مؤنث حاضر تَضْرِبِیْنَ میں ضمیر پوشیدہ نہیں ہے؟

جواب: تَضْرِبِیْنَ میں ضمیر مستتر ہے یا بارز اس میں علمائے صرف کا اختلاف ہے۔ (۱) اخفش نحوی کے نزدیک تَضْرِبِیْنَ کا فاعل اَنْتِ مستتر ہے اور یاء علامتِ خطاب ہے۔ (۲) جب کہ سیبویہ نحوی اور عام صرفیوں کے نزدیک یاء ضمیرِ بارز فاعل کے لئے ہے جیسے کہ تَضْرِبُوْنَ میں واؤ ضمیرِ بارز فاعل کے لئے ہے، اور یہی قول معتبر ہے۔

سوال: تَضْرِبِیْنَ میں ضمیرِ بارز کے لئے یاء ہی کو کیوں منتخب کیا گیا، اَنْتِ کے حروف میں سے کسی ایک کو چن لیتے یوں مناسبت بھی باقی رہتی؟

جواب: چونکہ قرآنِ پاک میں واحد مؤنث حاضر کی ضمیرِ بارز فاعل کے لئے یاء آتی ہے هٰذِهٖ اَمَةُ اللهِ، پس قرآنِ عظیم کی پیروی کرتے ہوئے یاء کا انتخاب کر لیا گیا۔ اور رہی یہ بات کہ اَنْتِ کے حروف میں سے کسی حرف کو کیوں نہیں لیا گیا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر الف کا اضافہ کرتے تو تَضْرِبَانِ بنتا اور یوں تثنیہ کے صیغہ سے ملتبس ہوتا۔ اور اگر نون کا اضافہ کرتے تو تَضْرِبْنَنَ بنتا اور یوں دونوں کا اجتماع ہوتا، اور اگر تاء کا اضافہ کرتے تو تَضْرِبْتَنَ بنتا، اور یوں تاء کی تکرار لازم آتی ایک شروع میں اور دوسری درمیان میں، اور اگر یاء کو نہ لاتے تو واحد مؤنث حاضر اور جمع مؤنث حاضر کے مابین کوئی فرق نہ رہتا کہ دونوں صیغہ ایک جیسے ہو جاتے جیسے تَضْرِبْنَ اور تَضْرِبْنَ، پس ان تمام خرابیوں سے بچنے کے لئے یاء کو منتخب کیا گیا ہے۔

سوال: التباس سے بچنے کے لئے نون کے ما قبل کو حرکت دی جا سکتی تھی یا نون کو حذف کر دیا جاتا اور یاء کو نہ لایا جاتا؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: اگر نون کے ما قبل باء کو فتحہ دیا جاتا تو حالتِ وقف میں نونِ خفیفہ کے صیغہ واحد مذکر حاضر سے التباس ہوتا جیسے تَضْرِبَنْ، اور اگر ضمہ دیتے تو نونِ خفیفہ کے صیغہ جمع مذکر حاضر سے التباس ہوتا جیسے تَضْرِبُنْ، اور اگر کسرہ دیتے تو نونِ خفیفہ کے صیغہ واحد مؤنث حاضر سے التباس لازم آتا جیسے تَضْرِبِنْ، اور اگر نون کو حذف کیا جاتا تو واحد مذکر حاضر کے صیغہ سے التباس لازم آتا جیسے تَضْرِبُ، لہذا یاء کو لانے میں ہی عافیت نظر آتی ہے ورنہ ہر طرح سے خرابی لازم آرہی ہے۔

سوال: کیا ضمیر مرفوع کے علاوہ منصوب و مجرور کی ضمیر بھی مستتر ہوتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

جواب: ضمیر صرف مرفوع کی ہی مستتر ہوتی ہے، منصوب و مجرور کی نہیں ہوتی کیونکہ ضمیرِ مرفوع فعل کے جزء کی منزل میں ہے جبکہ ضمیرِ منصوب و مجرور فعل کے جزء میں سے نہیں۔ بلکہ فضلہ میں سے ہے اور ضمیرِ مرفوع فعل کا فاعل بنتی ہے اور فاعل فعل کے لئے لازم ہوتا ہے۔

سوال: فعلِ ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب اور واحد مؤنث غائب میں ہی ضمیر کو مستتر رکھا گیا ہے ان کے تثنیہ و جمع کے صیغہ میں ضمیر کو مستتر کیوں نہیں رکھا گیا؟

جواب: ضمیرِ بارز لانا ثقیل ہے اور ضمیرِ مستتر لانا خفیف ہے، اور واحد کا صیغہ تثنیہ اور جمع سے پہلے آتا ہے لہذا وہ تخفیف کے زیادہ لائق ہوا، اس لئے اس میں ضمیر مستتر رکھا گیا بر خلاف تثنیہ اور جمع کے۔

سوال: فعلِ ماضی کے صیغہ متکلم اور مخاطب میں ضمیر مستتر کیوں نہ رکھا گیا؟

جواب: کیونکہ استتار ایک کمزور دلیل ہے جبکہ ابراز قوی دلیل ہے، اور متکلم و مخاطب کلام میں قوی ہوتے ہیں کہ کلام کا دارومدار انہیں پر ہوتا ہے، لہذا قوی صیغہ کو قوی دلیل دی گئی (یعنی ان میں ضمیرِ بارز رکھی گئی۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

دلائل علی القوی والضعیف: کیونکہ اصل فاعل کا ظاہر ہونا ہے، اور بارز ظاہر کا نائب ہے لہذا بارز فاعل کے وجود پر قوی دلالت کرتا ہے، کیونکہ یہ لفظ میں مذکور ہونے کی وجہ سے ظاہر کے قریب ہے، اور مستتر بارز کا نائب ہے لہذا مستتر فاعل کے وجود پر ضعیف دلالت کرتا ہے کیونکہ یہ لفظ میں مذکور نہ ہونے کی وجہ سے ظاہر کے ساتھ کسی بھی طرح کی مشارکت نہیں رکھتا۔

سوال: تب تو مضارع کے صیغہ واحد مذکر حاضر اور واحد و جمع متکلم میں بھی ضمیر بارز لانا چاہئے تھی، کیونکہ یہ صیغہ بھی تو قوی ہیں، لیکن ان میں ضمیر مستتر لائی گئی ہے؟

جواب: ایسا ماضی اور مضارع کے درمیان فرق کرنے کے لئے کیا گیا ہے، کہ ماضی میں ضمیر بارز لائیں اور مضارع میں ضمیر مستتر، یہاں پر یہ سوال بھی ہو سکتا ہے کہ اس کے برعکس کر دیا جاتا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ماضی مضارع سے پہلے آتا ہے پس جو دینا تھا فعلِ ماضی کو دے دیا گیا اور جب فعلِ مضارع بنایا گیا تو اس میں ماضی کے برعکس معاملہ کیا گیا السابق فالسابق کے تحت۔

سوال: کیا ان مذکورہ پانچ مقامات کے علاوہ بھی کہیں ضمیر مستتر ہوتی ہے؟

جواب: نہیں، ان مذکورہ پانچ مقامات کے علاوہ کہیں بھی ضمیر مستتر نہیں ہوتی ہے، کیونکہ اور دوسری جگہوں میں استتار کی علت موجود نہیں ہوتی، جیسے کہ ضَرَبَ میں عدمِ ابراز کی وجہ سے ضمیر مستتر ہے، اور ضَرَبَتْ میں تاء علامتِ مؤنث ہے لہذا یہاں بھی عدمِ ابراز پایا گیا تو ضمیر مستتر رکھی گئی، اسی طرح یَضْرِبُ میں یاء، تَضْرِبُ میں تاء، اَضْرِبُ میں ہمزہ، اور نَضْرِبُ میں نون، علامتِ مضارع ہیں، لہذا یہاں پر بھی عدمِ ابراز پایا گیا، تو ضمیر مستتر رکھی گئی، کیونکہ یہ افعال ہیں اور افعال بلا فاعل نہیں ہوتے، اور جب ان تمام صیغوں میں فاعل نہ تو ظاہر ہے اور نہ بارز تو مجبوراً فاعل کو مستتر ماننا پڑا، اور اسی طرح صفات میں فاعل نہ تو

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ظاہراً پایا گیا اور نہ بارزاً تو لا محالہ ضمیر مستتر ماننی پڑے گی، کیونکہ یہ صیغے صفت کے ہیں اور صفت موصوف کے بغیر نہیں پائی جاتی۔

سوال: کیا ضَرَبَتْ کی تاء کو فاعل کی ضمیر نہیں بنا سکتے؟

جواب: نہیں، کیونکہ جب ضَرَبَتْ کے بعد فاعل اسمِ ظاہر آتا ہے تو یہ تاء حذف نہیں ہوتی مثلاً ضَرَبَتْ هِنْدٌ، اگر تاء فاعل کی ضمیر ہوتی تو اسمِ ظاہر کے آنے سے ساقط ہو جاتی، کیونکہ ساقط نہ ہونے کی صورت میں بغیر عطف کے دو فاعل کا ہونا لازم آرہا ہے، جو کہ درست نہیں۔

سوال: صفات کے صیغہ ضَارِبَانِ اور ضَارِبُوْنَ وغیرہ میں الفِ تثنیہ اور واؤِ جمع کو فاعل کیوں نہ بنایا گیا، جبکہ ضَرَبَا اور ضَرَبُوْا میں اور دیگر افعال میں الفِ تثنیہ اور واؤِ جمع کو فاعل بنایا گیا ہے؟

جواب: صفات کے صیغۂ تثنیہ میں آنے والا الف اور صیغۂ جمع میں آنے والا واو فاعل کی ضمیر نہیں بن سکتے، کیونکہ یہ حالتِ نصبی اور جری میں تبدیل ہو جاتے ہیں کہ الف اور واؤ یاء بن جاتے ہیں اور جو ضمیر ہوتی ہے وہ کبھی بھی تبدیل نہیں ہوتی جیسے فعلِ مضارع کا تثنیہ اور جمع کا صیغہ تَضْرِبَانِ اور تَضْرِبُوْنَ میں الف اور واؤ حالتِ رفع میں، حالتِ نصب میں، اور حالتِ جزم میں باقی رہتے ہیں۔ جیسے لَنْ تَضْرِبَا۔ لَنْ تَضْرِبُوْا۔ لَمْ تَضْرِبَا۔ لَمْ تَضْرِبُوْا۔

سوال: کن کن صیغوں میں ضمیر کا مستتر ہونا واجب ہے؟

جواب: فعلِ امر کے صیغہ واحد مذکر حاضر، فعلِ مضارع کے صیغہ واحد مذکر حاضر و واحد و جمع متکلم جیسے اِفْعَلْ۔ تَفْعَلُ۔ اَفْعَلُ۔ نَفْعَلُ میں ضمیر کا مستتر ہونا واجب ہے، کیونکہ یہ صیغے معین فاعل پر دلالت کرتے ہیں، یعنی مخاطب یا متکلم پر، اب اگر ان صیغوں میں فاعل اسمِ ظاہر لائیں تو قبیح ہے کہ اسمِ ظاہر غائب ہوتا ہے اور صیغہ خطاب و تکلم کا ہے، پس اِفْعَلْ زَیْدٌ، اَفْعَلُ زَیْدٌ وغیرہ درست نہیں۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

فَصْلٌ فِی الْمُسْتَقْبِلِ

فصل مستقبل کے بیان میں

سوال: فعلِ مضارع کو مضارع اور مستقبل کہنے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: اس کے معنی میں استقبال کا معنی پائے جانے کی وجہ سے اسے مستقبل کہتے ہیں، اور مضارع کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ اسمِ فاعل کے مشابہ ہوتا ہے اور لغوی معنی کے اعتبار سے ایک ہی پستان سے دودھ پینے والے مضارع کہلاتے ہیں، گویا اس میں اشتراک کا معنی پایا جاتا ہے۔

سوال: وہ کون سی چیزیں ہیں جن میں فعلِ مضارع اور اسمِ فاعل کے ساتھ مشابہت واشتراک پایا جاتا ہے؟

جواب: وہ چھ چیزیں ہیں۔

(۱) حروف کی تعداد میں: کہ جتنے حروف اسمِ فاعل میں ہوتے ہیں اتنے ہی حروف فعلِ مضارع میں ہوتے ہیں جیسے ضَارِبٌ اور یَضْرِبُ۔ (۲) حرکات و سکانات میں: جیسے یَضْرِبُ اور ضَارِبٌ۔ دونوں میں پہلا حرف متحرک، دوسرا حرف ساکن، تیسرا حرف مکسور، اور چوتھا حرف مضموم۔ (۳) نکرہ کی صفت واقع ہونے میں: جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ، مَرَرْتُ بِرَجُلٍ یَضْرِبُ۔ (۴) لامِ ابتداء کے داخل ہونے میں: جیسے اِنَّ زَیْداً لَقَاءِمٌ، اِنَّ زَیْداً لَیَقُوْمُ۔ (۵) جس طرح اسمِ جنس لامِ عہد سے خاص ہو جاتا ہے ایسے ہی فعلِ مضارع بھی سین اور سَوْفَ سے خاص ہو جاتا ہے۔ (۶) جس طرح لفظِ عَیْنٌ مختلف معنی مثلاً سونا، آنکھ، چشمہ میں مشترک ہے اسی طرح فعلِ مضارع بھی زمانۂ حال اور مستقبل میں مشترک ہے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

نوٹ: فعلِ ماضی کی طرح فعلِ مضارع کے بھی چودہ صیغے آتے ہیں، اب رہا یہ سوال کہ چودہ صیغے کیوں آتے ہیں تو اس کا جواب فعلِ ماضی کی بحث میں ملاحظہ کر لیں۔

سوال: فعلِ ماضی میں حروفِ اَتَیْنَ کی زیادتی کر کے فعلِ مضارع بنایا جاتا ہے، ایسا کیوں نہیں کیا جاتا کہ فعلِ ماضی سے کچھ حروف کی کمی کر کے فعلِ مضارع بنایا جائے؟

جواب: فعلِ ماضی میں کمی کرنے کی صورت میں کلمہ تین حروف سے کم ہو جاتا ہے جو کہ درست نہیں، کیونکہ کلمہ کم از کم تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے۔ پس کمی کرنے کی صورت میں کلمہ درست مقدار سے کم ہو جائے گا۔

سوال: فعلِ مضارع بنانے کے لئے حروفِ اَتَیْنَ کو فعلِ ماضی کے شروع میں ہی کیوں لاتے ہیں، فعلِ ماضی کے آخر میں کیوں نہیں لاتے، حالانکہ زیادتی کا محل کلمہ کا آخر ہوتا ہے، اس لئے کہ آخر ہی تغیر و تبدل کا محل ہوتا ہے؟

جواب: یہ بات درست ہے کہ تغیر و تبدل کا محل کلمہ کا آخر ہوتا ہے لیکن فعلِ ماضی کے آخر میں حروفِ اَتَیْنَ کا اضافہ کرنے سے فعلِ مضارع فعلِ ماضی کے ساتھ ملتبس ہو جاتا ہے، مثلاً ہمزہ کے اضافہ سے صیغہ ضَرَبَا بنے گا اور یوں فعلِ ماضی کے صیغہ تثنیہ مذکر غائب سے، اور تاء کے اضافہ سے صیغہ ضَرَبَتْ بنے گا اور یوں فعلِ ماضی کے صیغہ واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد مؤنث حاضر، واحد متکلم سے، اور نون کے اضافہ سے صیغہ ضَرَبْنَ بنے گا اور یوں فعلِ ماضی کے صیغہ جمع مؤنث غائب سے ملتبس ہو جائے گا، اور یاء کے اضافہ سے اگرچہ التباس نہیں ہوتا مگر اپنے اخوات کے ساتھ وہ بھی محمول ہے۔

سوال: فعلِ مضارع کو فعلِ ماضی سے ہی کیوں بنایا جاتا ہے؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: چونکہ فعلِ ماضی میں ایک بات ثابت ہوتی ہے جبکہ فعلِ مضارع آنے والی بات پر دلالت کرتا ہے جو ابھی تک ثابت نہیں ہوئی، لہذا یہی مناسب ہے کہ آنے والے کو گزرے ہوئے سے بنایا جائے کہ وہ اوّل ہے۔

سوال: حروفِ اَتَیْنَ کی زیادتی فعلِ مضارع بنانے کے لئے کی جاتی ہے فعلِ ماضی بنانے کے لئے کوئی زیادتی نہیں کی گئی، ایسا کیوں؟

جواب: چونکہ مزید علیہ مجرد کے بعد ہوتا ہے اور زمانۂ مستقبل بھی گزرے ہوئے زمانہ کے بعد ہوتا ہے، پس ماضی زمانہ میں پہلے ہے اور مجرد مزید علیہ سے پہلے ہے تو پہلے کو پہلا، اور مزید علیہ بعد میں اور فعلِ مضارع بھی زمانہ کے اعتبار سے بعد میں ہے تو لاحق کو لاحق دیا گیا۔

سوال: واحد متکلم کے لئے علامتِ مضارع کے طور پر ہمزہ ہی کیوں متعین کیا گیا؟

جواب: اس کے دو جواب دئے گئے ہیں۔(۱) اس لئے کہ ہمزہ کا مخرج اقصائے حلق ہے اور مخارج کی ابتداء اقصائے حلق سے ہی ہوتی ہے، جبکہ گفتگو کا آغاز بھی متکلم سے ہوتا ہے، لہذا واحد متکلم کے لئے یہی مناسب تھا کہ ہمزہ کو متعین کیا جائے۔ دونوں کے درمیان ابتداء کے لحاظ سے مناسبت پائے جانے کی وجہ سے (۲) اور دوسرا جواب یہ ہے کہ واحد متکلم کے تحت اَنَا ضمیر مستتر ہوتی ہے، پس اَنَا کا ہمزہ بطورِ علامتِ مضارع واحد متکلم کے لئے متعین کر دیا گیا ہے تاکہ یہ اَنَا پر دلالت کرے۔

سوال: مخاطب کے صیغوں کے لئے واؤ کا انتخاب کیوں کیا گیا؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: کیونکہ واؤ کا مخرج شفتین یعنی دونوں ہونٹھ ہیں اور شفتین پر مخارج کی انتہاء ہو جاتی ہے، اور مخاطب وہ ہے جس پر گفتگو کی انتہاء ہو جاتی ہے، پس مناسبت کی بناء پر انتہاء کو انتہاء دیا گیا یعنی مخاطب کو واؤ دیا گیا۔

سوال: علامات مضارع حروفِ اتین ہیں ان میں واؤ نہیں ہے پھر مخاطب کے لئے واؤ کیسے آگیا حالانکہ مخاطب پر تو تاء آتا ہے؟

جواب: اصل میں مخاطب کے تمام صیغوں کی تاء واؤ تھی، فعل کے معتل الفاء ہونے اور ما قبل معطوف علیہ ہونے کی صورت میں کئی واؤ کو جمع ہونے سے بچانے کے لئے واؤ کو تاء سے بدل دیا گیا مثلاً وَجِلَ سے جب مضارع بنا تو وَوْجَلُ ہوا اور جب عطف ہوا تو یَضْرِبُ وَوَوْجَلُ بنا، اس صورت میں تین واؤ جمع ہو گئیں جو ثقل کا باعث ہیں نیز فعل پہلے سے ہی حدث وزمان اور نسبتِ الی الفاعل کی بناء پر ثقیل ہوتا ہے، یوں ثقل پر ثقل ہوا تو واؤ علامتِ مضارع کو تاء سے بدل دیا تو یَضْرِبُ وَتَوْجَلُ ہو گیا اسی لئے کہا جاتا ہے کہ کسی کلمہ کے شروع میں واؤ کا اضافہ کرنا درست نہیں کہ ثقل کا باعث ہوتا ہے، اور دوسری وجہ یہ ہے کہ وَوَوْجَلُ سے کتے کے بھونکنے سے مشابہت پیدا ہو جاتی ہے جو کہ کراہت کا باعث ہے، لہذا واؤ کو تاء سے بدل دیا گیا۔

سوال: واؤ کو تاء سے بدلنے کا کوئی قاعدہ بھی ہے یا اپنے طور پر بدلا گیا ہے؟

جواب: اپنے طور پر نہیں بلکہ قاعدہ کے تحت ہی تبدیلی ہوئی ہے، کہ اہلِ عرب اکثر مقامات پر شروع میں آنے والی واؤ اضافی کو تاء سے بدل دیتے ہیں جیسے تِرَاثٌ اور تِجَاہٌ کہ یہ اصل میں واؤ کے ساتھ وِرَاثٌ اور وِجَاہٌ تھے۔

سوال: آپ کا بیان کردہ قاعدہ درست نہیں کہ وَرَنْتَلٌ کے شروع میں آئی ہوئی واؤ کو تاء سے نہیں بدلا گیا اس کا جواب کیا ہے؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: دراصل ہم نے جو قاعدہ بیان کیا وہ واوِ اضافی کا ہے جبکہ وَرَتَّلْ کی واوَ واوِ اصلی ہے لہذا فَلَااِعْتِرَاضَ عَلَیْہِ۔

سوال: غائب کے صیغوں کے لئے یاء کا انتخاب کیوں کیا گیا؟

جواب: اس لئے کہ یاء کا مخرج وسطِ دہن ہے اور غائب بھی مخاطب اور متکلم کے گفتگو کے وسط (یعنی بیچ) میں ہوتا ہے، پس مناسبت کی وجہ سے وسط کو وسط دیا گیا۔

سوال: فعلِ مضارع کے جمع متکلم کے لئے نون کا اضافہ کیوں کیا گیا، نیز نون کو ہی کیوں خاص کیا گیا؟

جواب: (۱) اس کا پہلا جواب یہ ہے کہ جس طرح فعلِ ماضی میں اس صیغہ کے لئے نون کو متعین کیا گیا تھا اسی طرز پر یہاں پر بھی نون کو متعین کیا گیا ہے۔ (۲) اور دوسرا جواب یہ ہے کہ حروفِ علت میں سے کوئی حرف اس صیغہ کو وضع کرتے وقت باقی نہ رہا کہ یاء غائب کو، واوَ مخاطب کو، اور الف واحد متکلم کو، پس اب اس حرف کا اضافہ کیا گیا جو حروفِ علت کے قریب ہے اور وہ نون ہے کہ یہ خیشوم کی ہوا سے نکلنے میں حروفِ علت کے قریب ہے۔

سوال: علاماتِ مضارع کو معروف میں فتحہ کیوں دیا گیا؟

جواب: اس کا پہلا جواب یہ ہے کہ علاماتِ مضارع کو معروف میں فتحہ اس لئے دیا گیا کہ فتحہ اخف الحرکات میں سے ہے۔ اور دوسرا جواب یہ ہے کہ مجہول کے مقابلہ میں معروف کا استعمال کثرت سے ہوتا ہے اور کثرتِ استعمال خفت کا تقاضا کرتا ہے لہذا فتحہ دیا گیا بر خلاف مجہول کے۔

سوال: علاماتِ مضارع کو مجہول میں ضمہ کیوں دیا گیا؟

جواب: علاماتِ مضارع کو مجہول میں ضمہ اس لئے دیا گیا کہ ضمہ فتحہ کی فرع ہے اور مجہول بھی معروف کی فرع ہے، لہذا اصل کو اصل حرکت اور فرع کو فرع والی حرکت مناسبت کی بناء پر دی گئی ہے۔ اور رہا اس سوال کا جواب کہ ضمہ فتحہ کی فرع کیسے ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ضمہ ثقیل ہے کیونکہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اس کے ادا کرنے میں دونوں ہونٹوں کو حرکت دینے کی حاجت پڑتی ہے، اور فتحہ خفیف ہے کیونکہ اس کے ادا کرنے میں ہونٹوں کو حرکت دینے کی حاجت پیش نہیں آتی، پس اس لحاظ سے خفیف اصل ہوا اور ثقیل اس کی فرع، اور یہ قاعدہ ہر باب کے فعلِ مضارعِ مجہول کے لئے ہے چاہے وہ ثلاثی ہو یا رباعی، مجرد ہو یا مزید فیہ۔

سوال: اور کن کن مقامات میں علاماتِ مضارع کو معروف میں ضمہ دیا جاتا ہے اور اس کی علت کیا ہے؟

جواب: جس باب کی فعلِ ماضی میں چار حروف ہوں چاہے چاروں حروف اصلی ہوں جیسے بَعْثَرَ، یا اصلی اور زائد سے ملا کر ہوئے ہوں جیسے اَکْرَمَ، ان باب کے مضارع معروف میں علاماتِ مضارع کو ضمہ دیں گے جیسے بَعْثَرَ یُبَعْثِرُ۔ اَکْرَمَ یُکْرِمُ۔ صَرَّفَ یُصَرِّفُ۔ قَاتَلَ یُقَاتِلُ۔

دلیل:۱: اس لئے کہ فعلِ ماضی میں چار حرف آنے کی وجہ سے یہ رباعی ہیں اور رباعی ثلاثی کی فرع ہے، یوں ہی فتحہ کی فرع ضمہ ہے، پس مناسبت کی بناء پر فرع کو فرع اور اصل کو اصل دیا گیا۔

دلیل:۲: اور دوسری دلیل یہ ہے کہ ان کو ضمہ ان کے قلتِ استعمال کی وجہ سے دیا گیا ہے کہ کثرتِ استعمال والے ابواب کو خفت کی بناء پر فتحہ دیا جاتا ہے اور قلتِ استعمال والے ابواب کو ثقالت کی بناء پر ضمہ دیا جاتا ہے۔

نوٹ: اب ان کے علاوہ وہ ابواب جن کی ماضی میں تین حرف آتے ہیں ان کے مضارع معروف میں علاماتِ مضارع کو کثرتِ استعمال کی بناء پر فتحہ دیں گے۔ اور وہ ابواب جن کی ماضی میں پانچ یا اس سے زائد حرف آتے ہیں ان کے مضارع معروف میں علاماتِ مضارع کو کثرتِ حروف کی بناء پر فتحہ دیں گے۔

سوال: یُھْرِیْقُ کے ماضی میں پانچ حرف آتے ہیں مذکورہ قاعدے کے مطابق علامتِ مضارع پر فتحہ آنا چاہئے تھا لیکن اس میں ضمہ آتا ہے ایسا کیوں؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: یُھْرِیْقُ اصل میں یُرِیْقُ ہے بابِ افعال سے، جس کی ماضی میں چار حرف ہیں، خلافِ قیاس اس میں ہاء کا اضافہ کر کے یُھْرِیْقُ بنایا گیا ہے۔ فلا اعتراض علیہ۔

سوال: بعض لغات میں علاماتِ مضارع کو کسرہ دیتے ہیں ایسا کیوں؟

جواب: بعض لغات میں علاماتِ مضارع کو کسرہ دیتے ہیں، لیکن یہ اسی صورت میں ہوتا ہے کہ اس کا ماضی مکسور العین ہو جیسے عَلِمَ، یا اس کے ماضی میں مکسور الھمزہ ہو جیسے اِجْتَنَبَ وغیرہ، تو جب ان میں سے مضارع بنائیں گے تو علاماتِ مضارع کو کسرہ دیں گے تاکہ یہ کسرہ ماضی کے کسرہ پر دلالت کرے جیسے یِعْلَمُ اور یِجْتَنِبُ وغیرہ۔ اور بعض لغات میں یاء علامتِ مضارع کو کسرہ نہیں دیتے اور بقیہ تین کو دیتے ہیں جیسے تِعْلَمُ اِعْلَمُ نِعْلَمُ، کیونکہ یاء حرفِ علت کی وجہ سے ضعیف ہے لہذا اس پر کسرہ کا آنا ثقیل ہوتا ہے۔ نیز یاء خود دو کسروں کے قائم مقام ہے اور ایک کسرہ اس پر ہو گا تو یوں تین کسروں کا اجتماع ہو جائے گا جو کہ ثقل کا باعث ہے۔

سوال: فعلِ ماضی کے مکسور العین اور مکسور الھمزہ ہونے پر دلالت کے لئے علاماتِ مضارع ہی کو کسرہ دینے کے لئے کیوں متعین کیا گیا؟

جواب: (۱) اس لئے کہ علاماتِ مضارع حروفِ زوائد میں سے ہے، لہذا ان کو ہی متعین کیا گیا بر خلاف حروفِ اصلیہ کے، (۲) اور دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر فاء کلمہ کو کسرہ دیتے تو چار حرکات کا جمع ہونا لازم آتا جیسے یَعِلَمُ، اور اگر عین کلمہ کو کسرہ دیتے تو مضارع مکسور العین اور مفتوح العین کے درمیان التباس لازم آتا یعنی یہ پتہ نہ چلتا کہ کون باب ضَرَبَ سے ہے اور کون سَمِعَ سے ہے، دونوں کے مضارع میں کسرہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ہوتا جیسے یَضْرِبُ اور یَعْلِمُ، اور اگر لام کلمہ کو کسرہ دیتے تو اعراب کا باطل ہونا لازم آتا کیونکہ کلمہ کا اعراب لام کلمہ میں ظاہر ہوتا ہے پس یہ معلوم نہ ہو پاتا کہ وہ فعل حالتِ رفع میں ہے یا نصب و جر میں ہے۔

سوال: بابِ تَفَعُّلٌ اور تَفَاعُلٌ سے دوسری تاء کو کیوں حذف کر دیا جاتا ہے نیز دوسری ہی کو کیوں خاص کیا گیا؟

جواب: اس لئے کہ یہاں پر ایک جنس کے دو حرف جمع ہو گئے تھے اور جہاں پر دو حرف ایک جنس کے جمع ہو جائیں تو اس میں تین وجہیں جائز ہیں۔

(۱) ان دونوں میں سے ایک حرف کو حذف کرنا جیسے مَسَسْتُ سے مَسْتُ اور ظَلَلْتُ سے ظَلْتُ۔ (۲) ان دونوں میں سے ایک کو حرفِ علت سے بدلنا جیسے تَقَضّٰی سے تَقَضِّیَ الْبَازِی۔

(۳) ان دونوں کا آپس میں ادغام کرنا جیسے مَدَدَ سے مَدَّ اور فَرَرَ سے فَرَّ۔

اور بابِ تَفَعُّلٌ اور تَفَاعُلٌ کی دونوں تاء میں سے کسی ایک کو حرفِ علت سے بدلنا جائز نہیں ہے اس لئے کہ پہلی تاء علامتِ مضارع ہے اور دوسری تاء فعلِ ماضی کا حرف ہے پس اگر ان دونوں میں سے کسی ایک کو حرفِ علت سے بدلیں گے تو تغیر لازم آئے گا اور یوں علامتِ مضارع علامتِ مضارع نہ رہے گا اور فعلِ ماضی کا حرف جب حرفِ علت بن جائے گا تو معرفت باقی نہ رہے گی کہ یہ صیغہ کس باب سے ہے، اور رہی تیسری وجہ (ادغام کرنا) تو یہ بھی جائز نہیں کہ علامتِ مضارع ساکن ہو جائے گا کہ ادغام میں پہلا حرف ساکن ہوتا ہے اور سکون سے ابتداء کرنا محال ہے۔ پس جب دونوں وجہیں باطل ہو گئیں تو پہلی وجہ باقی رہی اور وہ حذف کرنا ہے۔

اور رہی یہ بات کہ دوسری ہی کو کیوں خاص کیا گیا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ پہلی تاء کو حذف نہیں کر سکتے کہ وہ علامتِ مضارع ہے اور علامات حذف نہیں ہوتی ورنہ علامت ہی باطل ہو جائے گی، نیز مضارع اسی ہی کی وجہ سے تو مضارع بنا تھا اور جب علامت حذف ہو جائے گی تو مضارع مضارع نہ رہے گا، اور

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

دوسری وجہ یہ کہ ثقل دوسری تاء سے پیدا ہوا ہے نہ کہ پہلی تاء سے، ورنہ تو ثلاثی اور رباعی کے تمام مضارع کے صیغے ثقیل ہو جاتے جب کہ ایسا نہیں، پس جب ثقل دوسری تاء سے ہے تو دوسری تاء کو ہی حذف کرنا اولیٰ ہے۔(یہ سیبویہ کا مذہب ہے) جبکہ کوفیوں کا مذہب یہ ہے کہ پہلی تاء کو حذف کیا جائے گا کیونکہ وہ زائدہ ہے اور زائدہ کو حذف کرنا اولی ہے۔

کوفیوں کا رد: جس طرح علامتِ مضارع زائدہ ہے اسی طرح دوسری تاء بھی تو زائدہ ہے کہ اسی کے سبب تو بابِ تَفَعُّلٌ مزید فیہ کے ابواب میں سے ہے، لہذا یہ دلیل درست نہیں، سیبویہ کا مذہب درست ہے، پس تَتَقَدَّمُ اور تَتَبَاعَدُ میں دوسری تاء کو حذف کریں گے۔

سوال: فعلِ مضارع میں فاء کلمہ کو ساکن کیوں کیا گیا؟

جواب: اگر فاء کلمہ کو حرکت دیتے تو چار حرکات کا پے در پے آنا لازم آتا جو کہ ناپسندیدہ ہے اس لئے فاء کلمہ کو ساکن کر دیا گیا۔

سوال: فاء کلمہ کو ہی ساکن کرنے کے لئے کیوں خاص کیا گیا، اس قباحت سے بچنے کے لئے کسی دوسرے حرف کو ساکن کر دیا جاتا؟

جواب: جب تک فَعَلَ فعلِ ماضی تھا تب تک توالیٔ حرکات لازم نہیں آیا جوں ہی فعلِ مضارع بنانے کے لئے علامتِ مضارع کو داخل کیا گیا تو توالیٔ حرکات لازم آیا جیسے یَفَعَلُ، پس توالیٔ حرکات کا سبب علامتِ مضارع ہوا، لہذا اسی کو ساکن کرنا چاہئے تھا، مگر اس کو ساکن کرنا درست نہیں ورنہ ابتداء بالسکون لازم آئے گا جو کہ محال ہے، پس ساکن کرنے کے لئے فاء کلمہ کا انتخاب علامتِ مضارع سے قریب ہونے کی وجہ سے کیا گیا ہے، جس طرح ضَرَبْنَ میں باء کو ساکن کیا جاتا ہے، کیونکہ نونِ جمع مؤنث کی وجہ سے توالیٔ حرکات لازم آیا اور نونِ جمع مؤنث کو ساکن کرنا درست نہیں لہذا باء کو ساکن کیا گیا نونِ جمع مؤنث کے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

قریب ہونے کی وجہ سے۔ اب رہا یہ سوال کہ ضَرَبْنَ میں باء کو ساکن کرنے کے بجائے نونِ جمع مؤنث ہی کو ساکن کر دیا جاتا کہ نون حرفِ زائد بھی ہے اور اصلی حرف کے مقابلہ میں زائد حرف میں تصرف کرنا اولی ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ نونِ جمع مؤنث کو ساکن نہیں کیا گیا تاکہ ان ضمائر سے مخالفت لازم نہ آئے جو حرکات کو قبول کرنے والے ہیں اور نونِ جمع مؤنث بھی ضمائر میں سے ایک ضمیر ہے۔ نیز تمام نوناتِ نساء متحرک ہوتے ہیں۔

سوال: فعلِ مضارع کے صیغہ واحد مؤنث غائب اور واحد مذکر حاضر کو ایک جیسا کیوں بنایا گیا، ان میں تو التباس لازم آ رہا ہے جیسے تَضْرِبُ اَنْتَ اور تَضْرِبُ ہِیَ؟

جواب: اس لئے کہ یہ دونوں صیغے فعلِ ماضی میں بھی شکلاً ایک جیسے ہیں جیسے ضَرَبَتْ اور ضَرَبْتَ، البتہ فعلِ ماضی میں واحد مؤنث غائب کی تاء ساکن ہے اور فعلِ مضارع میں واحد مؤنث غائب کی تاء ساکن نہیں، ورنہ تو ابتداء بالسکون لازم آتا۔

سوال: ان دونوں صیغوں کے درمیان فرق کرنے کے لئے واحد مؤنث غائب میں علامتِ مضارع کو ضمہ یا کسرہ بھی دیا جا سکتا تھا، مگر ایسا کیوں نہیں کیا گیا؟

جواب: واحد مذکر حاضر اور واحد مؤنث غائب کے صیغے کے درمیان فرق کرنے کے لئے واحد مؤنث غائب کے علامتِ مضارع کو ضمہ اس لئے نہیں دیا جا سکتا کہ بعض صورتوں میں فعلِ مضارع مجہول سے التباس لازم آتا جیسے تُمْدَحُ کہ یہ مجہول بھی ہے، اور کسرہ بھی نہیں دیا جا سکتا کہ تِعْلَمُ والی لغت کے ساتھ التباس لازم آتا۔

سوال: اگر ضمہ اور کسرہ التباس کی وجہ سے نہیں دیا گیا تو فتحہ کی صورت میں بھی تو واحد مؤنث غائب کا واحد مذکر حاضر

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کے ساتھ التباس لازم آرہا ہے، پس اس التباس کو کیوں نہیں دور کیا گیا؟

جواب: فعلِ مضارع واحد مؤنث غائب کے صیغہ کو چاہے ضمہ دو یا کسرہ دو یا فتحہ دو، تینوں صورتوں میں التباس لازم آرہا ہے، لیکن جو فتحہ کی صورت میں التباس ہے وہ ضمہ اور کسرہ کی صورت کے التباس سے بہتر ہے کہ ضمہ اور کسرہ ثقیل حرکت ہیں جبکہ فتحہ خفیف حرکت ہے، پس اخف الحرکات فتحہ کی صورت کا التباس کو گوارا کر لیا گیا کہ صیغوں میں خفت مطلوب ہوتی ہے۔

سوال: فعلِ مضارع کے چار تثنیہ، دو جمع مذکر غائب و حاضر، اور واحد مؤنث حاضر کے آخر میں نون کیوں داخل کیا گیا ہے؟

جواب: ان صیغوں کے آخر میں آنے والا نون علامتِ رفع ہے، کیونکہ فعل کے آخر میں ضمیرِ فاعل کے ملنے سے فعل درمیان میں آگیا تھا اور یوں فعل کا محلِ اعراب باطل ہو گیا تھا، جیسے یَضْرِبُ میں الفِ تثنیہ اور واوِ جمع اور یائے واحد مؤنث حاضر لگایا گیا تو یَضْرِبَا یَضْرِبُوْا یَضْرِبِی ہو گیا، ضمیروں کی وجہ سے معرفت مشکل ہو گئی تھی کہ یہ صیغہ حالتِ رفعی میں ہے یا نصبی و جزمی میں، پس حالتِ رفعی کے پہچان کے لئے علامتِ رفع کے طور پر آخر میں نون کا اضافہ کر دیا گیا، اور حالتِ نصبی و جزمی کی معرفت کے لئے اس نون کو حذف کر دیا گیا جیسے لَنْ یَّضْرِبَا لَمْ یَضْرِبَا۔

سوال: کیا یَضْرِبْنَ اور تَضْرِبْنَ جمع مؤنث غائب و حاضر کا نون بھی علامتِ رفع ہے، اگر ہے تو حالتِ نصبی و جزمی میں ساقط کیوں نہیں ہوتا؟

جواب: یَضْرِبْنَ اور تَضْرِبْنَ کا نون علامتِ رفع نہیں بلکہ علامتِ تانیث ہے جیسے کہ ضَرَبْنَ میں نون علامتِ تانیث ہے، اسی وجہ سے جمع مؤنث غائب میں تاء نہیں آتی جیسے کہ واحد مؤنث غائب اور تثنیہ مؤنث غائب تَضْرِبُ تَضْرِبَانِ میں تاء آتی ہے تاکہ تانیث کی دو علامتیں جمع نہ ہو جائیں، اور اس نون کا

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

علامتِ تانیث ہونے کی وجہ سے حالتِ نصبی اور جزمی میں ساقط ہونا نہیں پایا جاتا، کہ حالتِ نصبی اور جزمی میں علامتِ رفع کا نون ساقط ہوتا ہے نہ کہ علامتِ تانیث کا۔

سوال: جمع مؤنث حاضر تَضْرِبْنَ میں تو دو علامتِ تانیث جمع ہیں یہ کیسے؟

جواب: اس کی تاء علامتِ تانیث نہیں بلکہ علامتِ خطاب ہے۔

سوال: فعلِ مضارع کے صیغہ جمع مؤنث غائب و حاضر مبنی کیوں ہوتے ہیں؟

جواب: کیونکہ فعلِ مضارع کے معرب ہونے کی علت اسمِ فاعل سے مشابہتِ تامہ رکھنا ہے اور یَضْرِبْنَ تَضْرِبْنَ میں اسمِ فاعل کے ساتھ مشابہتِ تامہ نہیں پائی جاتی جس کی بناء پر یہ فعلِ ماضی کی طرح مبنی ہیں، کہ فعلِ ماضی میں بھی مشابہتِ تامہ نہیں پائی جاتی، جیسے کہ فعلِ ماضی کی فصل میں بیان ہوا ہے، اب رہی یہ بات کہ یہ دو صیغے اسمِ فاعل کے ساتھ مشابہتِ تامہ کیوں نہیں رکھتے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ مشابہتِ تامہ کے لئے چھ چیزوں میں مشابہ ہونا شرط ہے جو مستقبل کی فصل میں مذکور ہیں اگر ان میں سے کوئی ایک شرط فوت ہوتی تو مشابہتِ تامہ نہیں پائی جائے گی اور انہیں میں سے ایک حرکات و سکنات میں مشابہ ہونا ہے اور یَضْرِبْنَ اور تَضْرِبْنَ اسمِ فاعل کے ساتھ حرکات و سکنات میں مخالف ہیں کہ ان صیغوں میں پانچ حروف ہیں جبکہ اسمِ فاعل میں چار حروف، اور ان صیغوں کا چوتھا حرف ساکن ہے جبکہ اسمِ فاعل کا چوتھا حرف متحرک ہے فافہم۔

سوال: تَضْرِبِیْنَ میں تو دو علامتِ تانیث کیسے جمع ہو گئیں پہلی تاء اور دوسری یاء؟

جواب: تَضْرِبِیْنَ میں یاء علامتِ تانیث نہیں بلکہ ضمیرِ فاعل ہے جیسے کہ مذکور ہوا، فلا اعتراض علیہ۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: فعلِ مضارع پر حرفِ لَمْ کے داخل ہونے سے ماضی کا معنی کیوں پیدا ہو جاتا ہے؟

جواب: اس لئے کہ لَمْ جازمہ اور لفظی عامل ہونے کی وجہ سے کلمہ شرط کے مشابہ ہے لہذا جس طرح کلمہ شرط فعلِ ماضی میں داخل ہو کر ماضی کے معنی کو مستقبل میں بدل دیتا ہے اسی طرح لَمْ مستقبل میں داخل ہو کر مستقبل کو ماضی کے معنی میں کر دیتا ہے، لہذا لَمْ معنی تبدیل کرنے میں بھی کلمہ شرط کے مشابہ ہے۔

نیک لوگوں کی پانچ نشانیاں

حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نیک بندہ کی پانچ نشانیاں ہیں: (۱) اچّھی صُحبت میں رہتا ہے (۲) زَبان و شرمگاہ کی حِفاظت کرتا ہے (۳) دنیا کی نعمت کو وَبال اور دینی نعمت کو فضلِ ربِّ ذُوالجلال تصوُّر کرتا ہے (۴) حلال کھانا بھی اس خوف سے پیٹ بھر کر نہیں کھاتا کہ اس میں کہیں حرام نہ ملا ہوا ہو۔ (۵) اپنے علاوہ سب مسلمانوں کو نَجات یافتہ تصوُّر کرتا اور خود کو گنہگار سمجھتے ہوئے اپنی ہلاکت کا خطرہ محسوس کرتا ہے۔

(اَلمُنَبِّہات لِلعَسقَلانی بابُ الخَماسی ص۵۹) (پیٹ کا قفلِ مدینہ ص۶۰)

ہائے! حُسنِ عمل نہیں پلّے حشر میں ہوگا کیا مرا یاربّ!
خوف آتا ہے نارِ دوزخ سے ہو کرم بہرِ مصطفٰے یاربّ!

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

فَصْلٌ فِي الْاَمْرِ وَالنَّهْيِ

فصل امر اور نہی کے بیان میں

سوال: فعلِ امر کی تعریف کیا ہے؟

جواب: فعلِ امر ایسا فعل ہے جس کے ذریعہ فاعلِ مخاطب سے فعل طلب کیا جائے مثلاً اِضْرِبْ (تو مار) لِيَضْرِبْ (چاہئے کہ وہ مارے)۔

سوال: فعلِ امر فعلِ مضارع سے کیوں مشتق ہوتا ہے؟

جواب: فعلِ امر اور فعلِ مضارع کے درمیان معنی استقبال کے اعتبار سے مشابہت ہونے کی وجہ سے فعلِ امر کو فعلِ مضارع سے بنایا جاتا ہے۔

سوال: فعلِ امر کے صیغہ غائب کے شروع میں اضافہ کے لئے لام کا انتخاب کیوں کیا گیا ہے؟

جواب: فعلِ امر کے صیغۂ غائب کے شروع میں اضافہ کے لئے لام کا انتخاب اس لئے کیا گیا ہے کہ لام کا مخرج مخرجِ وسط ہے اور غائب بھی متکلم اور مخاطب کے کلام کے درمیان ہوتا ہے نیز لام حروفِ زوائد میں سے ہے لہذا زیادتی کے لئے زائد حرف کا انتخاب کیا گیا ہے۔

سوال: حروفِ زوائد کون کون سے ہیں؟

جواب: حروفِ زوائد اس شعر میں مذکور ہیں هويت السمان (میں موٹی عورتوں کو پسند کرتا ہوں پس انہوں نے مجھے جوان کر دیا اور میں عرصہ دراز سے موٹی عورتوں کو پسند کرتا ہوں) پس حروفِ زوائد اس شعر کے هويت السمان میں جمع ہیں۔ نیز سألتمونيها اور اليوم تنساه اور یا اوس هل نمت اور لم یاتنا سهو میں بھی جمع ہیں۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: لام کا اضافہ کرنے کے بجائے کسی حرفِ علت کو اضافہ کے لئے چن لیتے ایسا کیوں نہ کیا گیا؟

جواب: حرفِ علت کو اضافہ کے طور پر نہیں چنا گیا اس لئے کہ اگر الف کو لاتے تو ابتداء بالسکون لازم آتا اور اگر واو یا یاء کی زیادتی کرتے تو بعض صورت میں دو حرفِ علت کا اجتماع لازم آتا یعنی امر غائب معروف اور امر غائب و حاضر مجہول میں جیسے یِیَضْرِبْ، وِیَضْرِبْ، یِیُضْرَبْ وِیُضْرَبْ، یِتُضْرَبْ وِتُضْرَبْ، کہ ایک علامتِ مضارع ہے اور دوسرا علامتِ امر ہے پس ان دونوں حرفِ علت کا جمع ہونا ثقیل ہے۔

سوال: لامِ امر کو کسرہ کیوں دیا گیا؟

جواب: کیونکہ لامِ امر لامِ جارہ کے صورتاً و معنیً مشابہ ہے، صورۃً یوں کہ دونوں میں کسرہ آتا ہے اور معنیً یوں کہ افعال میں جزم اسماء میں جر کی طرح ہے۔

سوال: لامِ امر فاء، واؤ اور ثُمَّ سے جب ملتا ہے تو ساکن کیوں ہو جاتا ہے؟

جواب: کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ جہاں فَعِلٌ کا وزن ہو چاہے اصلی ہو یا عارضی وہاں عرب والے درمیان والے حرف کو ساکن کر دیتے ہیں جیسے کَتِفٌ سے کَتْفٌ، اب چونکہ امر میں لام کے بعد حرف متحرک ہوتا ہے اس لئے واو یا فاء یا ثُمَّ کے داخل ہونے کی صورت میں فَعِلٌ کا وزن پیدا ہو جاتا ہے اس لئے لام کو ساکن کر دیتے ہیں اور اس کی علت یہ ہے کہ اس صورت میں کسرہ سے فتحہ یا ضمہ کی جانب خروج لازم آتا ہے جو کہ اہلِ عرب کے یہاں ناپسندیدہ ہے جیسے فَلْیَضْرِبْ، وَلْیَضْرِبْ، ثُمَّ لْیَضْرِبْ، وَهْیَ، فَهْیَ، فَخْذٌ، واؤ کی صورت میں لام کو ساکن کرنا کثرتِ استعمال کی بناء پر واجب ہے، اور فاء اور ثُمَّ میں جائز ہے۔ حوالہ۔ نصاب الصرف ص ۳۱۳۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: امر حاضر کے صیغوں سے علامتِ مضارع کیوں حذف کردیتے ہیں اور امر حاضر ہی کو کیوں منتخب کیا گیا؟

جواب: امر حاضر کے صیغوں سے علامتِ مضارع کو اس لئے حذف کر دیتے ہیں کہ اگر علامتِ مضارع کو حذف نہ کرتے تو ان صیغوں کے شروع میں لامِ امر کا اضافہ کرنا واجب ہوتا تاکہ فعلِ امر فعلِ مضارع سے ملتبس نہ ہو، اور جب لامِ امر کا اضافہ کرتے تو بعض صورتوں میں امر حاضر امر غائب سے ملتبس ہو جاتا جیسے کہ جب آپ نے لِتَضْرِبْ کہا تو نہ جانا گیا کہ مامور مخاطب ہے یا غائب لہذا اس التباس کو دور کرنے کے لئے دونوں میں سے کسی ایک سے علامتِ مضارع کو حذف کرنا واجب ہوا، اور مخاطب کے صیغوں سے علامتِ مضارع کو حذف کرنا اولی ہے کہ یہ صیغے کثرت سے استعمال ہوتے ہیں اور کثرتِ استعمال خفت کا تقاضا کرتا ہے اور حذف کرنا تخفیف کی ایک نوع ہے اسی وجہ سے امر حاضر کے صیغوں کو حذف کے لئے منتخب کیا گیا۔ اور اسی وجہ سے امر مجہول کے صیغوں سے علامتِ مضارع کو حذف نہیں کیا گیا کہ وہ بہت کم استعمال ہوتے ہیں۔

سوال: امر حاضر میں علامتِ مضارع کو حذف کرنے کے بعد ہمزہ کیوں لاتے ہیں؟ اور ہمزہ ہی کو خاص کرنے کی کیا وجہ ہے حالانکہ دیگر حروفِ زوائد موجود ہیں؟

جواب: چونکہ علامتِ مضارع کے حذف ہونے کے بعد ابتداء بالسکون لازم آرہا تھا لہذا اس خرابی سے بچنے کے لئے ہمزہ کو لے آئیں تاکہ کلمہ کی قرائت ممکن ہو سکے۔ اور ہمزہ ہی کو تمام حروفِ زوائد میں سے خاص کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ہمزہ ابتداء کرنے کے لحاظ سے قوی حرف ہے اور قوی حرف سے ابتداء کرنا اولی ہے، نیز ہمزہ مبدأ مخارج سے ہے لہذا کلام کی ابتداء اسی سے کرنا اولی ہے۔

سوال: امر حاضر میں ہمزہ کو کسرہ کیوں دیتے ہیں جیسے اِضْرِبْ؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: کیونکہ ہمزۂ وصل میں اصل کسرہ ہے، لہذا اصل کے پیشِ نظر ہمزہ کو کسرہ دیا گیا کہ یہ ہمزہ ہمزۂ وصلی ہے۔ نیز جمہور کا موقف یہ ہے کہ ہمزۂ ساکنہ کہ زیادتی کی گئی پھر ابتداء کی وجہ سے حرکت دینے کی ضرورت پڑی تو الساکن اذا حرک حرک بالکسر کے تحت کسرہ دیا گیا۔

سوال: اُنْصُرْ میں ہمزہ کو تو ضمہ دیا گیا حالانکہ ہمزۂ وصلی میں اصل کسرہ ہے؟

جواب: اگر اُنْصُرْ میں کسرہ دیتے تو کسرہ سے ضمہ کی جانب خروج لازم آتا جو کہ ثقل کا باعث ہے، پس ثقل سے بچنے کے لئے ہمزہ کو ضمہ دیا گیا اگرچہ ہمزۂ وصل میں اصل کسرہ ہے۔

سوال: اُنْصُرْ کو کسرہ دینے کی صورت میں کسرہ سے ضمہ کی جانب خروج کیسے لازم آرہا ہے جب کہ دونوں کے درمیان میں ایک حرفِ ساکن آڑ بنا ہے؟

جواب: بصریین کے نزدیک ساکن حرف مضبوط رکاوٹ نہیں بنتا، اسی وجہ سے قِنْوَۃٌ کی واؤ کو یاء سے بدل کر قِنْیَۃٌ قاف کے کسرہ کی وجہ سے پڑھتے ہیں، حالانکہ قاف اور واؤ کے درمیان نون حرفِ ساکن موجود ہے لہذا اُنْصُرْ میں بھی نون ساکن کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ اور امر کے ہمزۂ وصلی کو کسرہ اور ضمہ دینے کی ایک دوسری دلیل بھی ذکر کی جاتی ہے کہ اِضْرِبْ میں ہمزہ کو کسرہ عین کلمہ کی اتباع کرتے ہوئے دیا گیا ہے، اور اُنْصُرْ میں بھی ہمزہ کو ضمہ عین کلمہ کی اتباع کرتے ہوئے دیا گیا ہے، بر خلاف اِعْلَمْ اور اِمْنَعْ کے، کہ ان میں ہمزۂ وصلی کو فتحہ عین کلمہ کی اتباع کرتے ہوئے نہیں دیا گیا، کیونکہ ہمزہ کو فتحہ دینے کی صورت میں فعلِ مضارع کے واحد متکلم کے صیغہ سے التباس لازم آرہا ہے، جب مضارع کا حرفِ آخر کلمۂ شرط کی وجہ سے ساکن ہو جیسے اِنْ تَمْنَعْ اَمْنَعْ، پس اگر امر میں ہمزہ کو فتحہ دیتے تو اس مثال کا اَمْنَعْ میں التباس ہوتا کہ یہ امر ہے یا فعلِ مضارع، اور ایسے ہی جب مضارع کے آخری حرف کو ضرورتِ شعری کی بناء پر ساکن کر

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

دیتے ہیں تو امر اور مضارع کے درمیان التباس لازم آئے گا جیسے شاعر کا قول: اَلْیَوْمَ اَشْرَبْ مِنْ غَیْرِ مُسْتَحْقَبٍ اِثْماً مِنَ اللّٰہِ وَلَا وَاغِلٍ۔ (آج میں محبوب کے ہاتھ سے شراب پیتا ہوں نہ تو مجھے اللہ تعالی کی طرف سے کوئی گناہ ہے اور نہ میں طفیلی ہوں)۔ پس اگر امر میں ہمزہ کو فتحہ دیتے تو اَشْرَبْ جو کہ مضارع متکلم ہے اس کے امر ہونے کا شبہ پیدا ہوتا۔

سوال: اَیْمَنٌ کے ہمزہ وصل کو فتحہ کیوں دیا گیا، جبکہ ہمزہ وصل کو ضمہ یا کسرہ دیتے ہیں؟

جواب: اَیْمَنٌ یَمِیْنٌ کی جمع ہے اور اس کا ہمزہ قطعی ہے نہ کہ وصلی، لیکن اس کا استعمال بکثرت ہوتا ہے اور کثرتِ استعمال تخفیف کا تقاضا کرتا ہے اور تخفیف وصل سے بھی حاصل ہوتی ہے اس لئے اَیْمَنٌ کے ہمزۂ قطعی کو وصلی بنا کر لفظ میں حذف کر دیا جاتا ہے۔ فلا اعتراض علیہ۔

سوال: الفِ تعریف کو فتحہ کیوں دیا گیا جبکہ وہ ہمزہ وصلی ہے؟

جواب: چونکہ یہ بھی بکثرت مستعمل ہے لہذا تخفیف کے لئے اس کو فتحہ کی حرکت دی گئی ہے۔

سوال: بابِ افعال کے امر حاضر اَکْرِمْ کے ہمزۂ وصلی کو فتحہ کیوں دیا گیا، حالانکہ اس کا عین کلمہ مکسور ہے؟

جواب: بابِ افعال کے امر حاضر اَکْرِمْ کا ہمزہ ہمزۂ وصلی نہیں بلکہ قطعی ہے، یہ امر کا ہمزہ نہیں بلکہ یہ ماضی کا ہمزہ ہے جو فعلِ مضارع کے صیغوں سے حذف کر دیا گیا تھا کیونکہ واحد متکلم کے صیغہ میں دو ہمزوں کا اجتماع لازم آرہا تھا جس کی بناء پر ماضی کے ہمزہ کو حذف کر دیا گیا تھا جیسے اُاَکْرِمُ سے اُکْرِمُ پھر واحد متکلم کی مناسبت سے مضارع کے تمام صیغوں سے ماضی کے ہمزہ کو حذف کر دیا گیا تو یُکْرِمُ، تُکْرِمُ ہو گیا۔ پھر جب امر بنایا گیا تو علامتِ مضارع کو حذف کر دیا اور ماضی کا ہمزہ عود کر آیا تو تُاَکْرِمُ سے اَکْرِمُ ہوا، پھر آخر حرف کو ساکن کیا تو اَکْرِمْ ہو گیا۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: فعلِ امر کا ہمزہ وصلِ کلام کی صورت میں لکھنے میں باقی رہتا ہے لیکن پڑھنے میں نہیں آتا، اور جب پڑھنے میں نہیں آتا تو اسے حذف کر دینا چاہئے تھا مگر حذف نہیں کرتے اس کی کیا وجہ ہے جیسے وَاعْلَمْ؟

جواب: فعلِ امر کا ہمزہ وصلِ کلام کی صورت میں یقیناً قرائت میں نہیں آتا اور اگر اس بناء پر امر کے ہمزہ کو حذف کر دیں گے تو ثلاثی مجرد کا امر بابِ تفعیل کے امر سے ملتبس ہو جائے گا، جیسے وَعْلَمْ اور وَعَلِّمْ، پس اس التباس سے بچنے کے لئے امر کے ہمزہ کو لکھنے میں باقی رکھا گیا ہے۔

سوال: یہ التباس تو حرکات کے ذریعہ دور کیا جا سکتا ہے یعنی زیر و زبر سے پتہ چل جاتا ہے کہ وہ ثلاثی مجرد کا امر ہے یا بابِ تفعیل کا جیسے وَعْلَمْ اور عَلِّمْ؟

جواب: آپ کی بات درست ہے لیکن عام طور پر حرکات کو ترک کر دیا جاتا ہے لہذا التباس کا خدشہ موجود ہے اسی وجہ سے عُمَرُ اور عَمْرٌو میں فرق کرنے کے لئے واؤ کا اضافہ عَمْرو کے آخر میں کرتے ہیں پس اب ان پر حرکت ہو یا نہ ہو دونوں کے درمیان فرق واؤ سے ہو جاتا ہے، کہ عَمَرو واؤ سے پڑھا جائے گا اور عُمَر بغیر واؤ کے، پس اسی طرح امر کے ہمزہ کو بھی باقی رکھا گیا ہے۔ تاکہ التباس کا خدشہ دور ہو سکے۔

سوال: اگر ہمزۂ وصلی لکھنے میں باقی رہتا ہے تو بسم اللّٰہ کا ہمزہ کیوں حذف کیا گیا ہے؟

جواب: بسم اللہ کے کثرتِ استعمال کی بناء پر ہمزۂ وصلی کو حذف کر دیا گیا ہے کیونکہ کثرتِ استعمال تخفیف چاہتا ہے۔

سوال: پھر اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِی خَلَقَ میں بِاسْمِ کا ہمزہ کیوں حذف نہیں ہوا؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: یہاں پر قلتِ استعمال کی وجہ سے حذف نہیں کیا گیا ہے، کیونکہ قلتِ استعمال تخفیف کا تقاضا نہیں کرتا ہے۔

سوال: امر غائب میں آخری حرف کو جزم کیوں دیا گیا؟

جواب: کیونکہ لامِ امر معنی کو مستقبل میں لے جانے کی وجہ سے کلمۂ شرط کے مشابہ ہے لہٰذا لامِ امر نے وہی عمل کیا جو کلمۂ شرط کرتا ہے، جس طرح اِنْ جب ماضی میں داخل ہو تو ماضی کے معنی کو مستقبل میں منتقل کر دیتا ہے جیسے اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ، (اگر تو نے مارا تو میں بھی ماروں گا) اسی طرح لامِ امر جب جملۂ خبریہ میں داخل ہو تو خبریہ کو انشائیہ بنا دیتا ہے جیسے لِيَضْرِبْ زَيْدٌ (زید کو چاہئے کہ وہ مارے) پس جب دونوں کے درمیان معنی کے اعتبار سے مشابہت ہے تو عمل کے اعتبار سے بھی مشابہت ہے اور وہ آخری حرف کو جزم دینا ہے۔ پس لامِ امر کی وجہ سے امر کا آخری حرف ساکن ہے۔

سوال: امر حاضر کے صیغوں میں لامِ امر کیوں نہیں آتا حالانکہ حدیث میں فَلْتَفْرَحُوْا لام کے ساتھ حاضر کا صیغہ آیا ہے؟

جواب: کوفیین حضرات امر حاضر کو لامِ امر کے ساتھ لِتَضْرِبْ استعمال کرتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک اِضْرِبْ کی اصل لِتَضْرِبْ ہے اور ان کی دلیل نبیٔ کریم ﷺ کا فرمان فَبِذٰلِكَ فَلْتَفْرَحُوْا ہے لیکن جمہور صرفیین کا قول یہ ہے کہ یقیناً اِضْرِبْ کی اصل لِتَضْرِبْ ہی ہے پھر کثرتِ استعمال کی بناء پر لامِ امر کو حذف کر دیا گیا تو تَضْرِبْ بچا، پھر مضارع اور امر میں فرق کرنے کے لئے علامتِ مضارع کو حذف کر دیا گیا جس کی وجہ سے ابتداء بالسکون لازم آ رہا تھا لہٰذا علامتِ مضارع کی جگہ ہمزۂ وصل لگا دیا گیا تو اِضْرِبْ ہو گیا۔ اور آخری حرف کو اپنی حالت میں مجزوم ہی رکھا گیا۔ یا یہ کہ ہمزہ نے وہی عمل کیا جو لامِ امر نے کیا تھا یعنی آخری حرف کو جزم دینا، جیسے کہ فاء رُبَّ کے معنی میں آ کر رُبَّ کی طرح عمل کرتا ہے یعنی مجرور کر دیتا ہے جیسے شاعر کا قول:

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

فَمِثْلِكِ حُبْلٰى قَدْطَرَقْتُ وَ مُرْضِعٍ فَأَلْهَيْتُهَا عَنْ ذِیْ تَمَائِمَ مُحْوِلِ

ترجمہ: میں تیری جیسی کئی حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتوں کے پاس رات کے وقت آیا، تو میں نے انہیں ایک سال کے دودھ پیتے تعویذ والے بچے سے غافل کر دیا۔

پس یہاں پر فَمِثْلِكِ میں مِثْلِ مجرور ہے اور اسے فاء نے جر دیا ہے جو کہ رُبَّ کے معنی میں ہے۔

رد کوفیین: اور جو حدیث میں لِتَفْرَحُوْا آیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ نبیٔ کریم ﷺ نے اپنے قول لِتَفْرَحُوْا سے حاضر اور غائب دونوں طبقوں کے لوگوں سے خطاب فرمایا ہے کیونکہ سیدِ عالم ﷺ تما حاضر اور غائب لوگوں کی طرف مبعوث کئے گئے ہیں۔

سوال: فعلِ امر مبنی کیوں ہوتا ہے؟

جواب: بصریین کے نزدیک فعلِ امر مبنی ہے کہ افعال میں اصل مبنی ہونا ہے۔

سوال: اگر فعلِ امر فعل ہونے کی وجہ سے مبنی ہے تو مضارع بھی تو فعل ہے یہ کیوں مبنی نہیں ہے؟

جواب: فعلِ مضارع کے معرب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اسے اسمِ فاعل کے ساتھ مشابہتِ تامہ حاصل ہے، جب کہ فعلِ امر کو اسمِ فاعل سے مشابہتِ تامہ حاصل نہیں کہ فعلِ امر علامتِ مضارع کے حذف ہو جانے کے بعد اسمِ فاعل سے مشابہتِ تامہ نہیں رکھتا، اسی وجہ سے فَلْتَفْرَحُوْا کو بالاتفاق معرب قرار دیا گیا ہے کہ اس میں علامتِ مضارع باقی ہے، اور یہی وجہِ اعراب ہے۔

فعلِ امر کا اسمِ فاعل کے ساتھ مشابہتِ تامہ نہ رکھنے کی وجہ: (۱) فعلِ امر حرکات و سکنات میں اسمِ فاعل کے ہم وزن نہیں ہوتا۔ (۲) نکرہ کی صفت بننے میں اسمِ فاعل کے مشابہ نہیں ہوتا۔ کہ فعلِ امر انشاء ہوتا ہے اور اسمِ فاعل خبر ہوتا ہے، ہاں اگر فعلِ امر کی تاویل کی جائے تو پھر فعلِ امر اسمِ نکرہ کی صفت بن سکتا ہے۔ ورنہ تو نہیں۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: فعلِ امر میں نونِ ثقیلہ اور خفیفہ کیوں لاتے ہیں؟

جواب: چونکہ نونِ ثقیلہ اور خفیفہ تاکید کے لئے ہیں لہذا فعلِ امر میں طلب کے اندر تاکید پیدا کرنے کے لئے نونِ تاکید ثقیلہ اور خفیفہ لاتے ہیں، اور نونِ ثقیلہ کے ذریعہ نونِ خفیفہ کے مقابلہ زیادہ تاکید حاصل ہوتی ہے۔

سوال: نونِ ثقیلہ اور خفیفہ کو فعلِ امر کے شروع میں کیوں نہیں لاتے؟

جواب: کیونکہ زیادتی تغیر کی ایک قسم ہے اور محلِ تغیر کلمہ کا آخری حرف ہے اسی وجہ سے نونِ ثقیلہ اور خفیفہ کا اضافہ شروع میں نہ کرکے آخر میں کیا گیا ہے۔

سوال: لِیَضْرِبَنَّ میں باء کو فتحہ کیوں دیا گیا اور فتحہ ہی کو کیوں خاص کیا گیا؟

جواب: لِیَضْرِبَنَّ بنا ہے لِیَضْرِبْ سے پھر نونِ تاکید کا اضافہ کیا گیا تو لِیَضْرِبْنَّ ہوا پس باء اور نونِ مدغم کے ساکن ہونے کی وجہ سے اجتماعِ ساکنین ہوا لہذا اجتماعِ ساکنین سے بچتے ہوئے باء کو فتحہ دیا گیا۔ ہاں اگر کسرہ دیتے تو فعل میں کسرہ آتا جو کہ درست نہیں، اور اگر ضمہ دیتے تو جمع مذکر غائب لِیَضْرِبُنَّ سے التباس ہو جاتا، پس ان دونوں خرابیوں سے بچتے ہوئے اور خفت کو طلب کرتے ہوئے باء کو اخف الحرکات فتحہ دیا گیا۔

سوال: لِیَضْرِبَنَّ میں دوسرے نون کو فتحہ کیوں دیا گیا؟

جواب: اگر فتحہ نہ دیتے تو دونوں نون ساکن ہوتے اور یوں اجتماعِ ساکنین لازم آتا، پس خفت کے پیشِ نظر نون کو فتحہ دیا گیا۔ اور ضمہ یا کسرہ ثقل کی بناء پر نہیں دیا گیا۔

سوال: نونِ ثقیلہ اور خفیفہ کی صورت میں لِیَضْرِبُنَّ جمع مذکر غائب سے واؤ کو کیوں حذف کر دیتے ہیں؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: لِیَضْرِبُنَّ اصل میں لِیَضْرِبُوْنَّ تھا پس واؤ اور نونِ تاکید کا پہلا نون دونوں ساکن ہیں پس اجتماعِ ساکنین سے بچنے کے لئے واؤ کو حذف کر دیا گیا اور اس واؤ پر دلالت کرنے کے لئے باء پر ضمہ باقی رکھا گیا۔

سوال: واحد مؤنث حاضر لِتَضْرِبِنَّ سے یاء کو کیوں حذف کیا گیا؟

جواب: کیونکہ لِتَضْرِبِنَّ اصل میں لِتَضْرِبِیْنَّ تھا، یاء اور پہلے نون کے ساکن ہونے کی وجہ سے اجتماعِ ساکنین لازم آیا لہذا یاء کو حذف کیا گیا اور باء پر کسرہ کو باقی رکھا گیا تاکہ وہ یاء کے حذف ہونے پر دلالت کرے۔

سوال: نونِ تاکید لانے کی صورت میں تثنیہ کا الف کیوں نہیں گرایا جاتا؟

جواب: تثنیہ کا صیغہ لِیَضْرِبَانَّ سے الف کو حذف کر دیا جاتا تو لِیَضْرِبَنَّ بچتا، اور واحد مذکر کے صیغہ سے ملتبس ہو جاتا۔

سوال: الفِ تثنیہ کے بعد آنے والے نون کو کسرہ کیوں دیتے ہیں جیسے لِیَضْرِبَانِّ؟

جواب: اس لئے کہ نونِ ثقیلہ جو تثنیہ کے صیغہ میں آتا ہے اسے الف کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے نونِ تثنیہ کے ساتھ مشابہت حاصل ہے، پس مشابہت کی وجہ سے نونِ تثنیہ کی طرح اسے بھی کسرہ دیا گیا۔

سوال: جمع مؤنث غائب و حاضر میں نونِ ثقیلہ کو کسرہ کیوں دیا حالانکہ اس نون سے پہلے الفِ تثنیہ نہیں بلکہ الفِ فاصل ہے؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: اگرچہ اس صیغہ کے نونِ ثقیلہ سے پہلے الفِ تثنیہ نہیں مگر الف تو ہے پس یہ الفِ فاصل الفِ تثنیہ کے مشابہ ہے جس کی بناء پر کسرہ دیا گیا ہے۔

سوال: نونِ ثقیلہ کی وجہ سے تثنیہ کے نونِ اعرابی کو کیوں حذف کیا جاتا ہے حالانکہ وہ نون رفع پر دلالت کرتا ہے؟

جواب: جب فعلِ مضارع میں نونِ ثقیلہ داخل ہوتا ہے تو فعلِ مضارع مبنی ہو جاتا ہے اور نونِ اعرابی معرب ہونے کی نشانی ہے اب اگر نونِ اعرابی کو حذف نہ کرتے تو ایک فعل کا معرب اور مبنی ہونا لازم آتا جو کہ خلافِ قیاس ہے اور فعلِ امر تو پہلے سے ہی مبنی ہوتا ہے اس میں نونِ ثقیلہ لاؤ یا نہ لاؤ، نونِ اعرابی پہلے ہی حذف ہو جاتا ہے، پس نونِ ثقیلہ کی بناء پر ساتوں صیغوں سے نونِ اعرابی گر جاتی ہے اور نونِ ثقیلہ کا ماقبل مبنی ہو جاتا ہے۔

سوال: جمع مؤنث غائب و حاضر کے صیغے میں الفِ فاصل کیوں لاتے ہیں؟

جواب: جمع مؤنث غائب و حاضر کے صیغے میں الفِ فاصل اس لئے لاتے ہیں تاکہ تین نون جمع نہ ہو جائیں، کیونکہ تین نون کا اجتماع ثقل کا باعث ہے، پس نونِ جمع مؤنث غائب اور نونِ ثقیلہ کے درمیان الفِ فاصل لاکر اس ثقل کو دور کرتے ہیں۔

سوال: کیا نونِ ثقیلہ اور نونِ خفیفہ کے حکم میں کوئی فرق ہے؟

جواب: نونِ خفیفہ کا وہی حکم ہے جو نونِ ثقیلہ کا ہے البتہ الفِ تثنیہ اور الفِ فاصل کے بعد نونِ خفیفہ نہیں آتا ہے۔

سوال: جن صیغوں میں الف آتا ہے ان صیغوں میں نونِ خفیفہ کے نہ آنے کی کیا وجہ ہے؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: جن صیغوں میں الف آتا ہے اگر ان میں نونِ خفیفہ کو لائیں تو اجتماعِ ساکنین فی غیر حدہ لازم آتا ہے، پس اگر ساکنین فی غیر حدہ سے بچنے کے لئے الفِ تثنیہ کو حذف کریں اور لِیَضْرِبَانْ سے لِیَضْرِبَنْ پڑھیں تو صیغہ واحد مذکر سے التباس ہو گا، اور اعراب نہ ہونے کی صورت میں واحد مذکر، جمع مذکر غائب سے ملتبس ہو گا، اور اگر صیغہ جمع مؤنث غائب و حاضر سے الفِ فاصل کو حذف کریں لِیَضْرِبْنَنْ اور لِتَضْرِبْنَنْ پڑھے تو دو نون کا اجتماع لازم آئے گا، اور اگر لِیَضْرِبْنَنْ سے پہلے نون کو بھی حذف کریں اور لِیَضْرِبْنَ پڑھے تو فعلِ مضارع منصوب بلام کَیْ ہو جائے گا یوں صیغہ نونِ تاکید سے خارج ہو جائے گا، اور اگر دوسرے نون کو حذف کریں تب بھی یہی خرابی لازم آئے گی، لہذا ان تمام خرابیوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے نونِ خفیفہ ان صیغوں میں نہیں آتی۔

سوال: اجتماعِ ساکنین فی غیرِ حدّہ کی وضاحت کریں اور بتائیں کہ وہ یہاں کیسے لازم آتا ہے؟

جواب: اجتماعِ ساکنین فی حدّہ: یہ ہے کہ پہلا حرفِ ساکن مدہ ہو اور دوسرا حرفِ ساکن مدغم، جیسے وَالضَّآلِّیْنَ میں الف مدہ اور پہلا لام جو مدغم ہے ساکن ہے پس یہ اجتماع جائز ہے، اجتماعِ ساکنین فی غیرِ حدّہ: یہ ہے کہ پہلا حرفِ ساکن مدہ ہو اور دوسرا حرفِ ساکن مدغم نہ ہو جیسے نونِ خفیفہ کہ یہ نون ساکن ہوتا ہے جیسے لِیَضْرِبَانْ اور یہ اجتماع ناجائز ہے کیونکہ یہ ثقل کا باعث ہے۔

نوٹ: چار تثنیہ اور دو جمع مؤنث غائب و حاضر کے صیغوں میں نونِ ثقیلہ کے ساتھ الف ساکن کا اجتماع اجتماعِ ساکنین فی حدّہ ہے، اور نونِ خفیفہ کے ساتھ اجتماع فی غیر حدّہ ہے۔

سوال: کیا کسی نحوی کے نزدیک نونِ خفیفہ تمام صیغوں میں نونِ ثقیلہ کی طرح آتی ہے؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: جی ہاں! کوفیوں میں سے یونس نحوی کے نزدیک نونِ خفیفہ نونِ ثقیلہ پر قیاس کرتے ہوئے تمام صیغوں میں آتی ہے اور اس کی علت یہ بیان کرتے ہیں کہ دونوں ساکن حرفوں کا تلفظ کرنا ممکن ہے جیسے مَحْیَایْ میں الف اور یاءِ اضافت کے سکون کے ساتھ تلفظ کرنا ممکن ہے۔

سوال: نونِ ثقیلہ اور خفیفہ کتنے اور کون کون سے مقامات میں آتے ہیں اور کیوں آتے ہیں؟

جواب: یہ دونوں نون سات مقامات میں آتے ہیں اور ان مقامات پر ان کا آنا اس لئے ہے کہ ان میں طلب کا معنی پایا جاتا ہے اور وہ مقامات یہ ہیں۔

(۱)امر :اِضْرِبَنَّ اس میں فعل کا طلب کرنا پایا جاتا ہے۔(۲) نہی :لَا تَضْرِبَنَّ اس میں ترکِ فعل کی طلب پائی جارہی ہے۔(۳)استفہام :هَلْ تَضْرِبَنَّ اس میں ذہن میں صورۃُ الشئ کے حصول کی طلب پائی جارہی ہے۔(۴)تمنّی :لَيْتَكَ تَضْرِبَنَّ اس میں محبت کے طریقہ پر شیئ کے حصول کی طلب پائی جارہی ہے۔(۵)عرض :اَلَا تَضْرِبَنَّ اس میں نرمی کے ساتھ شیئ اور حکم کی طلب پائی جارہی ہے۔(۶)قسم :وَاللّٰهِ لَاَضْرِبَنَّ اس میں قسم کی وجہ سے بظاہر طلب کا معنی نہیں پایا جارہا ہے مگر جب کوئی وَاللّٰهِ لَاَضْرِبَنَّ کہتا ہے تو گویا کہ اس نے اَسْأَلُ اللّٰهَ لَاَضْرِبَنَّ کہا یوں سوال کرنے کے طور پر معنیٰ طلب پایا گیا،(۷) نفی :لَا تَضْرِبَنَّ اس میں حرفِ نفی کے ساتھ نونِ تاکید بہت کم آتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ نفی نہی سے مشابہت رکھتا ہے کہ دونوں کے صیغے ایک جیسے ہیں۔

سوال: نہی اور نفی میں تو ترکِ فعل کا معنی پایا جاتا ہے تو طلبِ فعل کا معنی کیسے پایا گیا؟

جواب: نہی میں تو ترکِ فعل کی طلب موجود ہے، اور رہی بات نفی کی تو یہ نہی کے مشابہ ہونے کی وجہ سے نہی کی طرح ترکِ فعل کی طلب کا معنی دیتا ہے، فلا اعتراض علیہ۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: کیا فعلِ امر اور فعلِ نہی کے حکم میں کوئی فرق ہے، اور فعلِ نہی کو فعلِ امر کے بعد کیوں لائیں؟

جواب: فعلِ نہی تمام وجوہ میں فعلِ امر کے مثل ہے سوائے اس کے کہ فعلِ امر مبنی ہوتا ہے اور فعلِ نہی معرب، اور رہی یہ بات کہ فعلِ نہی کو فعلِ امر کے بعد کیوں لائیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ فعلِ امر مبنی ہونے کی وجہ سے مبنی للفاعل ہے اور فعلِ نہی معرب ہونے کی وجہ سے مبنی للمفعول ہے، اور فاعل مفعول سے مقدم ہوتا ہے لہذا اسی کا لحاظ کرتے ہوئے فعلِ امر کو مقدم اور فعلِ نہی کو مؤخر کیا گیا ہے۔

سوال: فعلِ نہی معرب کیوں ہے؟

جواب: چونکہ فعلِ نہی میں علتِ اعراب یعنی علامتِ مضارع بر قرار رہتی ہے جب کہ فعلِ امر حاضر معروف میں اسے حذف کر دیا جاتا ہے لہذا فعلِ نہی علتِ اعراب کے سبب بالاجماع معرب ہے، اور فعلِ امر عدمِ علتِ اعراب کے سبب مبنی ہے۔

سوال: فعلِ مجہول کی تعریف کیا ہے نیز ماضی، مضارع، امر اور نہی کا فعلِ مجہول کس وزن پر آتے ہیں؟

جواب: جس فعل کا کرنے والا معلوم نہ ہو اسے مجہول کہتے ہیں اور فعلِ ماضی میں فُعِلَ کے وزن پر، اور فعلِ مضارع میں یُفْعَلُ کے وزن پر، اور فعلِ امر میں لِتُفْعَلْ کے وزن پر، اور فعلِ نہی میں لَا تُفْعَلْ کے وزن پر آتا ہے۔

سوال: فعلِ مجہول کے لانے کا سبب کیا ہے، یہ کیوں لایا جاتا ہے؟

جواب: اس کی کئی وجوہات ہیں جو علمُ البلاغۃ میں بیان کی گئی ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں: (۱) فاعل کی خساست کی وجہ سے اس کا ذکر کرنا مناسب نہیں ہوتا تو فعل کی نسبت فاعل کے بجائے مفعول کی طرف کر دی جاتی ہے جیسے شُتِمَ الْخَلِيْقَةُ (مخلوقِ خدا کو گالی دی گئی) پس جو مخلوقِ خدا کو گالی دے وہ خسیس و

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حقیر ہے وہ ذکر کرنے کے قابل نہیں۔(۲)فاعل کی عظمت کی وجہ سے اس کا ذکر کرنا بے ادبی ہوتی ہے تو فعل کی نسبت فاعل کے بجائے مفعول کی طرف کر دی جاتی ہے جیسے عُوْقِبَ اللِّصُّ (چور کو سزا دی گئی) یہ جملہ اصل میں عَاقَبَ السُّلْطَانُ اللِّصَّ تھا۔(۳)فاعل کی شہرت کی وجہ سے اس کا ذکر چھوڑ دیا جاتا ہے تو فعل کی نسبت فاعل کے بجائے مفعول کی طرف کر دی جاتی ہے جیسے خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفاً (انسان کمزور پیدا کیا گیا) پس فاعل اعرف المعارف ہے لہذا اس کے ذکر کی کوئی حاجت نہیں اور وہ اللہ تعالی ہے، کہ خُلِقَ ایسا فعل ہے جو غیر اللہ سے متصور نہیں۔ پس ان تمام وجوہات کی بناء پر فعل کو مجہول یعنی مبنی للمفعول لاتے ہیں۔

سوال: فعلِ مجہول کا صیغہ مثلاً فُعِلَ، یُفْعَلُ وغیرہ تو غیر معقول ہیں پھر بھی اس کو ان اوزان پر لایا گیا؟

جواب: چونکہ فعلِ مجہول کا معنی بھی غیر معقول ہے، کیونکہ فعل کی نسبت فاعل کے بجائے مفعول کی طرف کی جاتی ہے لہذا اس کے لئے صیغہ بھی غیر معقول استعمال کیا گیا ہے۔

سوال: فُعِلَ ماضی مجہول کا صیغہ کیسے غیرِ معقول ہے؟

جواب: فُعِلَ کے غیر معقول ہونے کی واضح دلیل یہ ہے کہ اس وزن پر اسم سے صرف دو کلمے وُعِلَ اور دُئِلَ ہی آتے ہیں، نیز فُعِلَ میں ضمہ سے کسرہ کی طرف خروج لازم ہونے کی وجہ سے بھی غیر معقول ہے۔ پس جب کلامِ عرب میں وُعِلَ اور دُئِلَ کے علاوہ کوئی کلمہ نہیں پایا جاتا تو یہ وزن غیر معقول ہو گیا اس لئے کہ اگر یہ وزن معقول ہوتا تو ضرور اس وزن پر کثیر کلمات آتے جبکہ ایسا نہیں۔

سوال: یُفْعَلُ مضارع مجہول کا صیغہ کیسے غیرِ معقول ہے؟

جواب: اس لئے کہ یہ صیغہ حرکات و سکنات میں فُعْلَلٌ کے مثل ہے اور فُعْلَلٌ کے وزن پر کوئی کلمہ نہیں آتا سوائے جُنْدَبٌ اور بُرْقَعٌ کے، گویا یہ بھی غیر معقول اور قلیل الاستعمال ہے۔

سوال: ثلاثی مزید فیہ میں فعلِ مجہول کس وزن پر آتا ہے؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: ثلاثی مزید فیہ میں سات ابواب کے علاوہ ماضی مجہول پہلے حرف کے ضمہ اور آخر سے پہلے حرف پر کسرہ کے ساتھ اُفْعِلَ کے وزن پر آتا ہے جیسے اُکْرِمَ۔ اور مضارع مجہول میں پہلے حرف پر ضمہ اور آخر کے ماقبل پر فتحہ کے ساتھ یُفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے جیسے یُکْرَمُ یہ ثلاثی مجرد کی اتباع کرتے ہوئے یُفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے۔

سوال: جن سات ابواب کی استثناء کی گئی ہے وہ ابواب کون کون سے ہیں اور ان سے فعلِ مجہول کس وزن پر آئے گا؟

جواب: وہ سات ابواب یہ ہیں۔

(۱)تَفَعُّلٌ (۲)تَفَاعُلٌ (۳)اِفْتِعَالٌ (۴)اِنْفِعَالٌ (۵)اِسْتِفْعَالٌ (۶)اِفْعِنْلَالٌ (۷)اِفْعِيْعَالٌ۔ پس ان ابواب سے ماضی مجہول پہلے اور دوسرے متحرک حرف پر ضمہ اور آخر کے ماقبل پر کسرہ کے ساتھ آتا ہے جیسے تُقُبِّلَ۔ تُقُوْبِلَ۔ اُجْتُنِبَ۔ اُسْتُنْصِرَ۔ اُنْفُطِرَ۔ اُفْعُنْلِلَ۔ اُفْعُوْعِلَ۔

سوال: بابِ تَفَعُّلٌ اور تَفَاعُلٌ کی ماضی مجہول میں فاء کلمہ کو ضمہ کیوں دیا گیا ہے؟

جواب: اس لئے کہ اگر ان ابواب میں فاء کلمہ کو ضمہ نہ دیا جاتا تو پھر بابِ تفعیل اور مفاعلة کے مضارع مجہول کے ساتھ التباس لازم آتا جیسے یُصَرَّفُ۔ یُقَبَّلُ۔ اور یُقَاتَلُ۔ تُقَابَلُ۔ پس اس التباس کی وجہ سے ان دونوں باب میں فاء کلمہ کو ضمہ دیا گیا ہے۔

سوال: باقی پانچ ابواب میں پہلے متحرک حرف کو ضمہ دینے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: بقیہ پانچ ابواب میں پہلے متحرک حرف کو ضمہ اس لئے دیتے ہیں کہ ضمہ نہ دینے کی صورت میں حالتِ وقف میں امر کے ساتھ التباس لازم آنے کا خدشہ تھا مثلاً بابِ افتعال میں ماضی مجہول اور فعلِ امر ہم شکل ہیں جیسے وَاجْتُنِبْ حالتِ وقف میں ماضی مجہول ہے، اور وَاجْتَنِبْ فعلِ امر ہے ان دونوں

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

میں فرق صرف یہ ہے کہ فعلِ امر میں تاء مفتوح ہے اور فعلِ ماضی مجہول میں مضموم ہے، پس اعراب نہ ہونے کے وقت دونوں ہم شکل ہیں، اور اعراب کے وقت صرف تاءِ مضموم ہی التباس کے ڈر کو ختم کرتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے بڑی تمنا تھی کہ کاش! میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کبھی خواب میں دیکھ لیتا۔ تو ایک سال کے بعد میں نے ان کو خواب میں دیکھا کہ وہ اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھتے ہوئے میرے سامنے تشریف لائے تو میں نے پوچھا کہ اے امیر المومنین! رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کا **کیا حال ہے**؟ تو فرمایا کہ میں نے ابھی ابھی حساب سے فرصت پائی ہے اور اگر میں نے اپنے رب عزوجل کو رءوف ورحیم نہ پایا ہوتا تو میرے قدم ڈگمگا جاتے۔

(احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت ومابعدہ، الباب الثامن، بیان منامات تکشف عن احوال الموتی والاعمال النافعۃ فی الآخرۃ، ج۵، ص۲۶۳)

☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

فَصْلٌ فِی اِسْمِ الْفَاعِلِ

فصل اسمِ فاعل کے بیان میں

سوال: اسمِ فاعل کسے کہتے ہیں اور یہ کس سے مشتق ہوتا ہے؟

جواب: اسمِ فاعل وہ اسم ہے جس کے ساتھ فعل بمعنی حدوث قائم ہو، اور یہ فعلِ مضارع سے مشتق ہوتا ہے۔

سوال: اسمِ فاعل فعلِ مضارع سے ہی کیوں مشتق ہوتا ہے؟

جواب: اس لئے کہ اسمِ فاعل کو فعلِ مضارع سے مشابہتِ تامہ حاصل ہے مثلاً دونوں نکرہ کی صفت واقع ہو سکتے ہیں نیز اس کے علاوہ کئی امور میں مشابہت پائی جاتی ہے جن کا ذکر مستقبل کی فصل میں ہو چکا ہے۔

سوال: ثلاثی مجرد سے اسمِ فاعل کا صیغہ کس وزن پر آتا ہے اور کیسے بنتا ہے؟

جواب: ثلاثی مجرد سے اسمِ فاعل فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے، علامتِ مضارع کو حذف کر کے فاء اور عین کلمہ کے درمیان الف کا اضافہ کرتے ہیں اور عین کلمہ کو کسرہ دیتے ہیں اور آخر میں تنوین لاتے ہیں جیسے یَضْرِبُ سے ضَارِبٌ۔

سوال: اضافہ کے لئے الف کی تخصیص کیوں کی گئی ہے اور اضافہ کی ضرورت کیوں درپیش ہوئی؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: اگر الف کا اضافہ نہ کرتے تو اسمِ فاعل فعلِ ماضی سے ملتبس ہو جاتا جیسے ضَرِبٌ اور ضَرَبَ۔ اور اضافہ کے لئے الف کی تخصیص اس کی خفت کی وجہ سے کی گئی ہے۔ جبکہ یاء اور واؤ لانے کی صورت میں صیغہ ثقیل ہو جاتا۔

سوال: الف کا اضافہ شروع میں کیوں نہیں کیا جاتا ، یا آخر میں کیوں نہیں کیا جاتا جبکہ آخر ہی محلِ تغییر ہے؟

جواب: کیونکہ ان دونوں صورتوں میں التباس لازم آتا ہے، پس اگر الف کا اضافہ شروع میں کرتے تو ابتداء بالسکون لازم آتا، اور اگر خفت کے پیشِ نظر الف کو فتحہ دیتے تو وقف کی حالت میں فعلِ مضارع کے واحد متکلم کے صیغہ اَضْرِبُ سے ملتبس ہو جاتا، اور اگر الف کو کسرہ دیتے تو فعلِ امر حاضر معروف اِضْرِبْ سے ملتبس ہو جاتا، اور اگر الف کو ضمہ دیتے تو حرکت نہ ہونے کی صورت میں فعلِ امر حاضر معروف اُنْصُرْ سے ملتبس ہو جاتا، اور اگر الف کا آخر میں اضافہ کرتے تو فعلِ ماضی کے تثنیہ مذکر غائب کے صیغہ ضَرَبَا سے ملتبس ہو جاتا، اور اگر الف کی زیادتی عین اور لام کلمہ کے درمیان کرتے تو حرکت نہ ہونے کی صورت میں مبالغہ کے صیغہ فَتَّاحٌ۔صَبَّارٌ سے ملتبس ہو جاتا۔ پس ان خرابیوں کے پیشِ نظر الف کی زیادتی فاء اور عین کلمہ کے درمیان کی گئی ہے۔

سوال: اسمِ فاعل میں عین کلمہ کو کسرہ کیوں دیا گیا فتحہ یا ضمہ دے دیتے؟

جواب: اسمِ فاعل کے عین کلمہ کو کسرہ کی جگہ اگر ضمہ دیتے تو ثقل لازم آتا اس لئے کہ ضمہ واؤ کا جزء ہے اور واؤ ثقیل ہے لہذا ثقیل کا جزء بھی ثقیل ہوا، اور اگر عین کلمہ کو فتحہ دیتے تو بابِ مفاعلة کے فعلِ ماضی کے صیغہ قَاتَلَ سے ملتبس ہو جاتا لہذا عین کلمہ کو کسرہ دے کر ان خرابیوں سے اجتناب کیا گیا ہے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: اسمِ فاعل کے عین کلمہ کو کسرہ دینے کی صورت میں بھی تو بابِ مفاعلۃ کے فعلِ امر سے التباس لازم آتا ہے، لہذا اس خرابی کو کیوں دور نہ کیا گیا؟

جواب: یہ بات درست ہے کہ عین کلمہ کو کسرہ دینے کی صورت میں بابِ مفاعلۃ کے فعلِ امر سے التباس لازم آرہا ہے، لیکن ضرورت کے تحت عین کلمہ کو کسرہ دیا گیا ہے کیونکہ کسرہ درمیانی حرکت ہے اور کسرہ کا التباس عین کے ضمہ کے التباس سے اولی ہے اس لئے کہ اہلِ عرب کی لغت ہر ثقل سے سالم ہے۔ اور عین کلمہ کے فتحہ کے التباس سے عین کلمہ کے کسرہ کا التباس اہون (بہت تھوڑا) ہے اس لئے کہ فعلِ امر بھی فعلِ مضارع سے مشتق ہوتا ہے اور اسمِ فاعل بھی، پس کسرہ دینے کی صورت میں فرع کے فرع کا التباس فرع کے فرع کے ساتھ ہے کہ فعلِ ماضی کی فرع فعلِ مضارع اور فعلِ مضارع کی فرع فعلِ امر اور اسمِ فاعل ہیں، جبکہ فتحہ دینے کی صورت میں فرع کے فرع کا التباس اصل کے اصل کے ساتھ ہے کہ فعلِ مضارع فعلِ امر اور اسمِ فاعل کی اصل ہے اور اس اصل یعنی فعلِ مضارع کی اصل فعلِ ماضی ہے۔ فافہم۔

سوال: صفتِ مشبہ کو اسمِ فاعل کی بحث میں کیوں ذکر کیا گیا ہے الگ سے اس کا باب کیوں نہیں باندھا گیا، نیز صفتِ مشبہ کی تعریف کیا ہے؟

جواب: چونکہ ثلاثی مجرد کے اسمِ فاعل اور صفتِ مشبہ کے درمیان مشابہتِ تامہ پائی جاتی ہے لہذا مشابہت کو پیشِ نظر رکھ کر صفتِ مشبہ کا ذکر اسمِ فاعل کے ساتھ کر دیا گیا ہے۔ اور رہی اس کی تعریف تو وہ یہ ہے: صفتِ مشبہ وہ اسم ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں صفت بطورِ ثبوت کے ہو۔

سوال: صفتِ مشبہ کے اوزان کون کون سے ہیں؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: صفتِ مشبہ کے سماعی ہونے کی وجہ سے اس کے اوزان خاص نہیں ہیں لیکن ہم یہاں پر چند اوزان لکھتے ہیں جو کثیر الاستعمال ہیں۔

وزن	مثال	معنی	وزن	مثال	معنی	وزن	مثال	معنی
فَعِلٌ	فَرِقٌ	ڈرپوک	فَعْلٌ	شَکْسٌ	بدخو	فُعْلٌ	صُلْبٌ	سخت
فَعِلٌ	مَلِحٌ	نمکین	فُعُلٌ	جُنُبٌ	ناپاک	فَعَالٌ	جَنَابٌ	بزدل
فَعَلٌ	حَسَنٌ	خوبصورت	فُعَالٌ	شُجَاعٌ	بہادر	فَعْلَانٌ	عَطْشَانٌ	پیاسا
اَفْعَلُ	اَحْوَلُ	بھینگا						

سوال: ان اوزان میں سے کون سا وزن ماضی مکسور العین سَمِعَ یَسْمَعُ کے ساتھ خاص ہے؟

جواب: اَفْعَلُ کا وزن ماضی مکسور العین سَمِعَ یَسْمَعُ کے ساتھ خاص ہے جیسے اَحْوَلُ۔

سوال: کیا اَفْعَلُ کے وزن پر آنے والے اسماء سَمِعَ یَسْمَعُ کے علاوہ کسی دوسرے ابواب سے بھی آتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! چھ اسماء ایسے ہیں جو اَفْعَلُ کے وزن پر آکر بھی ماضی مضموم العین فَعُلَ یَفْعُلُ کے باب سے آتے ہیں، اور وہ اسماء یہ ہیں۔

اَحْمَقُ۔ اَخْرَقُ۔ آدَمُ۔ اَرْعَنُ۔ اَسْمَرُ۔ اَعْجَفُ۔ یہ فَعُلَ یَفْعُلُ باب سے آتے ہیں۔

سوال: کیا ان کے علاوہ بھی کوئی اسم باب فَعُلَ یَفْعُلُ سے آتا ہے؟

جواب: جی ہاں! اصمعی کے نزدیک اَعْجَمُ بھی فَعُلَ یَفْعُلُ باب سے آتا ہے۔

سوال: کیا ان مندرجہ بالا اسماء کی لغات میں کچھ اختلاف بھی ہے؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: جی ہاں! فراء کے نزدیک اَحْمَقُ ماضی مکسور العین فَعِلَ یَفْعَلُ سے بھی آتا ہے اور اسی طرح اَخْرَقُ۔ اَسْرَرُ۔ اَعْجَفُ بھی ایک لغت کے مطابق ماضی مکسور العین فَعِلَ یَفْعَلُ سے آتے ہیں۔

سوال: کیا صفتِ مشبہ کے یہی اوزان ہیں اور ان کے علاوہ نہیں ہیں؟

جواب: مصنف نے اپنی کتاب مراح الارواح میں کل دس اوزان شمار کروائے ہیں حالانکہ ان دس اوزان کے علاوہ بھی دیگر اوزان پر صفتِ مشبہ آتا ہے جو علم الصیغہ اور دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارہ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب بنام نصاب الصرف میں مذکور ہیں۔

سوال: اسمِ تفضیل کی تعریف کیا ہے اور یہ کس وزن پر آتا ہے اور ثلاثی مجرد کے علاوہ دوسرے ابواب سے کیوں نہیں آتا؟

جواب: تعریف: اسمِ تفضیل وہ اسم ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں کسی کے مقابلہ میں مصدری معنی کی زیادتی ہو جیسے بَکْرٌ اَکْبَرُ مِنْ زَیْدٍ (بکر زید سے بڑا ہے۔ وزن: ثلاثی مجرد سے اسمِ تفضیل اَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے جیسے اَکْبَرُ۔ اَفْضَلُ وغیرہ۔ ثلاثی مجرد کے علاوہ ابواب سے اَفْعَلُ کے وزن پر اسمِ تفضیل نہیں آتا ہے اس لئے کہ اگر کلمہ چار حرف والا ہو یا اس سے زیادہ والا، اور اس کے شروع میں الفِ تفضیل کا اضافہ کیا جائے تو کلمہ اَفْعَلُ کے وزن سے نکل جائے گا جیسے یَجْتَنِبُ سے اَجْتَنِبُ، پس مزید فیہ میں اَفْعَلُ کا وزن برقرار نہ رہ سکا۔ اور اگر حروف زوائد کو حذف کر کے اَفْعَلُ کے وزن پر لائیں تو ثلاثی مجرد کے اسمِ تفضیل سے ملتبس ہو جائے گا جیسے بابِ افعال سے اَخْرَجُ اَفْعَلُ کے وزن پر بنائیں تو یہ نہیں معلوم ہو سکے گا کہ اس کا معنی زیادہ نکلنے والا ہے یا زیادہ نکالنے والا، یا بابِ استفعال سے خروج کی زیادتی کی طلب ہے، پس اس التباسِ فاسد کی بناء پر غیر ثلاثی مجرد سے اَفْعَلُ کے وزن پر اسمِ تفضیل نہیں آتا۔

سوال: تو کیا غیرِ ثلاثی مجرد سے اسمِ تفضیل نہیں آتا؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: آتا ہے مگر اَفْعَلُ کے وزن پر نہیں بلکہ اس باب کے مصدر کو منصوب ذکر کر کے اس سے پہلے لفظِ اَشَدُّ یا اَزْیَدُ یا اَکْبَرُ وغیرہ ذکر کرتے ہیں جیسے اَشَدُّ اِخْرَاجاً۔ اَزْیَدُ اِجْتِنَاباً۔ اَکْبَرُ اِسْتِنْصَاراً۔

سوال: رنگ و عیب کے معانی پر مشتمل ابواب سے اسمِ تفضیل کیوں نہیں آتا ہے؟

جواب: اس لئے کہ رنگ و عیب میں اَفْعَلُ کا وزن صفتِ مشبہ کے لئے آتا ہے جیسے اَحْمَرُ۔ اَسْوَدُ۔ اَقْبَحُ۔ پس اگر اَفْعَلُ کے وزن پر لون و عیب سے اسمِ تفضیل بھی لائیں اور آپ اَسْوَدُ کہیں تو پتہ نہیں چلے گا کہ اس کا معنی ذو سواد ہے یا زائد فی السواد ہے، اس التباسِ فاسد کی بناء پر لون و عیب سے اَفْعَلُ کے وزن پر اسمِ تفضیل نہیں آتا ہے۔

سوال: تو کیا لون و عیب سے اسمِ تفضیل نہیں آتا ہے؟

جواب: ایسی بات نہیں ہے لون و عیب سے بھی اسمِ تفضیل آتا ہے مگر اَفْعَلُ کے وزن پر نہیں بلکہ اس کے مصدر کو منصوب ذکر کر کے اس سے پہلے اَشَدُّ یا اَزْیَدُ یا اَکْبَرُ لگا کر بناتے ہیں جیسے اَشَدُّ حُمْرَةً۔

سوال: اسمِ تفضیل اسمِ فاعل سے آتا ہے اسمِ مفعول سے کیوں نہیں آتا ہے؟

جواب: اس لئے کہ اس صورت میں معنی کے اعتبار سے اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول کے اسمِ تفضیل کے درمیان التباس لازم آتا ہے، کہ پتہ نہیں چل سکے گا کہ اَضْرَبُ کا معنی زیادہ مارنے والا ہے یا زیادہ مار کھانے والا ہے، پس اس قباحت کے پیشِ نظر اسمِ مفعول سے اسمِ تفضیل نہیں آتا ہے۔

سوال: اس کا الٹ بھی تو کیا جا سکتا تھا کہ اسمِ تفضیل اسمِ فاعل کے لئے نہ آتا اور اسمِ مفعول کے لئے آتا؟

جواب: اس کا الٹ کرنے سے بہت ساری خرابیاں لازم آ رہی تھیں جن کی بناء پر اسمِ مفعول کے اسمِ تفضیل سے اعراض کر کے اسمِ فاعل کے اسمِ تفضیل کی طرف رجوع کیا گیا ہے۔ اور وہ خرابیاں یہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ہیں۔(۱) فاعل مقصود ہوتا ہے جبکہ مفعول زائد وفضلہ۔(۲) فاعل میں عموم ہوتا ہے کہ یہ لازم و متعدی دونوں میں پایا جاتا ہے جبکہ مفعول میں خصوص کہ یہ صرف متعدی سے آتا ہے۔(۳)کلام میں اگر مفعول نہ ہو تب بھی کلام پورا ہو جاتا ہے جبکہ فاعل نہ ہو تو کلام ہی نہیں پایا جاتا۔(۴) اگر اسمِ مفعول سے اسمِ تفضیل لاتے اور اسمِ فاعل سے نہ لاتے تو صرف فعلِ متعدی سے ہی اسمِ تفضیل آتا اور فعلِ لازم سے نہ آتا اس طرح چند افعال میں اسمِ تفضیل محدود ہو جاتا۔ پس ان خرابیوں کے پیشِ نظر مفعول سے نہ لا کر فاعل سے لایا گیا ہے۔

سوال: آپ نے کہا کہ مفعول سے اسمِ تفضیل نہیں آتا حالانکہ اَشْغَلُ مِنْ ذَاتِ النِّحْیَیْنِ میں اَشْغَلُ مفعول کے معنی میں زیادتی کے لئے آیا ہے، اسی طرح غیر ثلاثی مجرد سے اسمِ تفضیل اَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے جیسے اَعْطَا ہُمْ۔اَوْلَاہُمْ۔ نیز لون و عیب سے بھی اَفْعَلُ کے وزن پر اَحْمَقُ اسمِ تفضیل آیا ہے؟

جواب: یہ تمام مثالیں شاذ ہیں اور الشاذ کالمعدوم۔ لہذا ان کے ذریعہ دلیل پکڑنا درست نہیں ہے۔

سوال: ذاتِ النحیین اور احمق من ہبنّقۃ سے کیا مراد ہے؟

جواب: (ذاتُ النِّحْیَیْنِ : ذات بمعنی والی اور النحیین یہ تثنیہ ہے النَّحِیْ کی، بمعنی گھی کی مشک، اور النحیین کا لفظ ایک مشہور و معروف مثل میں استعمال ہوتا ہے جیسے اَشْغَلُ مِنْ ذَاتِ النَّحْیَیْنِ در حقیقت یہ مثل اس طرح مشہور ہوئی کہ ایک عورت تھی جو بنو تمیم (جو کہ ثعلب کی شاخ ہے) سے تعلق رکھتی تھی وہ ایک مرتبہ بازارِ عکاظ میں حاضر ہوئی جو مکہ کے قریب ہے اور اس عورت کے پاس گھی کے دو مشک تھے، تو اس کو خولہ بن جبیر الانصاری اپنے خالو کے مکان کی طرف لے گیا تا کہ اس سے گھی خریدے، پس اس سے کہا کہ اپنا گھی دکھاؤ لہذا اس نے ایک مشک کو کھول کر دیا تو اس نے اس کو چکھا اور واپس کر دیا تو اس عورت

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

نے اپنا ایک ہاتھ اس مشک کے منہ پر رکھ کر بند کر دیا اور دوسرے مشک کو کھول کر اس کو دیا، لہذا اس نے اس کے ساتھ بھی وہی کیا جو پہلے والے مشک کے ساتھ کیا تھا تو اس نے اپنا دوسرا ہاتھ اس دوسرے مشک کے منہ پر رکھ کر اس کو بند کر دیا اب اس عورت کے دونوں ہاتھوں کے مشغول ہونے کی وجہ سے اس مرد نے اس کے ساتھ جماع کرنے لگا اور وہ اپنے ہاتھوں کے مشغول ہونے کی وجہ سے اس کو ہٹانے پر قادر نہ ہو سکی گویا اس نے گھی کو بچایا اور اپنی عزت کو گنوا بیٹھی تو اس پر یہ مقولہ مشہور ہو گیا کہ وہ اس عورت سے بھی زیادہ مشغول ہے۔

ببنقة : یہ ایک ایسے آدمی کا لقب ہے جس کو ذو قلادہ یعنی قلادے والا کہا جاتا تھا اور اس کا نام یزید بن ثوران تھا جو کہ قیس بن ثعلبہ کا دادا تھا، اور یہ حماقت کی ضرب المثل میں مشہور تھا، اس کی تمام تر حماقت کا حاصل یہ تھا کہ یہ اپنی گردن میں قلادہ ڈالے رکھتا تھا جو مختلف رنگوں کے چیتھڑوں یا دھاگوں سے بنا ہوا تھا جب اس سے پوچھا گیا کہ تو اپنے گردن میں یہ قلادہ کیوں لٹکاتا ہے تو اس نے جواب دیا کہ میں اس کو اپنی گردن میں اس لئے لٹکاتا ہوں تاکہ میں لوگوں میں اپنے آپ کو پہچان سکوں، ایک دفعہ ایسا ہوا کہ اس کے بھائی نے رات کے وقت اس کا قلادہ چرا لیا اور اس کو اپنی گردن میں ڈال لیا، جب صبح ہوئی اور یزید بن ثوران نے اپنے بھائی کو دیکھا کہ اس نے وہ قلادہ اپنی گردن میں لٹکائے ہوئے ہے تو یزید بن ثوران ہنسا اور اپنے بھائی سے کہنے لگا، اے میری بھائی! کیا تو نے مجھ سے قلادہ چرا لیا ہے؟ تب تو تو میں ہوا تو پھر میں کون ہوں۔ اس طرح یہ مثل مشہور ہو گئی اور کسی بے وقوف شخص کو دیکھ کر ایسا کہا جاتا ہے۔

سوال: کیا اسمِ فاعل فعیل کے وزن پر بھی آتا ہے؟

جواب: جی ہاں! اسمِ فاعل فَعِیْلٌ کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے نَصِیْرٌ۔ نیز فَعِیْلٌ کا وزن اسمِ مفعول کے لئے بھی آتا ہے جیسے قَتِیْلٌ بمعنی مقتول اور جَرِیْحٌ بمعنی مجروح۔ جب فَعِیْلٌ بمعنی مفعول ہو تو مذکر اور مؤنث کے لئے فَعِیْلٌ ہی آئے گا جیسے رَجُلٌ قَتِیْلٌ۔ اور۔ اِمْرَأَۃٌ قَتِیْلٌ۔ اور یہ برابری اس لئے رکھی گئی

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ہے تاکہ اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول میں فرق کیا جاسکے، ہاں اگر کلمہ اسمائے اعداد میں سے ہو تو پھر مؤنث کے لئے آخر میں گول تاء لگائیں گے جیسے شَاۃٌ ذَبِیْحَۃٌ بمعنی مذبوحہ بکری، اِمْرَأَۃٌ لَقِیْطَۃٌ بمعنی ملقوطہ عورت، اور مذکر کے لئے جَمَلٌ ذَبِیْحٌ۔ جَمَلٌ لَقِیْطٌ۔ اور کبھی فَعِیْلٌ بمعنی فاعل، فَعِیْلٌ بمعنی مفعول کے مشابہ ہوتا ہے، پس اس صورت میں فَعِیْلٌ بمعنی فاعل مذکر اور مؤنث کے لئے برابر ہوتا ہے جیسے اِنَّ رَحْمَۃَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ، پس قَرِیْبٌ رَحْمَۃٌ کی صفت ہے اور قَرِیْبٌ بمعنی قارب ہے لیکن اسمِ مفعول کے مشابہ ہونے کی وجہ سے قریب پر جو رحمۃ کی صفت ہے تاءِ تانیث نہیں لگائی گئی حالانکہ رحمۃ مؤنث کی وجہ سے قریبۃ ہونا چاہئے تھا۔

سوال: کیا مبالغہ کے لئے اسمِ فاعل فَعُوْلٌ کے وزن پر بھی آتا ہے؟

جواب: جی ہاں! فاعل کے مبالغہ کے لئے فَعُوْلٌ کا وزن آتا ہے جیسے مَنُوْعٌ بمعنی مانع بہت روکنے والا، فَعُوْلٌ کا وزن جب فاعل کے لئے آئے تو مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے فَعُوْلٌ مذکر کا صیغہ ہی استعمال ہوگا جیسے رَجُلٌ مَنُوْعٌ۔ اِمْرَأَۃٌ مَنُوْعٌ۔ اور اگر فَعُوْلٌ بمعنی مفعول ہو تو مؤنث کے لئے تاءِ تانیث کے ساتھ اور مذکر کے لئے بغیر تاءِ تانیث کے استعمال ہوگا جیسے رَجُلٌ مَنُوْعٌ۔ اِمْرَأَۃٌ مَنُوْعَۃٌ۔

نوٹ: پس مفعول کو فَعِیْلٌ میں برابری دی گئی ہے مذکر اور مؤنث کے استعمال میں، اور فاعل کو فَعُوْلٌ میں برابری دی گئی مذکر اور مؤنث کے استعمال میں، عدل اور انصاف کو طلب کرتے ہوئے کہ مفعول فَعِیْلٌ میں کثیر الاستعمال ہے اور فَعُوْلٌ میں قلیل الاستعمال، جبکہ فاعل فَعُوْلٌ میں کثیر الاستعمال ہے اور فَعِیْلٌ میں قلیل الاستعمال۔

سوال: اسمِ فاعل کے مبالغہ کے لئے اور کون کون سے اوزان آتے ہیں؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: فاعل کے مبالغہ کے لئے فَعَّالٌ کا وزن آتا ہے جیسے صَبَّارٌ بہت صبر کرنے والا، نیز ایک وزن مِفْعَلٌ کا آتا ہے جیسے سَیْفٌ مِجْزَمٌ، لیکن مِفْعَلٌ کا وزن اسمِ آلہ کے لئے بھی آتا ہے لہذا مِفْعَلٌ کا وزن اسمِ فاعل اور اسمِ آلہ کے درمیان مشترک ہے، نیز اسمِ فاعل کے مبالغہ کے لئے یہ اوزان بھی ہیں۔(۱)(فَسِیْقٌ) بہت فسق کرنے والا۔(۲)(کُبَّارٌ)بہت بڑا۔(۳) (طُوَّالٌ)بہت لمبا(۴) (عَلَّامَۃٌ)بہت علم والا۔(۵)(نَسَّابَۃٌ)بہت نسب کو جاننے والا۔(۶)(رَوَّایَۃٌ)بہت روایت کرنے والا۔(۷)(فَرُوْقَۃٌ)بہت فرق کرنے والا۔ (۸) (ضُحْکَۃٌ) لوگوں پر بہت ہنسنے والا۔(۹) (ضُحَکَۃٌ)۔(۱۰)(مِجْزَامَۃٌ) کثیر جزام والا۔(۱۱)(مِعْطِیْرٌ)بہت عطر والا۔

پس آخر کے نو اوزان سے آنے والا مبالغۃ الفاعل مذکر اور مؤنث میں یکساں استعمال ہوں گے ان کی قلتِ استعمال کی وجہ سے جیسے رَجُلٌ مِعْطِیْرٌ۔اِمْرَأَۃٌ مِعْطِیْرٌ۔

سوال: مِفْعِیْلٌ کے آخر میں تاءِ تانیث کی ضرورت نہیں ہے لیکن مِسْکِیْنَۃٌ کے آخر میں تاء آرہی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: چونکہ معنوی اعتبار سے مِسْکِیْنَۃٌ فَقِیْرَۃٌ کے مقابلہ میں ہے اور فَقِیْرَۃٌ میں تاء موجود ہے اس لئے مِسْکِیْنَۃٌ میں بھی تاء لائی گئی ہے جیسا کہ ھِیَ عَدُوَّۃُ اللّٰہِ کے عَدُوَّۃٌ میں تاء نہیں آنی چاہئے تھی کیونکہ فَعُوْلٌ جب فاعل کے معنی میں ہو تو مذکر اور مؤنث کے لئے فَعُوْلٌ کا وزن بغیر تاء کے استعمال ہوتا ہے لیکن یہاں پر عَدُوَّۃٌ صَدِیْقَۃٌ کے مقابلہ میں ہے، اس لئے صَدِیْقَۃٌ کا لحاظ کرتے ہوئے عَدُوٌّ کے آخر میں تاء لگا کر عَدُوَّۃٌ بنایا گیا ہے۔

سوال: غیرِ ثلاثی مجرد سے اسمِ فاعل کس وزن پر آتا ہے اور بنانے کا کیا طریقہ ہے؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: غیرِ ثلاثی مجرد سے اسمِ فاعل کا صیغہ فعلِ مضارع کے صیغہ سے یوں بنتا ہے کہ علامتِ مضارع کو حذف کر کے اس کی جگہ میمِ مضموم لگا دیتے ہیں اور آخر کے ما قبل کو کسرہ دے کر آخر میں تنوین لگا دیتے ہیں جیسے یُکْرِمُ سے مُکْرِمٌ، یَجْتَنِبُ سے مُجْتَنِبٌ۔ یَسْتَنْصِرُ سے مُسْتَنْصِرٌ وغیرہ۔

سوال: اسمِ فاعل بنانے کے لئے شروع میں میم ہی کو کیوں لگاتے ہیں، حروفِ علت میں سے کسی کو لے آتے؟

جواب: چاہئے تو یہی تھا کہ حروفِ علت میں سے کوئی حرف لگایا جاتا لیکن ان حروف کو لانا مشکل ہے کیونکہ شروع میں واؤ کا اضافہ کرنا درست نہیں جیسا کہ گزرا، اور اگر اس واؤ کو تاء سے بدلتے تو فعلِ مضارع کے مخاطب کے صیغہ سے التباس ہوتا، اور اگر الف کا اضافہ کرتے تو ابتداء بالسکون لازم آتا، پس اگر الف کو فتحہ دیتے تو فعلِ مضارع کے واحد متکلم سے التباس ہوتا، اور اگر یاء کا اضافہ کرتے تو فعلِ مضارع کے غائب سے التباس لازم آتا، لہذا ان خرابیوں سے بچتے ہوئے میم کا اضافہ کیا گیا کہ یہ حرف شفوی ہونے کی وجہ سے واؤ کے مشابہ ہے۔

سوال: میم کو ضمہ دینے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: کیونکہ میم کو فتحہ دینے کی وجہ سے ثلاثی مجرد کے اسمِ ظرف سے التباس لازم آتا ہے جیسے مَسْجِدٌ، اور کسرہ اس لئے نہیں دیتے کہ میم علامتِ مضارع کے قائم مقام ہے اور علامتِ مضارع پر کسرہ نہیں آتا لہذا میم کو بھی کسرہ نہیں دیا جائے گا، پس جب فتحہ اور کسرہ باطل ہو گئے تو ضمہ ثابت ہو گیا۔

سوال: آپ کے بقول اسمِ فاعل کے آخر کا ما قبل مکسور ہوتا ہے لیکن مُسْہَبٌ بابِ افعال سے اسمِ فاعل ہے مگر آخر کا ما قبل مکسور نہیں بلکہ مفتوح ہے، اسی طرح بابِ افعال سے یَافِعٌ اسمِ فاعل ہے حالانکہ بابِ افعال کا اسمِ فاعل مُفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے ایسا کیوں؟

جواب: یہ دونوں مثالیں شاذ ہیں اور الشاذ کالمعدوم، لہذا ان سے حجت پکڑنا درست نہیں۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

نوٹ : اسمِ فاعل کے آخر میں جب تاءِ تانیث آتی ہے تو تاءِ تانیث کا ما قبل فتحہ پر مبنی ہوتا ہے، کیونکہ یہ کلمہ اب وسط کی طرح ہو جاتا ہے اور اعراب وسط میں نہیں آتا جیسے کہ نونِ تاکید اور یاءِ نسبتی لگانے کے وقت اعراب ختم ہو جاتا ہے، اور فتحہ پر مبنی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ فتحہ خفیف حرکت ہے جیسے ضَارِبَةٌ۔مُسْلِمَةٌ۔لِيَضْرِبَنَّ۔

حضرت صالح بن مبشر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سلمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا تو ان سے کہا کہ دنیا میں تو آپ بہت غمگین رہا کرتے تھے اب **کیا حال ہے؟** تو انہوں نے فرمایا کہ یہاں آکر مجھے بڑی راحت اور دائمی خوشی نصیب ہوئی ہے پھر میں نے پوچھا کہ آپ کس درجے میں ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ: مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ ۔

ترجمۂ کنزالایمان: ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیا اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ۔ (پ۵، النسآء:۶۹)

حضرت عطاء سلمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بلند مرتبہ محدث اور بہت نامور اولیاء کرام میں سے ہیں۔

(احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت ومابعدہ، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ، ج۵، ص ۲۶۴)

☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

فَصْلٌ فِي اِسْمِ الْمَفْعُوْلِ

فصل اسمِ مفعول کے بیان میں

سوال: اسمِ مفعول کی تعریف کیا ہے، نیز ثلاثی مجرد سے یہ کس وزن پر آتا ہے اور کس سے مشتق ہوتا ہے؟

جواب: اسمِ مفعول وہ اسمِ مشتق ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہو جیسے مَنْصُوْرٌ (مدد کیا ہوا)۔ ثلاثی مجرد سے اسمِ مفعول مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے، اور یہ فعلِ مضارع مجہول سے مشتق (بنایا جاتا) ہے۔

سوال: اسمِ مفعول فعلِ مضارع سے کیوں مشتق ہوتا ہے؟

جواب: چونکہ حرکات و سکنات اور حروف کی تعداد کے اعتبار سے مضارع مجہول اور اسمِ مفعول جو اصل میں مُفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے، اس طرح ان دونوں میں مشابہت پائی جاتی ہے، نیز یہ دونوں مبنی للمفعول بھی ہوتے ہیں جس کی وجہ سے اسمِ مفعول کو فعلِ مضارع مجہول سے بنایا جاتا ہے۔

سوال: اسمِ مفعول میں میم کی زیادتی کیوں کی گئی، کسی حرفِ علت کا اضافہ کرنا تھا؟

جواب: اسمِ مفعول میں میم کا اضافہ حروفِ علت کے متعذر ہونے کی وجہ سے کی گئی ہے مثلاً اگر الف لاتے تو ابتداء بالسکون لازم آتا، اور یہ متعذر ہے، اور اگر علامتِ مضارع کو حذف کر کے یاء لاتے تو مضارع سے التباس ہوتا، اور اگر علامتِ مضارع کا حذف نہ کرتے تو دو یاء کلمہ کے شروع میں جمع ہو جاتے جو فائدہ سے خالی تھی، اور اگر واؤ کا اضافہ کرتے تو عرب کے کلام میں کلمہ کے شروع میں واؤ نہیں آتی، پس ان تمام خرابیوں کے پیشِ نظر میم کو لایا گیا کہ میم واؤ کے قریب ہے مخرج کے اعتبار سے کہ دونوں شفوی ہیں۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: میم کو فتحہ کیوں دیا گیا، کسرہ یا ضمہ دیتے اور عین کلمہ کو ضمہ کیوں دیا گیا؟

جواب: ثلاثی مجرد کے اسمِ مفعول کے میم کو فتحہ دیا گیا تاکہ بابِ افعال کے اسمِ مفعول کے ساتھ التباس نہ ہو سکے، اور کسرہ اس لئے نہیں دیا گیا ہے کہ کسرہ کی صورت میں اسمِ آلہ سے التباس لازم آتا ہے، اور عین کلمہ کو ضمہ اس لئے دیا گیا تاکہ اسمِ ظرف کے ساتھ التباس نہ ہو سکے۔

سوال: اسمِ مفعول کا صیغہ مَفْعُوْلٌ کیسے بن گیا؟

جواب: فعلِ مضارع مجہول سے علامتِ مضارع کو حذف کر کے اس کی جگہ میمِ مفتوح لے آئے تو مَفْعَلٌ ہوا، اب اس صورت میں اسمِ ظرف مَقْبَرٌ کے ساتھ التباس لازم آتا تھا اس لئے عین کلمہ کو ضمہ دے دیا تو مَفْعُلٌ ہوا، لیکن کلامِ عرب میں مَفْعُلٌ کا وزن بغیر تاء کے نہیں آتا اس لئے عین کلمہ کے ضمہ کو اشباع کے ساتھ پڑھتے ہیں جس کی وجہ سے واؤ پیدا ہوتی ہے اور یوں مَفْعُوْلٌ کا صیغہ بن جاتا ہے اور آخر حرف میں تنوین اس لئے داخل کی گئی ہے کہ تنوین اسم کی علامت ہے۔

سوال: غیرِ ثلاثی مجرد کا اسمِ مفعول اور اسمِ ظرف فعلِ مضارع مجہول کے وزن پر آتے ہیں جیسے یُکْرَمُ سے مفعول اور ظرف مُکْرَمٌ بغیر کسی تبدیلی کے سوائے میمِ مفعول کے، لیکن ثلاثی مجرد کے اسمِ مفعول میں حرکات کی تبدیلی اور حرف کی زیادتی کی جاتی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: ثلاثی مجرد کے اسمِ مفعول میں حرکات کی تبدیلی اور حروف کی زیادتی اس لئے کی گئی ہے تاکہ تبدیلی کے لحاظ سے ثلاثی مجرد کے اسمِ فاعل سے مشابہت پیدا ہو جائے، کیونکہ مضارع مفتوح العین ہو یا مضموم العین ہو اسمِ فاعل بناتے وقت عین کلمہ کی حرکت میں تبدیلی کر کے کسرہ دیتے ہیں اور بجائے فَاعَلٌ اور فَاعُلٌ کے فَاعِلٌ پڑھتے ہیں، پس اسمِ مفعول میں تبدیلی کر کے اسمِ فاعل کے ساتھ اس بھائی چارے کو

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

قائم رکھا گیا ہے، اور غیر ثلاثی مجرد سے اسمِ مفعول کا صیغہ اسمِ فاعل کے صیغہ کی طرح ہوتا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ اسمِ فاعل میں آخر کا ماقبل مکسور ہوتا ہے اور اسمِ مفعول میں آخر کا ماقبل مفتوح ہوتا ہے جیسے اسمِ فاعل مُکْرِمٌ اور اسمِ مفعول مُکْرَمٌ۔

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ایک شخص نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا **کیا حال ہے؟** تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ایک قوم کشتی پر سمندر میں سوار ہوئی اور جب کشتی بیچ سمندر میں پہنچی تو کشتی ٹوٹ گئی اور ہر آدمی ایک تختہ سے چمٹا ہوا بہنے لگا تو بتاؤ کہ اس قوم کا کیا حال ہو گا؟ تو اس نے کہا کہ یہ لوگ بے حد خوف ناک حال میں انتہائی مبہوت و حیران ہوں گے تو حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میرا حال اس قوم سے بھی زیادہ خوف ناک و حیران کن ہے۔

(احیاء العلوم ج۴ ص ۱۶۲)

اللہ اکبر! یہ ہے علم و عمل کے پہاڑوں اور آسمان ولایت کے چمکتے تاروں کا حال کہ یہ مقدس بندگانِ خدا اپنے علم و عمل کی عظمت کے باوجود کس حالت میں رہتے تھے اور خوفِ خداوندی عزوجل کے جذبات سے مغلوب ہو کر کیا کیا اور کیسے کیسے دل ہلا دینے والے کلمات بولا کرتے تھے! ہم بے علم و بے عمل غافل انسانوں کے لیے ان مقدس بزرگوں کا حال بہت ہی عبرت انگیز و نصیحت آموز ہے۔ واللہ تعالیٰ ھو الموفق

یاالٰہی! جب بہیں آنکھیں حساب جرم میں — اُن تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو
یاالٰہی! جب حسابِ خندۂ بے جا رُلائے — چشم گریانِ شفیع مُرتجیٰ کا ساتھ ہو
یاالٰہی! رنگ لائیں جب مری بے باکیاں — اُن کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

فَصْلٌ فِی اِسْمَیِ الزَّمَانِ وَ الْمَکَانِ

فصل اسمِ زمان اور مکان کے بیان میں

سوال: ظرفِ مکان کی تعریف کریں اور بتائیں کہ یہ کس سے بنتا ہے؟

جواب: ظرفِ مکان وہ اسم ہے جس جگہ میں فاعل کا فعل واقع ہو، یہ فعلِ مضارع معروف سے بنتا ہے، پس علامتِ مضارع کو حذف کر کے میمِ مفتوح لگا دیتے ہیں اور آخر حرف کو تنوین دے دیتے ہیں جیسے یَفْعَلُ سے مَفْعَلٌ۔

سوال: اسمِ ظرف کے شروع میں میمِ مفتوح کا اضافہ کیوں کرتے ہیں؟

جواب: اسمِ ظرف کے شروع میں میمِ مفتوح لگانے کی یہ وجہ ہے کہ اسمِ ظرف اور اسمِ مفعول میں مشابہت ہوتی ہے کیونکہ فعل کا وقوع ان دونوں پر ہوتا ہے اس لئے اسمِ مفعول کی طرح اسمِ ظرف میں بھی میمِ مفتوح کا اضافہ کیا گیا ہے۔

سوال: اگر اسمِ ظرف اسمِ مفعول کے مشابہ ہوتا ہے تو اسمِ مفعول کی طرح اسمِ ظرف میں واؤ کی زیادتی کیوں نہیں کی گئی؟

جواب: اگر اسمِ مفعول کی طرح اسمِ ظرف میں بھی واؤ کا اضافہ کیا جاتا تو دونوں کے مابین التباس لازم آتا لہذا اس التباس کے پیشِ نظر واؤ کی زیادتی نہیں کی گئی ہے۔

سوال: مضارع مفتوح العین سے اسمِ ظرف کا صیغہ کس وزن پر آتا ہے؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: مضارع مفتوح العین سے اسمِ ظرف کا صیغہ مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے یَذْهَبُ سے مَذْهَبٌ، ہاں اگر وہ فعل مثالِ واوی یا یائی ہو تو پھر مَفْعَلٌ کے بجائے مکسور العین مَفْعِلٌ کے وزن پر آئے گا جیسے یَجِلُ سے مَوْجِلٌ۔

سوال: اس فرق کی کیا وجہ ہے؟

جواب: اس فرق کی وجہ یہ ہے کہ اگر مثال سے اسمِ ظرف مفتوح العین مَفْعَلٌ کے وزن پر ہوتا تو فَوْعَلٌ کا وزن بن جاتا جیسے جَوْرَبٌ، جس سے یہ گمان ہوتا کہ یہ اسمِ ظرف نہیں بلکہ ثلاثی مجرد ملحق برباعی مجرد کا مصدر ہے، اس طرح اسمِ ظرف کی میم زائد حروف اصلی میں داخل ہو جاتا، لہذا اس وہم کو دور کرنے کے لئے عین کلمہ کو کسرہ دے دیا کیونکہ کسرہ کی صورت میں فَوْعِلٌ کا وزن بن جائے گا اور یہ وزن مصدر کا نہیں آتا ہے۔

سوال: مضارع مکسور العین سے اسمِ ظرف کا صیغہ کس وزن پر آتا ہے؟

جواب: مضارع مکسور العین سے اسمِ ظرف کا صیغہ مکسور العین مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے، البتہ ناقص سے مفتوح العین آتا ہے جیسے مَرْمًى، جو اصل میں مَرْمَيٌ ہے۔

سوال: اس فرق کی کیا وجہ سے؟

جواب: ناقص سے مفتوح العین لانے کی یہ وجہ ہے کہ یاء دو کسرہ کے قائم مقام ہوتی ہے اور اگر عین کلمہ کو بھی کسرہ دیا جائے تو توالیٔ کسرات لازم آئیں گے جو ثقل کا باعث ہے پس اس ثقل سے بچنے کے لئے ناقص میں عین کلمہ کو فتحہ دے دیا تاکہ توالیٔ کسرات لازم نہ آئیں۔

سوال: مضارع مضموم العین کا اسمِ ظرف مضموم العین مَفْعُلٌ کے وزن پر کیوں نہیں آتا؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: مضارع مضموم العین کا اسمِ ظرف مضموم العین مَفْعُلٌ کے وزن پر نہیں آتا کیونکہ ضمہ ثقیل ہوتا ہے لہذا اس کے اسمِ ظرف کو مکسور العین مَفْعِلٌ اور مفتوح العین مَفْعَلٌ کے درمیان تقسیم کر دیا گیا ہے ، پس گیارہ اسماء مکسور العین مَفْعِلٌ کے وزن پر آئیں گے اور وہ یہ ہیں۔

(۱) مَنْسِكٌ (۲) مَجْزِرٌ (۳) مَنْبِتٌ (۴) مَطْلِعٌ (۵) مَشْرِقٌ (۶) مَغْرِبٌ (۷) مَرْفِقٌ (۸) مَقْسِطٌ (۹) مَسْكِنٌ (۱۰) مَسْجِدٌ (۱۱) مَفْرِقٌ۔

نوٹ: ظرفِ زمان بھی ظرفِ مکان کی طرح ہے مثلاً مَقْتَلُ الْحُسَيْنِ حضرتِ امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی جگہ یا شہادت کا وقت۔

حافظِ قرآن کیسا ہو؟

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "کہ حافظ قرآن کو چاہے کہ وہ اپنی رات کی وجہ سے پہچانا جائے جبکہ لوگ سو رہے ہوں اور دن کی وجہ سے پہچانا جائے جبکہ لوگ کھا پی رہے ہوں اور غمزدہ ہو جبکہ لوگ خوش ہوں اور وہ رو رہا ہو جبکہ لوگ ہنس رہے ہوں اور خاموش ہو جبکہ لوگ باہم اُلجھ رہے ہوں اور وہ خشوع میں ہو جبکہ لوگ مغرور ہوں، حافظ قرآن میں یہ خوبیاں بھی ہونی چاہیں کہ وہ بد اخلاق نہ ہو، غافل نہ ہو، شور نہ کرے، نہ سخت مزاج ہو اور نہ دھتکارنے والا ہو۔"

بد اخلاقی کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں

رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے: "بے شک فحش گوئی اور بد اخلاقی کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور لوگوں میں سب سے اچھا اسلام اس شخص کا ہے جو سب سے اچھے اخلاق والا ہے۔"

(المسند للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ۲۰۹۹۷، ج۷، ص۴۳۱)(جہنم میں لے جانے والے اعمال ج۱ ص۳۸۷)

غم دور ہونے اور عقل بڑھنے کا نسخہ

حضرت امام محمد بن ادریس شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو اپنا لباس صاف رکھے اس کے غم کم ہو جائیں گے اور جو خشبو لگائے اس کی عقل میں اضافہ ہو گا۔ (احیاء العلوم ج۱ ص۵۶۱)

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

فَصْلٌ فِی اِسْمِ الْاٰلَۃِ

فصل اسمِ آلہ کے بیان میں

سوال: اسمِ آلہ کی تعریف کیا ہے اور کس فعل سے بنتا ہے اور اس کا وزن کیا ہے؟

جواب: اسمِ آلہ وہ اسم ہے جو ایسی چیز کے لئے بولا جائے جو کام کے لئے بطورِ آلہ استعمال ہو، اور یہ فعلِ مضارع معروف سے بنتا ہے، پس علامتِ مضارع کو حذف کر کے میم مکسور شروع میں لگا دیتے ہیں اور اگر عین کلمہ کو فتحہ نہ ہو تو فتحہ دیتے ہیں اور لام کلمہ کو تنوین دیتے ہیں جیسے یَضْرِبُ سے مِضْرَبٌ ہو گیا جیسے کہ ایک شاعر کا قول ہے: اَلْمَفْعَلُ لِلْمَوْضِعِ وَ الْمِفْعَلُ لِلْاٰلَۃِ وَ الْفَعْلَۃُ لِلْمَرَّۃِ وَ الْفِعْلَۃُ لِلْحَالَۃِ۔ ترجمہ: مَفْعَلٌ کا وزن اسمِ ظرف کے لئے آتا ہے اور مِفْعَلٌ کا وزن اسمِ آلہ کے لئے آتا ہے، اور فَعْلَۃٌ کا وزن تعداد کے لئے آتا ہے اور فِعْلَۃٌ کا وزن حالت کے لئے آتا ہے مثلاً ضَرْبَۃٌ ایک بار مارنا۔ جِلْسَۃٌ ایک مخصوص حالت میں بیٹھنا۔

سوال: اسمِ آلہ کے میم کو کسرہ دینے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: چونکہ اسمِ ظرف کا میم بھی مفتوح ہوتا ہے اس لئے ان دونوں میں فرق کرنے کے لئے اسمِ آلہ کے میم کو مکسور رکھا جاتا ہے، اور اگر یہ کہا جائے کہ میم کو ضمہ دے کر بھی فرق کیا جا سکتا تھا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ضمہ ثقیل ہوتا ہے نیز ضمہ دینے کی صورت میں بابِ افعال کے اسمِ مفعول سے التباس لازم آتا جیسے مُضْرَبٌ اسمِ آلہ ہوتا اور مُکْرَمٌ مفعول، پس ان خرابیوں کے پیشِ نظر میم کو کسرہ دیا گیا ہے۔

سوال: کیا اسمِ آلہ کے اور بھی کوئی اوزان ہیں؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: جی ہاں! اسمِ آلہ مِفْعَالٌ کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے مِقْرَاضٌ (کینچی) مِفْتَاحٌ (چابی) اور کبھی مضموم المیم اور مضموم العین بھی آتا ہے جیسے مُفْعُلٌ مُسْعُطٌ (نسوار دان) مُنْخُلٌ (چھلنی) وغیرہ، لیکن سیبویہ نے کہا کہ مُفْعُلٌ کا وزن اسمِ آلہ کے لئے نہیں آتا بلکہ یہ مثالیں جو پیش کی گئی ہیں یہ مخصوص چیزوں کے نام ہیں یعنی مُسْعُطٌ ایک برتن کا نام ہے اسمِ آلہ نہیں، اسی طرح دوسرے اسماء بھی اسمِ آلہ نہیں ہیں۔

اپنی گردن پر لاد کر لائے گا

صحیح بخاری وغیرہ میں ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی اسد میں سے ایک شخص کو جس کو ابن اللُّتَبِیَّہ کہا جاتا تھا عامل بنا کر بھیجا جب وہ واپس آئے یہ کہا کہ یہ (مال) تمہارے لیے ہے اور یہ میرے لیے ہدیہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے اور حمد الٰہی اور ثنا کے بعد یہ فرمایا: "**کیا حال ہے** اُس عامل کا جس کو ہم بھیجتے ہیں اور وہ آکر یہ کہتا ہے کہ یہ آپ کے لیے ہے اور یہ میرے لیے ہے وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھا رہا دیکھتا کہ اُسے ہدیہ کیا جاتا ہے یا نہیں، قسم ہے اُس کی جس کے ہاتھ میں میرا نفس ہے ایسا شخص قیامت کے دن اُس چیز کو اپنی گردن پر لاد کر لائے گا اگر اونٹ ہے تو وہ چلائے گا اور گائے ہے تو وہ بان بان کرے گی اور بکری ہے تو وہ میں میں کرے گی اس کے بعد حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اپنے ہاتھوں کو اتنا بلند فرمایا کہ بغل مبارک کی سپیدی ظاہر ہونے لگی اور اس کلمہ کو تین بار فرمایا آگاہ میں نے پہنچا دیا۔"

("صحيح البخاري"، كتاب الحيل، باب إحتيال العامل ليهدى له، الحديث: ٦٩٧٩، ج٤، ص٣٩٨)

☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اَلْبَابُ الثَّانِی فِی الْمُضَاعَفِ

دوسرا باب مضاعف کے بیان میں

سوال: مضاعف کی تعریف کیا ہے نیز اس کو اصم کیوں کہتے ہیں؟

جواب: تعریف: وہ کلمہ ہے جس میں دو حروفِ اصلیہ ایک جنس کے ہوں جیسے مَدٌّ (کھینچنا) یہ اصل میں مَدَدٌ تھا۔ اوراس کی دو قسمیں ہیں (۱) مضاعفِ ثلاثی جیسے فَرٌّ (بھاگنا) (۲) مضاعفِ رباعی جیسے غَرْغَرَۃٌ (غرغرہ کرنا) مضاعف کو اصم کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اصم بہرے کو کہتے ہیں اور بہرے کو کوئی بات سنانے کے لئے شدت و جہر کی ضرورت پڑتی ہے، اور مضاعف میں ادغام ہوتا ہے اور ادغام کی بناء پر اس کے پڑھنے میں شدّت اور قدرے جہر پایا جاتا ہے لہذا شدّت و جہر کی بناء پر مضاعف کو اصم بھی کہتے ہیں۔

سوال: مضاعف میں حرفِ علت اور ہمزہ نہیں ہوتا اس لئے اس کو صحیح کہنا چاہئے تھا مگر کیا وجہ ہے کہ اس کو صحیح نہ کہہ کر مضاعف کا نام دیا جاتا ہے؟

جواب: مضاعف کو صحیح نہ کہنے کی یہ وجہ ہے کہ بعض اوقات ضرورت کی بناء پر اس کے ایک حرف کو حرفِ علت سے بدل دیا جاتا ہے جیسے تَقَضِّیَ الْبَازِی کہ اس کی اصل تَقَضَّضُ الْبَازِی ہے پس آخری ضاد کو یاء سے بدل دیا اور ما قبل کو یاء کی مناسبت سے کسرہ دے دیا، اور دوسری مثال اَمْلَیْتُ ہے کہ اس کی اصل اَمْلَلْتُ ہے پس ضرورت کی بناء پر دوسرے لام کو یاء سے بدل کر اَمْلَیْتُ کر دیا گیا ہے ۔ضرورت: ثقل کو دور کرنا ہے کہ جب متجانسین یا متقاربین فی المخرج حروف جمع ہو جائیں تو زبان پر ثقل کو

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

پیدا کرتے ہیں لہذا اس ثقل کو دور کرنے کے لئے یا تو ادغام کرتے ہیں اور اگر ادغام ممکن نہ ہو تو ایک کو حرفِ علت سے بدل دیتے ہیں جیسے کہ تَقَضَّضُ الْبَازِی اور اَمْلَلْتُ میں کیا گیا ہے۔

سوال: مضاعف کتنے ابواب سے آتا ہے؟

جواب: مضاعف اکثر و بیشتر تین ابواب سے آتا ہے۔(۱) فَعَلَ یَفْعُلُ جیسے سَرَّ یَسُرُّ۔(۲) فَعَلَ یَفْعِلُ جیسے فَرَّ یَفِرُّ۔ (۳) فَعِلَ یَفْعَلُ عَضَّ یَعَضُّ۔ اور فَعُلَ یَفْعُلُ سے بہت کم آتا ہے جیسے حَبَأَ یَحُبُّ فَھُوَ حَبِیْبٌ۔ اور لَبَّ یَلُبُّ فَھُوَ لَبِیْبٌ۔ حَبَّ اور لَبَّ اصل میں حَبُبَ اور لَبُبَ تھے پھر ادغام کیا تو حَبَّ اور لَبَّ ہو گئے۔

سوال: مضاعف میں ادغام کرنے کی کیا ضرورت ہے نیز ادغام کرنے کی کیا صورت ہے؟

جواب: چونکہ مضاعف میں دو حرف ایک جنس کے یا دو حرف قریب المخرج جمع ہوتے ہیں اور تکرارِ حروف ثقل کا باعث ہوتا ہے پس ثقل کو دور کرنے کے لئے ان دونوں حرف کو ایک دوسرے میں ادغام کر دیا جاتا ہے اور ادغام کرنے کی صورت یہ ہے کہ جب مضاعف میں دو ہم جنس یا دو ہم مخرج حرف جمع ہوں تو پہلے کا دوسرے میں ادغام کرتے ہیں جیسے متجانسین میں مَدَدَ سے مَدَّ، اور متقاربین میں اَخْرَجَ شَّطَاءَۃَ اور قَالَتْ طَّائِفَۃٌ، پہلی مثال میں جیم اور شین اور دوسری مثال میں تاء اور طاء قریب المخرج ہیں۔

سوال: ادغام کا معنی اور مفہوم کیا ہے اور کس طرح پڑھا جائے گا؟

جواب: اس میں دو قول ہیں۔ علامہ زمخشری کے نزدیک حرف کو اس کے مخرج میں اتنا ٹھہرانا کہ جتنی دیر میں دو حرف کو ٹھہرایا جاتا ہے ادغام ہے۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ پہلے حرف کو ساکن کر کے دوسرے میں داخل کر دینا ادغام ہے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

نوٹ : اگر دونوں حرف ایک جنس کے ہوں اور ایک کلمہ میں ہوں تو پڑھنے میں دو حرف آئیں گے اور لکھنے میں ایک حرف آئے گا جیسے مَدَّ یَمُدُّ۔ اور اگر دو کلمہ میں ہوں تو پڑھنے اور لکھنے میں دو حرف آئیں گے جیسے فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ۔ اور اگر ہم مخرج ہوں تو لکھنے اور پڑھنے میں دو حرف آئیں گے جیسے قَالَتْ طَّآءِفَةٌ۔

سوال: اجتماعِ حرفین کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: جب دو متجانسین یا متقاربین حرف جمع ہو جائیں تو اس کی تین قسمیں ہیں۔(۱) دونوں متحرک ہوں۔(۲) پہلا ساکن ہو اور دوسرا متحرک ہو۔(۳) پہلا متحرک ہو اور دوسرا ساکن ہو۔

سوال: دونوں حرف متحرک ہوں تو ادغام کرنا کیا ہے اس کا حکم بیان کریں؟

جواب: اس کی چند صورتیں ہیں۔(۱) دونوں متحرک ہوں : اگر دونوں متحرک حرف دو کلمہ میں ہوں تو ادغام کرنا جائز ہے جیسے مَنَاسِكَكُمْ سے مَنَاسِكُّمْ۔ اور اگر دونوں متحرک حرف ایک کلمہ میں ہوں تو ادغام کرنا واجب ہے جیسے مَدَدَ سے مَدَّ۔ ہاں اگر وہ کلمہ الحاقیات میں سے ہو تو پھر ادغام کرنا جائز نہیں جیسے قَرْدَدٌ۔ جَلْبَبَ وغیرہ۔

علت : الحاقیات میں ادغام کرنے سے الحاق باطل ہو جاتا ہے حالانکہ الحاق کسی غرض کی بناء پر کیا جاتا ہے لہذا غرض کو باقی رکھنا ضروری ہے۔ اور ان اوزان میں بھی ادغام نہیں کیا جائے گا جن میں ادغام کرنے کی وجہ سے التباس لازم آتا ہے جیسے صَكَكٌ (سست آدمی) سُرَرٌ (چارپائیاں) جُدَدٌ (سخت زمین) طَلَلٌ (کھنڈرات) ان الفاظ میں ادغام کرنے کی صورت میں صَكَكٌ صَكٌّ سے، سُرَرٌ سُرٌّ سے، جُدَدٌ جُدٌّ سے، طَلَلٌ طَلٌّ سے ملتبس ہو جائے گا حالانکہ صَكَكٌ اور صَكٌّ کا معنی الگ الگ ہے اسی طرح تمام الفاظ کا جدا جدا معنی ہے کہ صَكٌّ کا معنی چیک ہے، سُرٌّ کا معنی ناف ہے، طَلٌّ کا معنی شبنم ہے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: جن اوزان میں التباس لازم آتا ہے ان میں ادغام کرنا جائز نہیں تو رَدَّ ۔فَرَّ ۔عَضَّ میں بھی تو التباس لازم آ رہا ہے کہ پتہ نہیں چلتا کہ رَدَّ ماضی مضموم العین ہے یا مفتوح العین ۔ یوں ہی فَرَّ ماضی مفتوح العین ہے یا مکسور العین ۔ اور عَضَّ مفتوح العین ہے یا مکسور العین ہے۔ لہذا ان میں بھی ادغام نہیں ہونا چاہئے تھا کیونکہ التباس لازم آرہا ہے؟

جواب: ان الفاظ و اوزان میں التباس لازم نہیں آتا کیونکہ رَدَّ ماضی ہے یَرُدُّ کی، اور مضاعف میں فَعُلَ یَفْعُلُ کا باب نہیں آتا، لہذا واضح ہو گیا کہ رَدَّ اصل میں رَدُدَ نہیں بلکہ رَدَدَ ماضی مفتوح العین نَصَرَ کے وزن پر ہے۔ اسی طرح فَرَّ ماضی ہے یَفِرُّ کی، اور مضاعف باب فَعِلَ یَفْعِلُ سے نہیں آتا، لہذا پتہ چلا کہ فَرَّ اصل میں فَرِرَ نہیں بلکہ فَرَرَ ماضی مفتوح العین ضَرَبَ کے وزن پر ہے۔ اسی طرح عَضَّ ماضی ہے یَعَضُّ کی، اور مضاعف باب فَعَلَ یَفْعَلُ سے نہیں آتا، لہذا معلوم ہوا کہ عَضَّ اصل میں عَضَضَ نہیں بلکہ عَضِضَ ماضی مکسور العین سَمِعَ کے وزن پر ہے۔ فلا اعتراض علیہ۔

سوال: آپ نے بیان کیا کہ جب دو حرفِ متحرک متجانسین یا متقاربین ایک کلمہ میں جمع ہوں تو ادغام کرنا واجب ہے تو حَیِیَ میں ادغام کیوں نہیں کیا گیا ہے؟

جواب: حَیِیَ میں ادغام نہ کرنے کی دو وجہیں ہیں۔(۱) اگر حَیِیَ ماضی میں ادغام کرتے تو لا محالہ مضارع میں بھی ادغام کرنا پڑتا اور اگر مضارع میں ادغام ہوتا تو یَحَیُّ بنتا اور اس صورت میں یائے ضعیف پر ضمہ آتا جو کہ ثقل کا باعث ہے۔(۲) کہا گیا ہے کہ حَیِیَ کی آخری یاء غیر لازم ہے کیونکہ یہ بعض اوقات گر جاتی ہے جیسے حَیُوْا میں، اور کبھی یہ الف سے بدل جاتی ہے جیسے یَحْیَا میں، کہ اس کی اصل یَحْیَیُ ہے، یاء پر ضمہ دشوار ما قبل فتحہ کی وجہ سے یاء الف ہو گئی تو یَحْیَا ہو گیا۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: جب پہلا ساکن ہو اور دوسرا متحرک ہو تو ادغام کرنا کیا ہے اس کا حکم بیان کریں؟

جواب: (۲) پہلا ساکن اور دوسرا متحرک :اگر دونوں حرف میں سے پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو چاہے ایک کلمہ میں ہوں یا دو کلمہ میں ہوں ادغام کرنا ضرورت کی بناء پر واجب ہے کیونکہ ادغام کے بغیر کلمہ کا پڑھنا مشکل ہے جیسے مَدٌّ جو اصل میں مَدْدٌ تھا فَعْلٌ کے وزن پر۔ اور اِضْرِبْ بَّكْرًا۔

سوال: جب پہلا متحرک ہو اور دوسرا ساکن ہو تو ادغام کرنا کیا ہے اس کا حکم بیان کریں؟

جواب: پہلا متحرک اور دوسرا ساکن : اگر دونوں حرف میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن لازم ہو تو ایسی صورت میں ادغام کرنا ناممکن ہو گا کیونکہ ادغام صحیح ہونے کی شرط مفقود ہے لہذا ادغام نہیں ہو گا جیسے ظَلَلْتُ۔ شرط :ادغام کے صحیح ہونے کی شرط دوسرے حرف کا متحرک ہونا ہے۔

اور اگر مجبوراً ادغام کرنا چاہیں تو ضروری ہے کہ پہلے حرف کو ساکن کر دیا جائے لیکن اس صورت میں دو ساکن حرف جمع ہو جائیں گے جس کی بناء پر ثقل لازم آئے گا کہ اجتماعِ ساکنین ثقل کا باعث ہوتا ہے، پس یہ ایسے ہی ہے جیسے ایک کیچڑ سے بچو تو دوسرے میں جا پڑو، کہ ادغام ثقل کو دور کرنے کے لئے کیا جاتا ہے اور ادغام کرنے کی صورت میں اجتماعِ ساکنین لازم آرہا ہے جو خود ثقل کا باعث ہے، پس گئے تھے بچانے مگر خود پھنس گئے کے مصداق ہو گیا۔ اور بعض حضرات نے کہا ہے کہ ادغام کا مقصد تخفیف کا حصول ہے اور تخفیف دوسرے حرف کے سکون سے خود ہی حاصل ہے نیز ادغام کی شرط بھی نہیں پائی جاتی لہذا ادغام کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے۔ ہاں دو ہم جنس حرف کے اجتماع سے بچنے کے لئے بعض مقامات پر ایک حرف کو حذف کرنا جائز ہے جیسے ظَلْتُ جو اصل میں ظَلَلْتُ تھا پس پہلے متحرک لام کو حذف کر دیا گیا، اور یہ جواز ایسے ہی ہے جیسے تَقَضِّیَ الْبَازِیْ میں آخری ضاد کو یاء سے بدل دیا گیا ہے کیونکہ اس کی

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اصل تَقَضُّضَ الْبَازِیْ ہے۔ اور اس قاعدے کے مطابق بعض لوگوں نے (وَقِرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ) کی قرائت میں قِرْنَ کو قَرَارٌ مصدر سے لیا ہے یعنی اس کا مادّہ قَرَرَ ہے اس صورت میں قِرْنَ کی اصل اِقْرِرْنَ ہے پہلی راء کی حرکت قاف کو دے دی پھر راء کو حذف کر دیا گیا اور شروع میں واؤ کے آنے کی وجہ سے ہمزۂ وصل بھی حذف کر دیا گیا حاجت نہ ہونے کی وجہ سے تو وَقِرْنَ ہو گیا۔ اور بعض لوگوں نے وَقِرْنَ کو وَقَرَ یَقِرُ وَقَاراً سے پڑھا ہے کہ یَقِرُ کی اصل یَوْقِرُ ہے پس واؤ کسرہ اور یاء کے درمیان واقع ہونے کی وجہ سے گر گئی تو یَقِرُ ہوا پھر جب فعلِ امر بنایا تو علامتِ مضارع ساقط ہوا تو قِرْ بچا اور جب جمع مؤنث حاضر کا صیغہ بنایا گیا تو قِرْنَ ہو گیا۔ اور جب قَرْنَ قاف کے فتحہ کے ساتھ پڑھا جائے تو یہ اَقَرُّ بِالْمَکَانِ سے ماخوذ ہو گا، اور ایک لغت یہ بھی ہے کہ قِرْنَ اَقِرُّ سے بنا ہے پس قِرْنَ کی اصل ان دونوں لغت کے اعتبار سے اِقْرَرْنَ بروزنِ اِعْلَمْنَ ہے، راء کی حرکت قاف کو دیا تو اِقْرِرْنَ ہوا، اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے پہلے راء کو حذف کیا اور عدمِ احتیاج کی بناء پر ہمزۂ وصل کو بھی حذف کیا تو قِرْنَ ہو گیا۔

سوال: آپ کا بیان کردہ قاعدہ سکونِ لازمی کی صورت میں ہے اور اگر دوسرا حرف سکونِ عارضی کی بناء پر ساکن ہو تو کیا کریں گے؟

جواب: جب دوسرے حرف کا سکون عارضی ہو تو ادغام کرنا اور ادغام نہ کرنا دونوں جائز ہے جیسے اُمْدُدْ بغیر ادغام کے پڑھے، یا مُدَّ دال کے فتحہ کے ساتھ خفت کی وجہ سے یا مُدِّ دال کے کسرہ کے ساتھ الساکن اذا حرک حرک بالکسر کے تحت، یا مُدُّ دال کے ضمہ کے ساتھ عین کلمہ کی اتباع کرتے ہوئے، پس اس میں چاروں صورتیں روا ہیں، اور اِفْرِرْ میں فِرَّ۔ فِرِّ تو جائز ہے مگر فِرُّ جائز نہیں، کیونکہ یہاں پر اتباع نہیں پائی جا رہی کہ عین کلمہ مکسور ہے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: اُمْدُدْنَ میں ادغام کیوں نہیں کیا گیا حالانکہ دو حرف ایک جنس کے جمع ہیں؟

جواب: اُمْدُدْنَ کے دوسری دال کا سکون سکونِ لازمی ہے اور جب سکونِ لازمی ہو تو ادغام جائز نہیں ہوتا جیسے کہ اوپر بیان ہوا۔

سوال: امر حاضر معروف بنونِ ثقیلہ اور خفیفہ کی گردان کریں؟

جواب: فعلِ امر حاضر معروف بنونِ ثقیلہ : مُدَّنَّ۔ مُدَّانِّ۔ مُدُّنَّ۔ مُدِّنَّ۔ مُدَّانِّ۔ اُمْدُدْنَانِّ۔

فعلِ امر حاضر معروف بنونِ خفیفہ : مُدَّنْ۔ مُدُّنْ۔ مُدِّنْ۔

اُمْدُدْنَانِّ میں ادغام نہیں ہوا کیونکہ دوسری دال کا سکون سکونِ لازمی ہے۔

سوال: اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول میں ادغام کی کیا صورت ہے؟

جواب: اسمِ فاعل مَادٌّ آتا ہے جو اصل میں مَادِدٌ تھا پس پہلی دال کو ساکن کر کے دوسری میں ادغام کر دیا۔ اور اسمِ مفعول مَمْدُوْدٌ آتا ہے اس میں ادغام نہیں ہو گا کہ درمیان میں واؤ حائل ہے جس کی وجہ سے دو ہم جنس حرف جدا جدا ہیں۔

سوال: اسمِ ظرف اور اسمِ آلہ میں ادغام کی کیا صورت ہے؟

جواب: اسمِ ظرف زمان اور مکان مَمَدٌّ آتا ہے جو اصل میں مَمْدَدٌ تھا پس پہلی دال کا فتحہ ما قبل میم ساکن کو دیا اور پھر دال کا دال میں ادغام کر دیا تو مَمَدٌّ ہو گیا، اسمِ ظرف کی گردان :

مَمَدٌّ۔ مَمَدَّانِ۔ مَمَدُّوْنَ۔ مَمَدَّةٌ۔ مَمَدَّتَانِ۔ مَمَدَّاتٌ۔

اسمِ آلہ مِمَدٌّ آتا ہے جو اصل میں مِمْدَدٌ تھا پس پہلی دال کا فتحہ ما قبل میم ساکن کو دیا اور پھر دال کا دال میں ادغام کر دیا تو مِمَدٌّ ہو گیا۔

اسمِ آلہ کی گردان : مِمَدٌّ۔ مِمَدَّانِ۔ مِمَدُّوْنَ۔ مِمَدَّةٌ۔ مِمَدَّتَانِ۔ مِمَدَّاتٌ۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: فعلِ ماضی مجہول اور فعلِ مضارع مجہول کے صیغوں میں ادغام کی وضاحت کریں؟

جواب: فعلِ ماضی مجہول مُدَّ آتا ہے جو اصل میں مُدِدَ تھا پس پہلی دال کو ساکن کر کے دال کا دال میں ادغام کر دیا تو مُدَّ ہو گیا۔

فعلِ ماضی مجہول کی گردان:

مُدَّ۔ مُدَّا۔ مُدُّوْا۔ مُدَّتْ۔ مُدَّتَا۔ مُدِدْنَ۔ مُدِدْتَ۔ مُدِدْتُمَا۔ مُدِدْتُمْ۔ مُدِدْتِ۔ مُدِدْتُمَا۔ مُدِدْتُنَّ ۔ مُدِدْتُ۔ مُدِدْنَا۔

فعلِ مضارع مجہول یُمَدُّ آتا ہے جو اصل میں یُمْدَدُ تھا پس پہلی دال کا فتحہ نقل کر کے میم ساکن کو دیا پھر دال کا دال میں ادغام کر دیا تو یُمَدُّ ہو گیا۔

فعلِ مضارع مجہول کی گردان:

یُمَدُّ۔ یُمَدَّانِ۔ یُمَدُّوْنَ۔ تُمَدُّ۔ تُمَدَّانِ۔ یُمْدَدْنَ۔ تُمَدُّ۔ تُمَدَّانِ۔ تُمَدُّوْنَ۔ تُمَدِّیْنَ۔ تُمَدَّانِ۔ تُمْدَدْنَ۔ اُمَدُّ۔ نُمَدُّ۔

سوال: مَدٌّ جو کہ مصدر ہے اصل میں کیا تھا؟

جواب: مصدر مَدٌّ اصل میں مَدْدٌ فَعْلٌ کے وزن پر تھا پس دالِ ساکن کا دالِ متحرک میں ادغام کر دیا تو مَدٌّ ہو گیا۔

سوال: بابِ افتعال میں ادغام کی کیا صورتیں ہیں؟

جواب: جب افتعال کی تاء سے پہلے (۱) اَ (۲) د (۳) ذ (۴) ز (۵) س (۶) ش (۷) ص (۸) ض (۹) ط (۱۰) ظ (۱۱) و (۱۲) ی (۱۳) ت (۱۴) ث۔ میں سے کوئی حرف واقع ہو تو تائے افتعال کو اس حرف سے بدل کر ادغام کرنا جائز ہے جیسے اِتَّجَرَ کہ اس کی اصل اِتْتَجَرَ ہے جو کہ تَجَرَ سے بنا ہے یہاں تائے افتعال سے پہلے بھی تاء ہے لہذا پہلی تاء کو دوسری تاء میں ادغام کر دیا تو اِتَّجَرَ ہو گیا۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اور اِثَّارَ جو کہ اصل میں اِثْتَارَ ہے، اس میں دو صورتیں جائز ہیں یعنی اِثَّارَ اور اِتَّارَ۔ کیونکہ ثاء اور تاء دونوں صفتِ مہموسہ میں سے ہیں، پس صفتِ ہمس کی بناء پر دونوں کو ہم جنس قرار دیا گیا ہے اور اس صورت میں تاء کو ثاء اور ثاء کو تاء کر کے ادغام کر سکتے ہیں اسی لئے اِثَّارَ اور اِتَّارَ دونوں طرح منقول ہے۔ بخلاف اِتَّخَذَ کے کہ اس کی اصل اِءْتَخَذَ ہے پس دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدلا اور پھر یاء کو تاء سے بدل کر تاء کا تاء میں ادغام کر دیا تو اِتَّخَذَ بن گیا، اور یہ ادغام کرنا شاذ ہے کیونکہ جو یاء تاء سے بدل گئی ہے وہ یائے اصل نہیں ہے بلکہ ہمزہ سے بدل کر آئی ہے۔

سوال: حروفِ مہموسہ کون کون سے ہیں اور صفتِ ہمس کی تعریف کیا ہے؟

جواب: حروفِ مہموسہ دس ہیں: ت۔ث۔ح۔خ۔س۔ش۔ص۔ف۔ک۔ہ۔ صفتِ ہمس کی تعریف: ہمس صوتِ خفی کو کہتے ہیں اسی لئے حروفِ مہموسہ میں آواز ضعیف ہوتی ہے۔

سوال: اِدَّانَ اصل میں کیا تھا اور اس میں تعلیل کی کیا صورت ہے؟

جواب: اِدَّانَ اصل میں اِدْتَانَ تھا تائے افتعال کو دال کر کے دال کا دال میں ادغام کر دیا تو اِدَّانَ ہو گیا۔ لیکن یہاں پر دال کو تاء سے بدل کر تاء کا تاء میں ادغام کر کے اِتَّانَ پڑھنا جائز نہیں ہے کیونکہ تاء اور دال دونوں میں ہمس کی صفت موجود نہیں ہے کہ تاء مہموسہ ہے اور دال مجہورہ ہے اور دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں، ہاں مخرج کے اعتبار سے دال تاء کے قریب ہے لہذا جب تاء کو دال سے بدلیں گے تو اِدْدَانَ ہو گا پھر ایک جنس کے دو حرف جمع ہونے کی وجہ سے ادغام کر دیں گے تو اِدَّانَ ہو جائے گا۔

سوال: اِذَّكَرَ اصل میں کیا تھا اور اسکو کتنی طرح سے پڑھ سکتے ہیں؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: اِذَّکَرَ اصل میں اِذْتَکَرَ تھا۔ اور اس میں تین صورتیں جائز ہیں۔(۱) اِذَّکَرَ جو کہ اِذْتَکَرَ تھا پس تاء اور ذال کے قریب المخرج ہونے کی وجہ سے تائے افتعال کو دال سے بدل دیا تو اِذْدَکَرَ ہو گیا پھر ذال اور دال کے صفتِ جہر میں متحد ہونے کی وجہ سے دال کو ذال سے بدل دیا تو اِذْذَکَرَ ہو گیا پھر ذال کو ذال میں ادغام کر دیا دونوں کے ہم جنس ہونے کی وجہ سے تو اِذَّکَرَ ہو گیا۔ (۲) اِذْدَکَرَ جو کہ اِذْتَکَرَ تھا پس تائے افتعال کو دال سے بدل دیا دونوں کے قریب المخرج ہونے کی وجہ سے تو اِذْدَکَرَ ہو گیا، اس مثال میں دال کو ذال سے نہیں بدلا گیا کہ دال اپنی ذات کے اعتبار سے ذال کے متحد نہیں ہے۔(۳) اِدَّکَرَ جو کہ اِذْتَکَرَ تھا پس تائے افتعال کو دال سے بدل دیا دونوں کے قریب المخرج ہونے کی وجہ سے تو اِذْدَکَرَ ہو گیا، پھر ذال کو دال سے بدل دیا گیا دونوں کے مہموسہ ہونے کی وجہ سے تو اِدْدَکَرَ ہو گیا پھر دونوں دال کے ہم جنس ہونے کی وجہ سے دال کا دال میں ادغام کر دیا تو اِدَّکَرَ ہو گیا۔

سوال: اِزَّانَ اصل میں کیا تھا اور اس میں کتنی صورتیں جائز ہیں؟

جواب: اِزَّانَ اصل میں اِزْتَانَ تھا، اور اس میں دو صورتیں جائز ہیں۔ (۱) اِزَّانَ جو کہ اِزْتَانَ تھا پس تائے افتعال کو دال سے بدل دیا قریب المخرج ہونے کی وجہ سے تو اِزْدَانَ ہو گیا، پھر دال کو زاء سے بدلا تو اِزْزَانَ ہو گیا پھر دونوں کے ہم جنس ہونے کی وجہ سے زاء کا زاء میں ادغام کر دیا تو اِزَّانَ ہو گیا۔(۲) اِزْدَانَ جو کہ اِزْتَانَ تھا پس تائے افتعال کو دال سے بدل دیا قریب المخرج ہونے کی وجہ سے تو اِزْدَانَ ہو گیا۔

اور اس مثال میں زاء کو دال سے بدلنا جائز نہیں ہے کیونکہ زاء آواز کو کھینچنے میں دال سے اعظم ہے ، اب اگر زاء کو دال سے بدلیں گے تو ایسا ہی ہو گا جیسے بڑے پیالہ کو چھوٹے پیالہ میں رکھ دینا، اور یہ درست نہیں کہ چھوٹا پیالہ تو بڑے پیالہ میں رکھا جاتا ہے مگر بڑا پیالہ چھوٹے پیالہ میں نہیں رکھا جاتا۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

نیز اِزْدَانَ میں زاء کو دال سے بدل کر دال میں ادغام نہیں کریں گے کیونکہ ایسا کرنے سے صیغہ اِدَّانَ بن جائے گا جو کہ التباس کا سبب ہے کہ اس صورت میں پتہ نہ چلے گا کہ اِدَّانَ اِزْتَانَ سے بنا ہے جو کہ زینت کا معنی دیتا ہے، یا اِدْتَانَ سے بنا ہے جو کہ دین کا معنی دیتا ہے، پس اس خرابی کی وجہ سے اِزَّانَ میں تیسری صورت جائز نہیں ہے۔

سوال: اِسَّمَعَ اصل میں کیا تھا اور اس میں کتنی صورتیں جائز ہیں؟

جواب: اِسَّمَعَ اصل میں اِسْتَمَعَ تھا۔ اور اس میں دو صورتیں جائز ہیں۔(۱) اِسَّمَعَ جو کہ اِسْتَمَعَ تھا پس تائے افتعال کو سین سے بدل دیا دونوں کے مہموسہ ہونے کی وجہ سے تو اِسْسَمَعَ ہو گیا، پھر سین کا سین میں ادغام کر دیا دونوں کے ہم جنس ہونے کی بناء پر تو اِسَّمَعَ ہو گیا۔(۲) اِسْتَمَعَ پڑھنا بھی جائز ہے کیونکہ ذات کے اعتبار سے سین اور تاء ہم جنس نہیں ہیں لہذا ادغام نہیں کیا جائے گا۔

سوال: اِسَّمَعَ جو اصل میں اِسْتَمَعَ ہے اس میں سین کو تائے افتعال سے بدل کر تاء کا تاء میں ادغام کر کے اِتَّمَعَ پڑھنا کیوں جائز نہیں ہے؟

جواب: اِسْتَمَعَ میں سین کو تاء سے نہیں بدلا جائے گا کیونکہ سین میں آواز کو لمبا کیا جاتا ہے جسے امتدادِ صوت کہتے ہیں، لہذا سین تاء کی بنسبت اعظم ہے اور اس عظمت کی وجہ سے سین کو تاء سے نہیں بدلیں گے۔

سوال: اِشَّبَهَ کی اصل کیا ہے اور اس میں ادغام کی کیا صورت ہے؟

جواب: اِشَّبَهَ اِسَّمَعَ کے مثل ہے یعنی اِسَّمَعَ اور اِسْتَمَعَ پڑھنا جائز ہے لہذا اِشَّبَهَ اور اِشْتَبَهَ پڑھنا جائز ہے اور اِتَّمَعَ پڑھنا جائز نہیں ہے کہ تاء کو سین سے بدلنا تو درست ہے دونوں میں صفتِ ہمس

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

پائے جانے کی وجہ سے مگر سین کو تاء سے بدلنا جائز نہیں ہے کہ سین تاء سے اعظم ہے۔ پس اسی طرح اِتَّبَہَ پڑھنا بھی جائز نہیں ہے علتِ مذکورہ کی وجہ سے۔

سوال: اِصَّبَرَ کو کتنے طریقوں سے پڑھنا جائز ہے؟

جواب: اِصَّبَرَ کو دو طریقوں سے پڑھنا جائز ہے۔ (۱) اِصْطَبَرَ جو کہ اِصْتَبَرَ تھا پس تاء حروفِ منخفضہ میں سے اور صاد حروفِ مستعلیہ مطبقہ میں سے ہے اور یہ دونوں صفات آپس میں ایک دوسرے کی ضد ہیں اسی وجہ سے تائے افتعال کو صاد سے نہیں بدلا گیا کیونکہ دونوں حرف میں صفت کے اعتبار سے ثقل ہے۔ ہاں تائے افتعال کو طاء سے بدلا گیا ہے کیونکہ تاء اور طاء قریب المخرج ہیں لہذا اِصْطَرَبَ ہو گیا جیسے کہ سِتٌّ کہ اصل میں سِدْسٌ تھا سین اور دال کو تاء سے بدل دیا کیونکہ سین اور تاء صفتِ ہمس میں متحد ہیں اور دال مخرج میں تاء کے قریب ہے پس سین کو تاء سے بدلا پھر دال کو تاء سے بدلا اور پھر دونوں تاء میں ادغام کر دیا تو سِتٌّ ہو گیا۔

(۲) اِصَّبَرَ جب اِصْتَبَرَ سے اِصْطَبَرَ بن گیا تو اب طاء کو صاد سے بدل دیا گیا دونوں کے صفتِ استعلاء میں مشترک ہونے کی وجہ سے تو اِصْصَبَرَ ہو گیا اور پھر صاد کا صاد میں ادغام کر دیا گیا تو اِصَّبَرَ ہو گیا۔

سوال: اِصَّبَرَ میں طاء کو صاد سے بدلا گیا ہے، صاد کو طاء سے بدل کر طاء کا طاء میں ادغام کر کے اَطَّبَرَ کیوں نہیں پڑھا گیا؟

جواب: طاء اور صاد اگرچہ صفتِ استعلاء کے اعتبار سے ایک ہیں مگر امتدادِ صوت کے اعتبار سے صاد طاء سے اعظم ہے پس اگر صاد کو طاء سے بدلتے تو بڑے پیالہ کو چھوٹے پیالہ میں رکھنا لازم آتا جو کہ درست نہیں لہذا اِطَّبَرَ جائز نہیں ہے۔

سوال: حروفِ مستعلیہ مطبقہ کون کون سے ہیں؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: حروفِ مستعلیہ یہ ہیں :صاد۔ضاد۔طاء۔ظاء۔حاء۔غین۔قاف۔ شروع کے چار مستعلیہ مطبقہ ہیں اور آخر کے تین صرف مستعلیہ ہیں۔

سوال: اِضْتَرَبَ میں کتنی صورتیں جائز ہیں نیز اس میں تعلیل کی کیا صورت ہے؟

جواب: اِضْتَرَبَ میں اِصَّبَرَ کی طرح دو صورتیں جائز ہیں۔(۱) اِضْطَرَبَ جو کہ اِضْتَرَبَ تھا پس تائے افتعال کو طاء سے بدل دیا قریب المخرج ہونے کی وجہ سے تو اِضْطَرَبَ ہو گیا۔(۲) اِضَّرَبَ جو کہ اِضْتَرَبَ تھا پس تائے افتعال کو طاء سے بدلا تو اِضْطَرَبَ ہو گیا پھر طاء کو ضاد سے بدلا صفتِ مستعلیہ میں ایک ہونے کی وجہ سے تو اِضْضَرَبَ ہو گیا پھر دو ہم جنس حرف جمع ہونے کی وجہ سے ضاد کا ضاد میں ادغام کر دیا تو اِضَّرَبَ ہو گیا۔

سوال: جب اِضْتَرَبَ میں تائے افتعال کو طاء سے بدلا تو اِضْطَرَبَ ہوا اب ضاد کو طاء سے بدل کر طاء کا طاء میں ادغام کر کے اِطَّرَبَ کیوں نہیں کیا گیا ، جبکہ صفتِ استعلاء میں ضاد اور طاء مشترک ہیں؟

جواب: ضاد کو طاء سے بدل کر طاء کا طاء میں ادغام اس لئے نہیں کیا گیا کہ ضاد میں استطالت ہے جو اس کے علاوہ حروف میں نہیں، لہذا اگر ضاد کو طاء سے بدل دیا جائے تو ضاد سے یہ فضیلت ختم ہو جائے گی، اس لئے اِطَّرَبَ پڑھنا جائز نہیں ہے۔

سوال: اِطَّلَبَ میں کتنی صورتیں جائز ہیں اور اس میں کس طرح تعلیل ہوئی ہے؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: اِطَّلَبَ میں صرف ایک صورت جائز ہے کیونکہ یہ اصل میں اِطْتَلَبَ تھا پس تائے افتعال کو طاء سے بدل کر طاء کا طاء میں ادغام کرنا واجب ہے دو ہم جنس حرف کے جمع ہونے کی وجہ سے لہذا ادغام کرنے کے بعد اِطَّلَبَ ہو گیا۔

سوال: اِظَّلَمَ میں کتنی صورتیں جائز ہیں اور اس میں تعلیل کی کیا کیفیت ہے؟

جواب: اِظَّلَمَ میں تین صورتیں جائز ہیں۔(۱) اِظْطَلَمَ جو کہ اِظْتَلَمَ تھا پس تائے افتعال کو طاء سے بدلا قریب المخرج ہونے کی وجہ سے تو اِظْطَلَمَ ہو گیا۔(۲) اِطَّلَمَ جو کہ اِظْتَلَمَ تھا پس تائے افتعال کو طاء سے بدلا علتِ مذکورہ کی وجہ سے پھر ظاء کو طاء سے بدلا دونوں کے مستعلیہ ہونے کی وجہ سے اور پھر طاء کا طاء میں ادغام کر دیا تو اِطَّلَمَ ہو گیا۔(۳) اِظَّلَمَ جو کہ اِظْتَلَمَ تھا پس تائے افتعال کو طاء سے بدلا علتِ مذکورہ کی وجہ سے پھر طاء کو ظاء سے بدلا دونوں کے مستعلیہ ہونے کی وجہ سے اور پھر ظاء کا ظاء میں ادغام کر دیا تو اِظَّلَمَ ہو گیا۔

سوال: اِتَّقَدَ کی اصل کیا ہے اور اس میں کس طرح تعلیل ہوتی ہے؟

جواب: اِتَّقَدَ کی اصل اِوْتَقَدَ ہے پس واؤ کو تاء سے بدل کر تاء کو تاء میں ادغام کر دیا گیا تو اِتَّقَدَ ہو گیا۔

سوال: اِوْتَقَدَ کی واؤ کو تاء سے کیوں بدلا گیا ہے؟

جواب: اگر واؤ کو تاء سے نہ بدلتے تو واؤ یاء سے بدل جاتی ما قبل کسرہ ہونے کی وجہ سے، یوں اِیْتَقَدَ ہو جاتا اور جب اس سے فعلِ ماضی مجہول بنایا جاتا تو ما قبل ضمہ ہونے کی وجہ سے پھر واؤ سے بدل جاتی جیسے اُوْتُقِدَ یوں ایک فعل، معروف میں یائی ہوتا اور مجہول میں واوی ہوتا نیز اگر اِوْتَقَدَ میں واؤ کو تاء سے نہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

بدلتے تو ما قبل کسرہ کی بناء پر یاء سے بدل جاتی اور اِیْتَقَدَ ہو جاتا اور اس صورت میں توالیٔ کسرات لازم آتا کہ یاء خود دو کسروں کے قائم مقام ہے اور اس سے پہلے ہمزہ بھی مکسور ہے لہذا ان دونوں خرابیوں سے بچنے کے لئے واؤ کو تاء سے بدل کر تاء کا تاء میں ادغام کر کے اِتَّقَدَ پڑھا گیا ہے۔

سوال: اِتَّسَرَ اصل میں کیا تھا اور اس میں ادغام کیوں کیا گیا ہے؟

جواب: اِتَّسَرَ اصل میں اِیْتَسَرَ تھا پس یاء کو تاء سے بدل کر تاء کا تاء میں ادغام کیا تو اِتَّسَرَ ہو گیا، اور اگر یاء کو تاء سے نہ بدلتے تو تین کسروں کا جمع ہونا لازم آتا اور یہ ثقل کا باعث ہے لہذا اسی وجہ سے یاء کو تاء سے بدل کر بعدِ ادغام اِتَّسَرَ پڑھا گیا ہے۔

سوال: اِیْتَکَلَ میں اِتَّسَر۔ کی طرح یاء کو تاء سے کیوں نہیں بدلا گیا ہے؟

جواب: اِیْتَکَلَ کی یاء کو تاء سے اس لئے نہیں بدلا گیا کہ یہ یاء اصلی اور لازم نہیں ہے کیونکہ ثلاثی مجرد میں یہ یاء ہمزہ ہو جاتی ہے اور اَکَلَ پڑھتے ہیں، پس اِیْتَکَلَ کی اصل اِءْتَکَلَ ہے، پس ہمزہ کے ساکن ہونے اور ما قبل کسرہ ہونے کی وجہ سے ہمزہ کو یاء سے بدل دیا گیا اس لئے یہ یاء عارضی ہوئی اور اہلِ عرب کے نزدیک عارضی کا کوئی اعتبار نہیں اسی وجہ سے حَیِیَ کو بعض لغات کو بغیر ادغام کے پڑھتے ہیں کیونکہ فعلِ مضارع میں یہ یاء الف سے بدل کر یَحْیَا پڑھا جاتا ہے لہذا حَیِیَ کی آخری یاء کو غیر لازم جانتے ہوئے ادغام نہیں کیا جاتا۔

سوال: اِتَّخَذَ جو اِیْتَخَذَ تھا اس کی یاء بھی تو اصلی اور لازم نہیں کہ ثلاثی مجرد میں یہ یاء ہمزہ ہو جاتی ہے جیسے اَخَذَ، تو پھر کیوں اس یاء کو تاء سے بدل کر تاء کا تاء میں ادغام کر کے اِتَّخَذَ پڑھا جاتا ہے؟

جواب: اِتَّخَذَ والی مثال شاذ ہے اور شاذ سے دلیل اور حجت پکڑنا درست نہیں ہے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: وہ کون کون سے حروف ہیں جو تائے افتعال کے بعد واقع ہوں تو تائے افتعال کو ان سے بدل کر ادغام کرنا جائز ہے؟

جواب: اگر تائے افتعال کے بعد ت۔ د۔ ذ۔ ز۔ س۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ میں سے کوئی حرف واقع ہو تو تائے افتعال کو عین کلمہ سے بدل کر ادغام کرنا جائز ہے جیسے یَقْتَتِلُ سے یَقَتِّلُ اور یَبْتَدِلُ سے یَبَدِّلُ اور یَخْتَصِمُ سے یَخَصِّمُ وغیرہ، لیکن ان میں عین کلمہ کو تائے افتعال سے بدل کر تاء کا تاء میں ادغام کرنا جائز نہیں جیسے یَبْتَدِلُ سے یَبَتِّلُ، کیونکہ تاء میں صفتِ ہمس کی وجہ سے ضعف ہے لہذا تاء عین کلمہ کو اپنی طرف لانے میں کمزور ہے، نیز تاء زائدہ ہے اور عین کلمہ اصلی ہے اور اصلی قوی ہوتا ہے جبکہ زائدہ ضعیف ،پس اگر عین کلمہ کو تاء سے بدل دیں تو ضعیف قوی ہو جائے گا اور قوی ضعیف، لہذا اس خرابی کی بناء پر عین کلمہ کو تائے افتعال سے نہیں بدلیں گے۔

سوال: کیا یہ ادغام ہر جگہ ہو سکتا ہے؟

جواب: بعض صرفیوں کے نزدیک یہ ادغام فعلِ ماضی میں جائز نہیں ہے کیونکہ اس صورت میں تائے افتعال کی حرکت ما قبل کو دی جائے گی اور ہمزۂ وصل کو عدمِ احتیاج کی بناء پر حذف کر دیا جائے گا تو اس طرح بابِ افتعال کی ماضی کا بابِ تفعیل کی ماضی کے ساتھ التباس لازم آئے گا مثلاً اِخْتَصَمَ میں تاء کا فتحہ خاء کو دے کر اور تاء کو صاد سے بدل کر صاد کا صاد میں ادغام کریں اور ہمزۂ وصل کو شروع سے حاجت نہ ہونے کی وجہ سے گرا دیں تو خَصَّمَ بن جائے گا اور بابِ تفعیل کی ماضی بھی خَصَّمَ آتی ہے اسی طرح دونوں باب کی ماضی ملتبس ہو جائیں گی لیکن بعض حضرات کے نزدیک اِخْتَصَمَ کی تاء کا فتحہ ما قبل کو نہیں دیں گے بلکہ اسے گرا دیں گے اور فاء کلمہ کو الساکن اذا حرك حرك بالكسر کے تحت کسرہ دیں گے اور ہمزۂ وصل کو حذف کر دیں گے عدمِ احتیاج کی بناء پر اور تائے افتعال کو عین کلمہ سے بدل کر اس میں ادغام کریں گے تو خِصَّمَ بن جائے گا اس صورت میں التباس لازم نہیں آئے گا اور بعض کے نزدیک چونکہ فاء کلمہ یعنی خاء کا

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سکون اصلی ہے اور حرکت عارضی لہذا ہمزۂ وصل کو نہیں گرائیں گے اور اِخِصَّمَ پڑھیں گے، اور یوں التباس لازم نہیں آئے گا۔

سوال: کیا فعلِ ماضی کی طرح مضارع میں بھی فاء کلمہ کو مکسور یا مفتوح پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! فعلِ ماضی کی طرح فعلِ مضارع میں بھی مکسور الفاء یا مفتوح الفاء پڑھنا جائز ہے جیسے یَخِصَّمُ۔ یَخَصَّمُ۔

سوال: اسمِ فاعل میں کون کون سی صورتیں جائز ہیں؟

جواب: اسمِ فاعل میں تین صورتیں جائز ہیں۔(۱) مُخُصِّمٌ یا تو میم کی اتباع میں فاء کلمہ کو بھی ضمہ دیں گے جیسے مُخُصِّمُوْنَ۔(۲) مُخَصِّمٌ یا تاء کا فتحہ نقل کر کے فاء کلمہ کو دیں گے جیسے مُخَصِّمُوْنَ۔(۳) مُخِصِّمٌ یا تاء کی حرکت گرا کر اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے فاء کلمہ کو کسرہ دیں گے جیسے مُخِصِّمُوْنَ۔

سوال: مصدر کو کیسے پڑھا جائے گا؟

جواب: مصدر میں صرف مکسور الفاء خِصَّامٌ پڑھیں گے کیونکہ اصل میں اِخْتِصَامٌ تھا پس تاء کی حرکت فاء کو دیا، اور ہمزہ کو عدمِ احتیاج کی بناء پر گرا دیا، اور تاء کو صاد سے بدل کر صاد کا صاد میں ادغام کر دیا تو خِصَّامٌ ہو گیا، یا اس کی تعلیل یہ ہو گی کہ تاء کی حرکت کو گرا دیا اور فاء کو سکونِ اصلی کی بناء پر کسرہ دیا پھر ہمزہ کو گرا دیا، تاء کو صاد سے بدل کر اس میں ادغام کر دیا تو خِصَّامٌ ہو گیا۔ اور بعض حضرات کا کہنا ہے کہ صاد مدغم فیہ کی حرکت کا اعتبار کر کے فاء کلمہ کو فتحہ دیں گے تو خَصَّامٌ ہو جائے گا اور اگر فاء کلمہ کے سکونِ اصلی کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہمزہ کو نہ گرائیں اور فاء کلمہ کو کسرہ دیں تو اِخِصَّامٌ ہو جائے گا۔ پس مصدر میں خِصَّامٌ۔ خَصَّامٌ۔ اِخِصَّامٌ۔ تینوں طرح جائز ہے۔

سوال: بابِ تَفَعُّلٌ اور تَفَاعُلٌ میں ادغام کی کیا صورتیں ہوں گی؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: بابِ تَفَعُّلٌ اور تَفَاعُلٌ کی تاء کو بعد والے حرف سے بدل کر ادغام کرتے ہیں اور شروع میں ہمزۂ وصل لاتے ہیں کیونکہ مدغم حرف ساکن ہوتا ہے اور ساکن سے ابتداء محال ہے لہذا اب تَطَهَّرَ سے اِطَّهَّرَ اور تَثَاقَلَ سے اِثَّاقَلَ بن گیا۔

سوال: اِسْتَطْعَمَ میں تاء اور طاء قریب المخرج ہونے کے باوجود ان میں ادغام کیوں نہیں کیا گیا ہے؟

جواب: کیونکہ دوسرا حرف طاء ساکن ہے اور جب دوسرا حرف ساکن ہو چاہے حقیقۃً یا تقدیراً تو ادغام نہیں ہوتا کہ دوسرے حرف کا متحرک ہونا ادغام میں شرط ہے پس اِسْتَطْعَمَ میں دوسرا حرف یعنی طاء حقیقۃً ساکن ہے اور اِسْتَدَانَ میں دوسرا حرف یعنی دال تقدیراً ساکن ہے کہ اس کی اصل اِسْتَدْيَنَ ہے، البتہ ایسی صورت میں جب دو قریب المخرج یا ہم جنس حرف جمع ہو جائیں اور ان میں دوسرا حرف ساکن ہو تو تاء کو بعض مقامات پر حذف کر دیتے ہیں جیسے اِسْطَاعَ جو کہ اِسْتَطَاعَ تھا، يَسْطِيْعُ جو اصل میں يَسْتَطِيْعُ تھا جیسے کہ ظَلْتُ میں کہ اصل میں ظَلَلْتُ تھا پس ادغام کی شرط مفقود ہونے کی وجہ سے دوسرے لام کو حذف کر دیا گیا ہے۔

سوال: اِسْطَاعَ اور اَسْطَاعَ میں کیا فرق ہے؟

جواب: اِسْطَاعَ بابِ افتعال کی ماضی ہے یہاں سے تائے افتعال کو گرا دیا گیا ہے کہ اصل میں اِسْتَطَاعَ تھا۔ اور اَسْطَاعَ بابِ افعال کی ماضی ہے یہاں پر سین زائد ہے اصل میں اَطَاعَ تھا جیسے اَهْرَاقَ اصل میں اَرَاقَ تھا جو کہ اِرَاقَةٌ سے بنا ہے پھر خلافِ قیاس ہاء زیادہ کر دی گئی ہے۔

صلوا علی الحبیب

صلی اللہ علی محمد

صلی اللہ علیہ والہ وسلم

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِی الْمَھْمُوْزِ

تیسرا باب مہموز کے بیان میں

سوال: مہموز کو صحیح کیوں نہیں کہا گیا حالانکہ اس میں تمام حروف صحیح ہوتے ہیں؟

جواب: بعض اوقات ضرورت کے تحت ہمزہ کو ما قبل حرف کی حرکت کے موافق حرفِ علت سے بدل دیتے ہیں اس لئے اسے صحیح نہیں کہا گیا جیسے اِیْمَانٌ کہ یہ اصل میں اِءْمَانٌ تھا۔

سوال: مہموز کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں نیز ہمزہ کا حکم کیا ہے؟

جواب: مہموز کی تین قسمیں ہیں۔(۱) مہموز الفاء جیسے اَخَذَ۔(۲) مہموز العین جیسے سَاَلَ۔(۳) مہموز اللام جیسے قَرَأَ۔ ہمزہ کا وہی حکم ہے جو تمام حروفِ صحیحہ کا ہے کیونکہ یہ بھی حروفِ صحیحہ میں سے ہے مگر اس کی سختی یعنی مخرج میں آواز کے بند ہو جانے کی وجہ سے اس میں تخفیف کی جاتی ہے کیونکہ ہمزہ ثقیل حرف ہے کہ اس کا مخرج تمام حروف کے مخرج سے ابعد ہے یعنی اقصیٰ حلق ہے۔

سوال: ہمزہ میں تخفیف کی کون کون سی صورتیں ہیں؟

جواب: ہمزہ میں تخفیف کی تین صورتیں ہیں۔

سوال: پہلی صورت بیان کریں؟

جواب: پہلی صورت قلب کی ہے۔ یعنی ہمزہ کو ما قبل حرف کی حرکت کے موافق حرفِ علت سے بدل دینا جیسے اُءْمِنَ سے اُوْمِنَ۔

سوال: قلب کب ہوگا؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: جب ہمزہ ساکن ہو اور اس کا ما قبل متحرک ہو تو ہمزہ کو ما قبل حرف کی حرکت کے موافق حرفِ علت سے بدلیں گے جیسے رَاسٌ کہ اصل میں رَأْسٌ تھا۔ بِیْرٌ کہ اصل میں بِئْرٌ تھا۔ لُوْمٌ کہ اصل میں لُؤْمٌ تھا۔

سوال: یہاں ہمزہ کو حرفِ علت سے بدلنے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: چونکہ ساکن حرف کی طبیعت میں نرمی ہوتی ہے اور ما قبل چاہتا ہے کہ اسے اپنے موافق کرلے لہذا اسے ما قبل حرف کی حرکت کے موافق بنادیتے ہیں۔

سوال: دوسری صورت بیان کریں؟

جواب: بین بین۔ یعنی ہمزہ کو اپنے مخرج اور اس حرف کے مخرج کے درمیان ہمزہ کو پڑھنا جو ہمزہ کی حرکت کے موافق ہو یعنی اگر ہمزہ پر فتحہ ہو تو ہمزہ کو اپنے مخرج اور الف کے مخرج کے درمیان پڑھنا، اور اگر ضمہ ہو تو ہمزہ کو اپنے مخرج اور واؤ کے مخرج کے درمیان پڑھنا، اور اگر کسرہ ہو تو ہمزہ کو اپنے مخرج اور یاء کے مخرج کے درمیان پڑھنا۔

سوال: بین بین کب ہوگا؟

جواب: جب ہمزہ متحرک ہو اور اس کا ما قبل بھی متحرک ہو تو چونکہ ہمزہ کے متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزہ کی طبیعت میں قوت پائی جاتی ہے لہذا ہمزہ کو حرفِ علت سے بدلنے کے بجائے اسے بین بین کے طریقے پر پڑھیں گے جیسے سَأَلَ۔ لَؤُمَ۔ سُئِلَ۔

سوال: کیا کوئی ایسی صورت بھی ہے کہ ہمزہ کے متحرک ہونے کے باوجود اسے حرفِ علت سے بدل دیا جاتا ہو، اور اگر بدلا جاتا ہو تو اس کی کیا علت ہے؟

جواب: جی ہاں! جب ہمزہ مفتوح ہو اور اس کا ما قبل مضموم ہو تو ہمزہ کو واؤ سے بدل دیں گے جیسے جُئَنٌ سے جُوَنٌ، اور اگر ما قبل مکسور ہو تو ہمزہ کو یاء سے بدل دیں گے جیسے مِئَرٌ سے مِیَرٌ۔ علت: چونکہ فتحہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ضعف میں سکون کی طرح ہے لہذا جس طرح ہمزۂ ساکنہ کو ما قبل کی حرکت کے موافق حرفِ علت سے بدل دیتے ہیں اسی طرح ہمزۂ متحرکہ مفتوحہ کو بھی ما قبل حرف کی حرکت کے موافق حرفِ علت سے بدل دیں گے۔

سوال: سَأَلَ میں بھی ہمزہ مفتوح ہے جو سکون کے حکم میں ہے لہذا اس کو حرفِ علت سے کیوں نہیں بدلا گیا؟

جواب: سَأَلَ میں ہمزہ کو ما قبل حرف کی حرکت کے موافق حرفِ علت سے اس لئے نہیں بدلا گیا کہ ہمزہ سے پہلے حرف بھی مفتوح ہے لہذا ہمزہ اپنے ہم جنس سے مل کر قوی ہو گیا ہے پس قوت کی بناء پر اپنے حال پر بر قرار رہے گا۔

سوال: لَا ہَنَاکَ الْمُرْتَعُ میں ہَنَا اصل میں ہَنَأَ تھا پس ہمزہ اور اس کا ما قبل دونوں مفتوح ہیں چاہئے تھا کہ سَأَلَ کی طرح اس کے ہمزہ کو نہ بدلا جاتا لیکن یہاں پر ہمزہ کو حرفِ علت سے بدل دیا گیا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: هَنَا میں اگرچہ قلب کی صورت موجود نہیں مگر پھر بھی الف سے بدلا گیا ہے یہ مثال شاذ ہے اور الشاذ کالمعدوم۔

سوال: تیسری صورت بیان کریں؟

جواب: حذف۔ یعنی ہمزہ کو حذف کر دینا جیسے مَسْئَلَةٌ سے مَسَلَةٌ۔

سوال: ہمزہ کو کب حذف کرتے ہیں؟

جواب: جب ہمزہ متحرک ہو اور اس سے پہلا حرف ساکن ہو تو ہمزہ کو حذف کر دیں گے لیکن اس طرح کہ پہلے ہمزہ کو ساکن کریں گے، اور ہمزہ کو ساکن کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ساکن حروف کی مجاورت کی وجہ سے ہمزہ کی طبیعت میں ضعف آ گیا لہذا ہمزہ کو ساکن کریں گے اور اجتماعِ ساکنین لازم آنے کی وجہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سے ہمزہ کو حذف کر دیں گے اور ہمزہ کی حرکت جو حذف ہوئی تھی ما قبل حرفِ ساکن کو دے دیں گے جیسے مَسْئَلَةٌ سے مَسَلَةٌ۔

سوال: ہمزۂ محذوفہ کی حرکت ما قبل کو دینے کی کیا وجہ ہے کوئی دوسری حرکت بھی دی جا سکتی تھی؟

جواب: ہمزۂ محذوفہ کی حرکت ما قبل حرفِ ساکن کو اس لئے دی گئی ہے تا کہ وہ حرکت ہمزہ کے محذوف ہونے پر دلالت کرے۔

سوال: کیا ہر جگہ ہمزہ کی حرکت ما قبل کو دینا اور ہمزہ کو حذف کرنا جائز ہے؟

جواب: نہیں۔ یہ اس صورت میں ہو گا (۱) جب ہمزہ کا ما قبل حرف صحیح ہو۔ (۲) یا واوِ اصلی ہو یا یاءِ اصلی ہو۔ (۳) یا ایسی واؤ یا یاء ہو جو کسی معنی کے لئے زائد کی گئی ہو نہ کہ محض وزن کے لئے زائد ہو تو ان تینوں صورتوں میں ہمزہ کی حرکت ما قبل کو دینا اور ہمزہ کو حذف کرنا جائز ہے۔

(۱) صحیح کی مثال مَسْئَلَةٌ سے مَسَلَةٌ۔ اور مَلْئَكٌ سے مَلَكٌ اور یہ اَلْوُكَةٌ سے ماخوذ ہے جس کا معنی رسالۃ ہے۔ مَلْئَكٌ میں ہمزہ پہلے تھا قلب کرتے ہوئے ہمزہ کو لام کے بعد لے آئیں۔ اور اَلْاَحْمَرُ میں دوسرے ہمزہ کو ساکن کر کے اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے ہمزہ کو گرا دیں گے، اور اب دو صورتیں ہو جائیں گی (۱) یا تو لام کے متحرک ہو جانے کی وجہ سے پہلے ہمزۂ وصل کو گرا دیں گے اور لَحْمَرُ پڑھیں گے۔ (۲) یا لام کی حرکت عارضی ہونے کی وجہ سے پہلے ہمزہ کو نہیں گرائیں گے اور اَلَحْمَرُ پڑھیں گے۔

(۲) یائے اصلی کی مثال جَيْئَلٌ سے جَيَلٌ۔ اور واوِ اصلی کی مثال حَوْئَبَةٌ سے حَوَبَةٌ۔

(۳) واؤ اور یاء مزید تان کی مثال اَبُوْ اَيُّوْبَ سے اَبُوَيُوْبَ۔ يَغْزُوْ اَخَاهُ سے يَغْزُوَ خَاهُ۔ يَرْمِيْ اَبَاهُ سے يَرْمِيَ بَاهُ۔ اِبْتَغِيْ اِمْرَأَةً سے اِبْتَغِيَ مْرَأَةً۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: مذکورہ بالا امثلہ میں تخفیف کے لئے ہمزہ کو گرایا گیا لیکن حروفِ علت کو متحرک کر دیا گیا حالانکہ حروفِ علت کو تخفیف کے لئے ساکن کیا جاتا ہے؟

جواب: ان مقامات پر حروفِ علت کو متحرک کرنا اس بنیاد پر ہے کہ وہ اصلی ہونے کے اعتبار سے قوی ہیں، لہذا حرکت کو برداشت کر سکتے ہیں، نیز یہ حرکت دائمی نہیں ہے بلکہ عارضی ہے۔

سوال: اگر ہمزۂ متحرکہ کا ما قبل حرفِ لین زائد ہو تو کیا صورت ہوگی؟

جواب: جب ہمزۂ متحرکہ سے پہلے حرفِ لین زائد ہو یعنی نہ وہ اصلی ہو اور نہ زائد للمعنی ہو تو دیکھیں گے اگر یاء اور واؤ مدّہ ہیں یا مدّہ کے مشابہ ہیں جیسے کہ یائے تصغیر وغیرہ تو اس صورت میں ہمزہ کو ما قبل کی جنس کر کے ادغام کر دیا جائے گا جیسے خَطِيْئَةٌ سے خَطِيَّةٌ۔ اور مَقْرُوْئَةٌ سے مَقْرُوَّةٌ۔ اور اُفَيْيِسٌ سے اُفَيِّسٌ۔

سوال: یہاں پر ہمزہ کی حرکت ما قبل حرفِ علت کو دے کر ہمزہ کو کیوں نہیں گرایا گیا؟

جواب: اگر ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ما قبل حرفِ علت کو دی جاتی تو ضعیف حرف کو حرکت دینا لازم آتا جو کہ ثقل کا باعث ہے۔

سوال: خَطِيَّةٌ وغیرہ میں ضعیف حرف پر حرکت لازم تو آ رہی ہے کہ ادغام کی صورت میں یائے ثانی اور واؤِ ثانی متحرک ہوں گے جبکہ حرفِ علت ہونے کی بناء پر یہ ضعیف ہیں؟

جواب: مذکورہ امثلہ میں چونکہ یائے ثانی اور واؤِ ثانی حرفِ اصلی یعنی ہمزہ سے بدلے ہوئے ہیں اس لئے یہ اصلی کہلاتے ہیں جیسے کہ جَيَلٌ کی یاء جو کہ اصلی ہے اور اصلی ہونے کی صورت میں ضعیف نہیں ہے۔ فلا اعتراض علیہ۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: اگر ہمزۂ متحرکہ کا ما قبل الف ہو تو کیا صورت ہوگی؟

جواب: اگر ہمزۂ متحرکہ کا ما قبل الف ہو تو وہاں بین بین کیا جائے گا کیونکہ الف حرکت کو برداشت نہیں کرتا جیسے سَائِلٌ۔قَائِلٌ۔

سوال: اگر دو ہمزہ جمع ہو جائیں تو کیا کریں گے؟

جواب: جب دو ہمزہ جمع ہو جائیں تو اس کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) اگر دو ہمزہ جمع ہو جائیں اور ان میں سے پہلا مفتوح ہو اور دوسرا ساکن ہو تو دوسرے ہمزہ کو الف سے بدل دیں گے جیسے اَءْجَرَ سے اٰجَرَ۔اور اَءْدَمَ سے اٰدَمَ۔

(۲) اور اگر پہلا ہمزہ مضموم ہو تو دوسرے ہمزہ کو واؤ سے بدل دیں گے جیسے اُءْجِرَ سے اُوْجِرَ۔اور اُءْدِمَ سے اُوْدِمَ۔

(۳) اور اگر پہلا ہمزہ مکسور ہو تو دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدل دیں گے جیسے اِءْسَرَ سے اِیْسَرَ۔

سوال: اَءِمَّةٌ جس کی اصل اَءْمِمَةٌ ہے اس میں ہمزہ کو الف سے کیوں نہیں بدلا گیا؟

جواب: اَءْمِمَةٌ میں دوسرے ہمزہ کو الف سے بدلا گیا ہے لیکن ابدال کے بعد اس الف کو یاء سے بدل کر اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے یاء کو کسرہ دیا گیا ہے۔پس اصل میں اَءْمِمَةٌ تھا پہلے میم کو ساکن کر کے دوسری میم میں ادغام کر دیا پھر دوسرے ہمزہ کو الف سے بدل کر اس کو یاء سے بدل دیا گیا اور یاء کو کسرہ دے دیا گیا کیونکہ یاء بھی ساکن ہے پس اَیِمَّةٌ ہو گیا۔ یہ نظریہ بصریوں کا ہے۔ اور کوفیوں کے نزدیک دوسرے ہمزہ کو الف سے نہیں بدلا جائے گا تاکہ اجتماعِ ساکنین لازم نہ آئے بلکہ میمِ اوّل کی حرکت ہمزہ کو دے کر میم کا میم میں ادغام کریں گے اور دونوں کو برقرار رکھتے ہوئے اَءِمَّةٌ پڑھیں گے۔

سوال: آپ نے اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے اَئِمَّةٌ کے دوسرے ہمزہ کو الف سے نہیں بدلا حالانکہ یہاں پر اجتماعِ ساکنین کے جائز

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ہونے کی صورت موجود ہے اور وہ اجتماعِ ساکنین فِی حَدِّہِمَا ہے کہ الف ساکن کے بعد مدغم ساکن ہے جیسے وَلَاالضَّالِّیْنَ میں پس اَئِمَّۃٌ کوآمَّۃٌ کرنا چاہئے تھا؟

جواب: آمَّۃٌ میں اجتماعِ ساکنین فِی حدّہِمَا نہیں پایا جاتا کیونکہ اس کے لئے مدغم سے پہلے حرفِ مدّہ کا ہونا ضروری ہے جیسے وَلَاالضَّالِّیْنَ میں لام مدغم ہے اور مدغم سے پہلے الف مدّہ ہے جبکہ آمَّۃٌ میں میمِ مدغم سے پہلے الف مدّہ نہیں بلکہ وہ ہمزہ سے بدل کر آتی ہے اور مدّہ کسی حرف سے بدلا ہوا نہیں ہوتا پس یہاں پر اجتماعِ ساکنین فِی حدّہِمَا نہیں ہے۔

سوال: کُلْ۔خُذْ۔مُرْ۔ جو اصل میں اُءْ کُلْ۔اُءْخُذْ۔اُءْمُرْ تھے یہاں قاعدہ کے مطابق ماقبل ضمہ ہونے کی وجہ سے ہمزہ کو واؤ سے بدل کر اُوْکُلْ۔اُوْخُذْ۔اُوْمُرْ پڑھنا چاہئے تھا لیکن ان سے دونوں ہمزہ کو ساقط کردیا گیا ایسا کیوں؟

جواب: یہ مثالیں شاذ ہیں پس الشاذ کالمعدوم۔اور دوسرے ہمزہ کو تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا ہے اور ہمزۂ وصل کو حاجت نہ ہونے کی وجہ سے حذف کر دیا گیا ہے۔

سوال: اگر دو ہمزہ دو کلموں میں ہوں تو کیا کیا جائے گا؟

جواب: اگر دو ہمزہ دو کلمہ میں جمع ہو جائیں تو اس میں چند مذاہب ہیں۔

(۱) دونوں ہمزہ کو اپنے حال پر برقرار رکھنا۔

(۲) دونوں ہمزہ کو حذف کرنا کراہتِ تکرارِ حرفین کی وجہ سے۔یہ اہلِ حجاز کا مذہب ہے جیسے قَدْ جَآءَ اَشْرَاطُھَا سے قَدْ جَاَشْرَاطُھَا۔

(۳) دونوں میں سے ایک کو حذف کرنا۔عند الخلیل دوسرے ہمزہ کو حذف کیا جائے گا۔اور عند ابن عمر پہلے ہمزہ کو حذف کیا جائے گا۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

(۴) دونوں ہمزہ کے درمیان الفِ فاصل لائیں گے۔ یہ بعض اہلِ عرب کا مذہب ہے جیسے ءَ ا ءَنْتِ ظَبِیَّۃٌ اَمْ اُمُّ سَالِمٍ۔

سوال: اگر ہمزہ کلمہ کے شروع میں ہو اور وہ کلمہ دوسرے کلمہ سے متصل بھی نہ ہو تو کیا اس ہمزہ کو حذف کر دیں گے؟

جواب: جب دوسرا کلمہ اس سے متصل نہ ہو اور ہمزہ اس کی ابتداء میں ہو تو اس ہمزہ کو حذف نہیں کیا جائے گا کیونکہ ابتداء میں متکلم کو قوّت حاصل ہوتی ہے لہذا وہاں پر تخفیف کی ضرورت نہ ہو گی جیسے اَفْوَاہٌ۔ اَفْعَالٌ۔

سوال: لیکن نَاسٌ میں تو ہمزہ کو حذف کیا گیا ہے کہ اس کی اصل اُنَاسٌ ہے؟

جواب: یہ مثال شاذ ہے، اسی طرح لفظِ اللہ میں شروع کے ہمزہ کو بطورِ شاذ حذف کیا گیا ہے کیونکہ یہ اصل میں اِلَاہٌ تھا، پس حذفِ ہمزہ کے بعد لَاہٌ رہ گیا اور پھر الف ولام داخل کیا تو اَلْلَاہُ ہو گیا پھر لام کا لام میں ادغام کیا تو اَللّٰہُ ہو گیا، لیکن بعض لوگوں کے نزدیک شروع سے ہمزہ کو گرایا ہی نہیں گیا کیونکہ اصل میں اَلْ اِلَاہُ تھا پس دوسرا ہمزہ گرا دیا اور اس کی حرکت لام کو دی تو اَلِلٰہُ ہو گیا اب لام کا لام میں ادغام کیا تو اَللّٰہُ ہو گیا۔ اور اَلْ اِلَاہُ میں ہمزہ کی حرکت لام کی طرف منتقل کرنا ایسے ہی ہے جیسے یَرٰی میں جو اصل میں یَرْءَ یُ تھا پس ہمزہ کی حرکت راء کو دے دی۔

سوال: یَرٰی اَصل میں کیا تھا اور اس میں کس طرح تعلیل ہوئی؟

جواب: یَرٰی اصل میں یَرْءَ یُ تھا، یاء متحرک ما قبل مفتوح ہونے کی وجہ سے یاء الف سے بدل گئی پھر ہمزہ کو ساکن کر دیا تو یَرْءَ اْ ہوا پس اس صورت میں تین ساکن جمع ہو گئے راء۔ ہمزہ۔ الف۔ پس ہمزہ کو

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

گرادیا تو یَرْأُ بچا اب راء اور الف میں اجتماعِ ساکنین ہوا تو راء کو ہمزہ والی حرکت دے دی تو یَرَا ہو گیا پس الف مدہ کو کھڑے زبر سے بدلا اور آخر میں کتابۃً یاء کا اضافہ کیا تاکہ پہچان ہو سکے کہ یہ اصل میں ناقص یائی ہے۔

سوال: یَرٰی میں دو تعلیلیں ہوئی ہیں ایک حذفِ ہمزہ اور دوسری بدل، یہ توالئ علالین کہلاتا ہے جو کہ منع ہے تو اس میں کیسے جائز ہوگئیں؟

جواب: یہاں پر خلافِ قیاس توالئ علالین کو جائز قرار دیا گیا ہے کیونکہ یہ شاذ ہے لیکن یَرٰی شاذ ہونے کے باوجود فصیح ہے کیونکہ شاذ ہونا فصاحت کے خلاف نہیں ہے۔

سوال: اس کی کیا وجہ ہے کہ پہلے یاء کو الف سے بدلا گیا اور بعد میں ہمزہ کو حذف کیا گیا اس کا الٹ کیوں نہ کیا گیا یعنی پہلے ہمزہ کو حذف کردیتے پھر یاء کو الف سے بدلتے؟

جواب: چونکہ یاء طرف میں واقع تھی اور طرف میں اعلال پہلے ہوتا ہے اور اگر یہ اعلال پہلے نہ ہوتا اور ہمزہ کو پہلے حذف کر دیا جاتا تو اب یاء کو الف سے نہیں بدلا جا سکتا تھا کیونکہ اب یاء کا ماقبل مفتوح نہ ہوتا جیسے یَرْءَیُ سے یَرْیُ پس یَرٰی میں یہ تخفیف واجب ہے کیونکہ یہ صیغہ کثیر الاستعمال ہے لیکن اس کے دوسرے ہم جنس صیغوں مثلاً رَأَیَ مُرَیً وغیرہ میں یہ تخفیف واجب نہیں ہے کیونکہ اس کا استعمال زیادہ نہیں ہے حالانکہ وہاں تخفیف کا سبب پایا جاتا ہے یعنی حرفِ علت اور ہمزہ کا فعلِ ثقیل میں جمع ہونا۔

تعلیل کے واجب ہونے کے لئے تین شرائط ہیں) :۱ (کثیر الاستعمال ہونا۔(۲) حرفِ علت کا ہمزہ کے ساتھ جمع ہونا۔(۳) ان دونوں کا اجتماع فعل میں ہونا۔

اور اگر ان تینوں میں سے ایک بھی مفقود ہو تو وہاں پر تعلیل واجب نہیں ہوگی بلکہ جائز ہوگی اسی لئے رَأَیَ مُرَیً وغیرہ میں جائز ہے کثیر الاستعمال والی شرط کے مفقود ہونے کی وجہ سے اگرچہ بقیہ دو شرائط موجود ہیں۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: ایسی مثالیں دیں جن میں یہ تینوں شرائط مفقود ہوں؟

جواب: (۱)یَنْأَیُ سے یَنْیٰ بنانا واجب نہیں ہے کہ اس میں پہلی شرط مفقود ہے یعنی کثیر الاستعمال نہیں ہے۔(۲)یَسْئَلُ سے یَسَلُ بنانا واجب نہیں کہ اس میں دوسری شرط مفقود ہے یعنی حرفِ علت ہمزہ کے ساتھ جمع نہیں ہے۔

(۳)مُرْأَیٌ سے مُرَیً بنانا واجب نہیں ہے کہ اس میں تیسری شرط مفقود ہے یعنی یہ فعل نہیں ہے۔

سوال: یَرَوْنَ میں تعلیل کی کیا صورت ہے اور اس کا حکم کیا ہے؟

جواب: یَرَوْنَ کا حکم یَرٰی کی طرح ہے یعنی یَرَوْنَ اصل میں یَرْءَیُوْنَ تھا، یاء متحرک ما قبل مفتوح ہونے کی وجہ سے یاء الف ہو گئی تو یَرْءَاْوْنَ ہوا پھر ہمزہ کو ساکن کر کے گرا دیا اور ہمزہ کی حرکت راء کو دے دی تو یَرَاْوْنَ ہوا اب الف اور واؤ کے درمیان اجتماعِ ساکنین ہوا پس الف کو گرا دیا تو یَرَوْنَ ہو گیا۔

سوال: یَرَیَانِ میں یاء متحرک ما قبل مفتوح ہے لہذا یاء کو الف سے بدلنا چاہئے تھا مگر ایسا کیوں نہ کیا گیا؟

جواب: یَرَیَانِ میں یاء کی حرکت عارضی ہے نیز اگر یاء کو الف سے بدل دیا جائے اور یَرَاْاْنِ کر دیا جائے تو الفِ تثنیہ اور یاء سے بدلے ہوئے الف کے درمیان اجتماعِ ساکنین لازم آئے گا، اور اگر اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے ایک الف کو گرا دیا جائے تو یَرَانِ ہو گا، اب یہ نفی تاکید بلن اور حرفِ جازم داخل ہونے کی صورت میں واحد کے صیغہ سے ملتبس ہو گا جیسے لَنْ یَرٰی۔ لَمْ یَرٰی۔ کیونکہ نونِ اعرابی لن اور لم کی وجہ سے گر گئی تو یَرَانِ سے یَرَا بچا، لہذا تثنیہ کے صیغہ سے یاء کو الف سے نہیں بدلیں گے۔

سوال: تَرَیْنَ اصل میں کیا تھا اور اس کی تعلیل کیسے ہوئی؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: تَرَیْنَ صیغہ واحد مؤنث حاضر اصل میں تَرْءَیِیْنَ تھا تَفْعَلِیْنَ کے وزن پر، پس ہمزہ کو ساکن کر کے گرا دیا اور اس کی حرکت راء کو دے دی تو تَرَیِیْنَ ہو گیا اب یاء متحرک ما قبل مفتوح یاء الف سے بدل گئی تو تَرَایْنَ ہوا اب اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے الف کو گرا دیا تو تَرَیْنَ ہو گیا۔

سوال: واحد مؤنث حاضر اور جمع مؤنث حاضر کے صیغے بظاہر ایک جیسے ہیں تو فرق کیسے ہوگا؟

جواب: بظاہر واحد مؤنث حاضر اور جمع مؤنث حاضر دونوں کے لئے تَرَیْنَ کا صیغہ استعمال ہوتا ہے لیکن اس میں تقدیری فرق ہے کیونکہ واحد مؤنث حاضر کے صیغے میں نون نونِ اعرابی ہے، اور جمع مؤنث حاضر میں نون نونِ ضمیر ہے اس طرح تَرَیْنَ کی یاء واحد مؤنث حاضر کی ضمیر ہے جبکہ جمع مؤنث حاضر میں یہ یاء حرفِ اصلی ہے۔ شرط کے موقع پر جب تَرَیْنَ کے آخر میں نونِ ثقیلہ داخل کیا جائے تو علامتِ جزم کے طور پر نونِ اعرابی گر جائے گی اور یائے تانیث کو کسرہ دیا جائے گا تاکہ ہر قسم کے نونِ تاکید کے ساتھ اس کی موافقت ہو جائے جیسا کہ اِخْشَیِنّ۔ میں یاء کو کسرہ دیا گیا اِمَّا تَرَیِنّ۔ مِنَ الْبَشَرِ اَحَداً۔

سوال: رَیَا میں یاء متحرک ما قبل مفتوح ہے لہذا یاء کو الف سے بدلنا چاہئے تھا لیکن نہیں بدلا گیا اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: چونکہ رَیَا تَرَیَانِ کے تابع ہے اور تَرَیَانِ میں یاء کو الف سے نہیں بدلا گیا جس کی وجہ التباس اور یاء کی حرکت عارضی ہونا ہے پس یہی وجہ رَیَا میں بھی ہے۔ واحد مذکر حاضر امر کا صیغہ رَ ہے جو اِرْءَیْ سے بنا ہے پس سکون کی وجہ سے یاء کو گرا دیا اور ہمزہ کی حرکت راء کو دے کر ہمزہ کو حذف کر دیا پھر راء کے متحرک ہونے کی وجہ سے پہلا ہمزہ بھی گر گیا تو رَ بن گیا۔

نوٹ: امر بنونِ ثقیلہ میں یاء واپس آجائے گی کیونکہ سکون باقی نہ رہے گا جیسے رَیَنَّ۔

سوال: نونِ ثقیلہ یا خفیفہ کی صورت میں جمع مذکر غائب و حاضر سے واؤ گر جاتی ہے مگر رَوُنَّ میں کیوں نہیں گرائی گئی ہے؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: یہ واؤ اس وقت گرتی ہے جب اس سے پہلے ضمہ ہو جیسے اُغْزُوْنَّ۔اِرْمُوْنَّ سے واؤ کو گرا کر اُغْزُنَّ۔اِرْمُنَّ۔ جبکہ رَوُنَّ میں واؤ کا ما قبل مضموم نہیں ہے جس کی وجہ سے واؤ نہیں گرائی گئی۔

سوال: اسمِ فاعل رَاءٍ کے ہمزہ کو کیوں حذف نہیں کیا گیا؟

جواب: چونکہ اس کے فعل یَرٰی میں ہمزہ کو خلافِ قیاس طور پر محض اس کے کثرتِ استعمال کی وجہ سے حذف کیا گیا ہے لہذا اسمِ فاعل، اسمِ مفعول اور اسمِ ظرف وغیرہ میں ہمزہ کو حذف نہیں کیا جائے گا ۔اور بعض لوگوں نے اس کا جواب یوں بھی دیا ہے کہ ہمزہ کا ما قبل الف ہے اور الف حرکت کو قبول نہیں کرتا البتہ راء کو سَأَلَ یَسْئَلُ کی طرح بین بین کر کے پڑھ سکتے ہیں۔

سوال: اسمِ مفعول مَرْءِیٌّ کی تعلیل کیسے ہوئی اور اس میں ہمزہ کو کیوں حذف نہیں کیا گیا ہے؟

جواب: اسمِ مفعول مَرْءِیٌّ اصل میں مَرْءُوْیٌ تھا پس واؤ اور یاء جمع ہوئے ان میں سے پہلا ساکن ہے لہذا واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا تو مَرْءُیٌّ ہو گیا پھر یاء کی مناسبت سے ہمزہ کو کسرہ دے دیا تو مَرْءِیٌّ ہو گیا۔ یہاں پر ہمزہ کو حذف کرنا واجب نہیں ہے بلکہ جائز ہے لیکن جائز ہونے کے باوجود نہ حذف کرنے کی وجہ وہی ہے جو اسمِ فاعل کی ہے کہ اس کے فعل یَرٰی میں ہمزہ کو غیر قیاس طور پر حذف کیا گیا ہے لہذا یہاں پر بطورِ وجوب حذف نہیں کیا جائے گا۔

سوال: ثلاثی مجرد کے اسمِ فاعل رَاءٍ میں ہمزہ کو حذف نہیں کیا گیا جب کہ ثلاثی مزید فیہ میں بابِ افعال کے اسمِ فاعل مُرِیٌ میں جو اصل میں مُرْءِیٌ ہے ہمزہ کو حذف کیا گیا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: بابِ افعال کی ماضی، مضارع وغیرہ سب میں ہمزہ کو حذف کیا گیا ہے لہذا اس کے اسمِ فاعل میں بھی ان کی اتباع کرتے ہوئے ہمزہ کو حذف کر دیا گیا ہے جبکہ ثلاثی مجرد میں صرف مضارع میں ہمزہ کو حذف کیا جاتا ہے وہ بھی خلافِ قیاس، لہذا اس کے اسمِ فاعل میں حذف نہیں کیا گیا۔

نوٹ: بابِ افعال کی ماضی، مضارع، امر، نہی، اسمِ فاعل، اسمِ مفعول، اسمِ ظرف میں ہمزہ کو حذف کرنا واجب ہے اور ثلاثی مجرد میں صرف فعلِ مضارع میں حذف واجب ہے اور بقیہ میں جائز ہے واجب نہیں، اور جائز اس کے مضارع، امر، نہی پر قیاس کرتے ہوئے ہے، لیکن ثلاثی مجرد کے اسمِ فاعل رَاءٍ اسمِ مفعول مُرْءٍ ی ٌ اسمِ ظرف مَرْءً ی اسمِ آلہ مِرْءً ی کو ہمزہ کے حذف کے ساتھ پڑھنا غیر مستعمل ہے۔

سوال: ثلاثی مجرد کا ماضی مجہول اور مضارع مجہول کس وزن پر آئے گا؟

جواب: ثلاثی مجرد کا ماضی مجہول اپنے اصل پر رُءِیَ آئے گا جبکہ مضارع مجہول یُرٰی آئے گا جو اصل میں یُرْءَیُ تھا پس ماقبل فتحہ ہونے کی وجہ سے یاء کو الف کیا پھر ہمزہ کو حذف کر دیا اور اس کی حرکت راء کو دے دی تو یُرٰی ہو گیا۔

سوال: مہموز الفاء کتنے ابواب سے آتا ہے؟

جواب: مہموز الفاء پانچ ابواب سے آتا ہے۔(۱) نَصَرَ یَنْصُرُ جیسے۔اَخَذَ یَاْخُذُ۔(۲) ضَرَبَ یَضْرِبُ جیسے۔اَدَبَ یَاْدِبُ۔(۳)فَتَحَ یَفْتَحُ جیسے۔اَھَبَ یَاْھَبُ۔(۴)سَمِعَ یَسْمَعُ جیسے۔اَرِجَ یَاْرَجُ۔(۵)کَرُمَ یَکْرُمُ جیسے۔اَسُلَ یَاْسُلُ۔

سوال: مہموز العین کتنے ابواب سے آتا ہے؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: مہموز العین تین ابواب سے آتا ہے۔(۱)فَتَحَ یَفْتَحُ۔ رَأی یَرٰی۔(۲) سَمِعَ یَسْمَعُ۔ یَئِسَ یَیْئَسُ۔(۳)کَرُمَ یَکْرُمُ۔لَؤُمَ یَلْؤُمُ۔

سوال: مہموز اللام کتنے ابواب سے آتا ہے؟

جواب: مہموز اللام چار ابواب سے آتا ہے۔(۱) ضَرَبَ یَضْرِبُ۔هَنَأَ یَهْنِئُ۔(۲)فَتَحَ یَفْتَحُ۔ سَبَأَ یَسْبَأُ۔(۳)سَمِعَ یَسْمَعُ۔صَدِئَ یَصْدَأُ۔(۴)کَرُمَ یَکْرُمُ۔جَزُؤَ یَجْزُؤُ۔

سوال: کیا مضاعف اور مہموز جمع ہو سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! صرف مہموز الفاء میں جمع ہو سکتے ہیں جیسے أَنَّ یَئِنُّ۔

سوال: کیا معتل اور مہموز جمع ہو سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! ایک فعل معتل اور مہموز ہو سکتا ہے اور ایسے ہی اسم بھی معتل اور مہموز ہو سکتا ہے۔ مثال اور مہموز العین :وَأَدَ۔ مثال اور مہموز اللام :وَجَأَ۔ اجوف اور مہموز الفاء : اٰنَ۔ جو اصل میں اَوَنَ تھا۔ اجوف اور مہموز اللام :جَاءَ۔ جو اصل میں جَیَءَ تھا۔ ناقص اور مہموز الفاء :اَبٰی۔ ناقص اور مہموز العین : رَاٰی۔ لفیفِ مفروق اور مہموز العین :وَاٰی۔ لفیفِ مقرون اور مہموز الفاء :اَوٰی۔

نوٹ: مثال مہموز الفاء کے ساتھ، اجوف مہموز العین کے ساتھ، ناقص مہموز اللام کے ساتھ، لفیفِ مفروق مہموز الفاء اور مہموز اللام کے ساتھ، لفیفِ مقرون مہموز العین اور مہموز اللام کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتے کیونکہ جس جگہ حرفِ علت ہو گا اس جگہ ہمزہ نہیں ہو گا۔

سوال: ہمزہ کو لکھنے کی کیا صورتیں ہیں؟

جواب: جس طرح دیگر حروف کے لئے کوئی نہ کوئی مخصوص صورت وضع کی گئی ہے اس طرح ہمزہ کی کوئی مستقل صورت وضع نہیں کی گئی ہے بلکہ مختلف احوال میں مختلف انداز سے لکھا جاتا ہے مثلاً:

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

(۱)اگر ہمزہ کلمہ کے شروع میں ہو تو تینوں حالتوں میں الف کی صورت میں لکھا جائے گا جیسے اَبٌ۔اُمٌّ۔اِبِلٌ۔ الف کی صورت میں لکھنے کی یہ وجہ ہے کہ الف خفیف ہوتا ہے اور ابتداء میں حرکت دینے کے سلسلہ میں کاتب قوی ہوتا ہے۔

(۲)اگر ہمزہ درمیان میں ہو اور ساکن ہو تو ما قبل حرف کی حرکت کے موافق حرفِ علت کی صورت میں لکھا جائے گا جیسے رَأْسٌ۔لُؤْمٌ۔ذِئْبٌ۔ ایسا اس لئے کرتے ہیں تاکہ ہمزہ کی صورت ما قبل حرف کی حرکت کے موافق ہو جائے۔

(۳)اگر ہمزہ درمیان میں ہو اور متحرک ہو تو اپنے حرکت کے موافق حرفِ علت کی صورت میں لکھا جائے گا جیسے سَأَلَ۔لَؤُمَ۔سَئِمَ۔ ایسا اس لئے کرتے ہیں تاکہ اس کی اپنی حرکت کا علم ہو جائے۔

(۴)ہمزہ متحرکہ کلمہ کے آخر میں ہو تو ما قبل حرف کی حرکت کے موافق حرفِ علت کی شکل میں لکھا جائے گا جیسے قَرَأَ۔طَرُءَ۔فَتِئَ۔ پس ہمزہ کی اپنی حرکت کا اعتبار نہیں کیا جائے گا کیونکہ طرف کی حرکت عارضی ہوتی ہے۔

(۵) اگر ہمزہ متحرکہ کلمہ کے آخر میں ہو مگر اس کا ما قبل ساکن ہو تو ہمزہ کو کسی بھی حرف کی شکل میں نہیں لکھا جائے گا کیونکہ ہمزہ کی اپنی حرکت عارضی ہے اور ما قبل ساکن ہے جیسے خَبْءٌ۔دَفْءٌ۔بَرْءٌ۔ ان مثالوں میں ہمزہ کی علامت لکھی گئی ہے کیونکہ یہ ہمزہ کی اصلی شکل نہیں ہے۔

جو حال ان کی ماں کا تھا

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بہت بڑے حامی تھے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے انتقال کے بعد ایک بار حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے پوچھا کہ تمہارے دوست ابو الحسن کے غم میں تمہارا **کیا حال ہے**؟ بولے، موسیٰ علیہ السلام کے غم میں جو حال ان کی ماں کا تھا۔

(اسد الغابۃ، تذکرۃ ابو طفیل عامر بن واثلۃ، ج۶، ص ۱۹۲)

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِی الْمِثَالِ

چوتھا باب مثال کے بیان میں

سوال: مثال کو مثال کیوں کہتے ہیں؟

جواب: چونکہ معتل الفاء کی ماضی صحیح کے ماضی کے مثل ہوتی ہے یعنی اس میں تعلیل نہیں ہوتی پس اسی مماثلت کی وجہ سے اسے مثال کہتے ہیں۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس کا فعلِ امر اجوف کے فعلِ امر کی مثل ہوتا ہے جیسے زَانَ یَزِیْنُ۔ اور وَزَنَ یَزِنُ دونوں سے فعلِ امر زِنْ آتا ہے گویا معتل الفاء کا فعلِ امر اجوف کے فعلِ امر کے مثل ہے اس مثلیت کی بناء پر اسے مثال کہتے ہیں۔

سوال: مثال کتنے اور کن کن ابواب سے آتا ہے؟

جواب: مثال پانچ ابواب سے آتا ہے۔(۱) ضَرَبَ یَضْرِبُ۔وَعَدَ یَعِدُ۔(۲) سَمِعَ یَسْمَعُ۔وَجِلَ یَوْجَلُ۔(۳) فَتَحَ۔یَفْتَحُ۔وَجَعَ یَوْجَعُ۔(۴) کَرُمَ یَکْرُمُ۔وَجُهَ یَوْجُهُ۔(۵) حَسِبَ یَحْسِبُ۔وَرِثَ یَرِثُ۔ مثال نَصَرَ یَنْصُرُ سے نہیں آتا البتہ بنو عامر کی لغت میں وَجَدَ۔یَجُدُ نَصَرَ۔یَنْصُرُ سے آتا ہے ان کے نزدیک یَجُدُ اصل میں یَوْجُدُ تھا پھر واؤ کو گرایا گیا کیونکہ واؤ بھی ثقیل ہے اور اس کے بعد والے حرف پر ضمہ بھی ثقیل ہے تو یَجُدُ ہو گیا لیکن دوسرے لوگ اس لغت کو ضعیف قرار دیتے ہیں اور یَعِدُ کی اتباع میں واؤ کو حذف کرتے ہیں اگرچہ وہ قاعدہ یہاں پر نہیں پایا جاتا یعنی یَجُدُ میں واؤ، یاء اور کسرہ کے درمیان واقع نہیں ہوتی جیسے کہ یَوْعِدُ میں۔

سوال: کلمہ کے شروع میں واؤ اور یاء واقع ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: شروع کلمہ میں واقع ہونے والے واؤ اور یاء کا حکم حرفِ صحیح کے حکم کی طرح ہے یعنی تعلیل نہیں ہو گی جیسے وَعَدَ۔ وُعِدَ۔ وَقَرَ۔ یَنَعَ۔ وغیرہ۔

سوال: واؤ اور یاء حروفِ علت میں سے ہونے کے باوجود تعلیل نہیں ہوتی اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: اس کی دو وجہیں ہیں۔ (۱) چونکہ ابتداء میں متکلم کو قوت حاصل ہوتی ہے لہذا وہ واؤ اور یاء کے ادا کرنے میں ثقل محسوس نہیں کرتا۔

(۲) اعلال کی تین صورتیں ہیں۔ (۱) ساکن کرنا (۲) حرفِ علت سے بدلنا (۳) حذف کرنا۔ اور یہ تینوں یہاں ناممکن ہیں کیونکہ واؤ اور یاء کو ساکن کرنے کی صورت میں ابتداء بالسکون لازم آئے گا جو کہ محال ہے۔ اور اگر واؤ اور یاء کو کسی حرفِ علت سے بدلیں تو حرفِ علت عام طور پر ساکن ہوتا ہے لہذا اس صورت میں بھی ابتداء بالسکون لازم آئے گا۔ اور اگر واؤ اور یاء کو حذف کریں تو ثلاثی مجرد میں کلمہ قدرِ صالح سے کم ہو جائے گا اور ثلاثی مزید فیہ میں اگرچہ حروف کم نہیں ہوں گے لیکن اس میں ثلاثی مجرد کی اتباع میں حذف نہیں کریں گے۔

سوال: شروع کی واؤ اور یاء کو گرا کر اس کی جگہ تاء کو لایا جا سکتا ہے جس طرح مصدر میں کیا گیا ہے تو اس طرح کلمہ قدرِ صالح پر برقرار رہتا؟

جواب: اگر وَعَدَ میں واؤ کو گرا کر اس کی جگہ تاء لاتے تو مضارع کے صیغہ تَعِدُ سے التباس لازم آتا اور اگر تاء کی زیادتی آخر میں کرتے تو عِدَةً بناتے تو مصدر سے التباس لازم آتا کہ وَعَدَ یَعِدُ کا مصدر عِدَةٌ آتا ہے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: اگر تاء کی زیادتی شروع میں التباس کی وجہ سے نہیں کی جاتی تو تُکْلَانُ میں تاء کی زیادتی شروع میں کیوں کی گئی ہے یہ بھی تو مصدر ہے؟

جواب: تُکْلَانُ میں مضارع کے ساتھ کوئی التباس کا ڈر نہیں ہے کیونکہ فعلِ مضارع اس وزن پر نہیں آتا اور اس کی اصل وُکْلَانُ ہے، پھر واؤ کو تاء سے بدل کر تُکْلَانُ کیا گیا ہے۔

سوال: کیا مصدر کے آخر میں لائی گئی تاء کو حذف کیا جا سکتا ہے؟

جواب: سیبویہ کے نزدیک مصدر کے آخر میں لائی گئی تائے عوض کو حذف کرنا جائز ہے جیسے کہ شاعر کے شعر میں حذف کیا گیا ہے۔

ع :وَاَخْلَفُوْكَ عِدَ الْاَمْرِ الَّذِی وَعَدُوْا۔ میں عِدَ اصل میں عِدَةٌ ہے پس تاء کو گرا دیا گیا ہے۔ اور سیبویہ کی دلیل یہ ہے کہ کسی حرف کے عوض میں حرف لانا جائز ہے واجب نہیں، لہذا جب لانا جائز ہے سیبویہ کے نزدیک مصدر کے آخر میں لائی گئی تائے عوض کو حذف کرنا جائز ہے جیسے کہ شاعر کے شعر میں حذف کیا گیا ہے۔

ع :وَاَخْلَفُوْكَ عِدَ الْاَمْرِ الَّذِی وَعَدُوْا۔ میں عِدَ اصل میں عِدَةٌ ہے پس تاء کو گرا دیا گیا ہے۔ اور سیبویہ کی دلیل یہ ہے کہ کسی حرف کے عوض میں حرف لانا جائز ہے واجب نہیں، لہذا جب لانا جائز ہے تو اس کو حذف کرنا بھی جائز ہو گا۔ اور فرّاء کے نزدیک معوَّض بہ کو حذف کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ وہ حرفِ اصلی کی جگہ میں آتا ہے جو شاعر کے اپنے شعر کے اندر عِدَ الْاَمْرِ میں عِدَ سے ة کو حذف کیا ہے وہ اس لئے کہ اضافت کی صورت میں حرفِ عوض کو حذف کر سکتے ہیں کیونکہ مضاف الیہ اس محذوف حرف کے قائم مقام ہو جاتا ہے پس جب الْاَمْرِ تائے محذوفہ کے قائم مقام ہو گیا تو اب کلمہ قدرِ صالح سے کم نہ ہوا۔ اسی طرح

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اِقَامَۃٌ اور اِسْتِقَامَۃٌ اور اس کے جیسے دیگر صیغوں کا حکم ہے یعنی اضافت کے وقت عوض میں لایا ہوا حرف حذف ہو سکتا ہے جیسے کہ قرآنِ پاک میں آیا اَقَامَ الصَّلٰوۃِ حالانکہ اصل میں اِقَامَۃُ الصَّلٰوۃِ ہے۔ تو اس کو حذف کرنا بھی جائز ہو گا۔ اور فرّاء کے نزدیک معوَّض بہ کو حذف کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ وہ حرفِ اصلی کی جگہ میں آتا ہے جو شاعر کے اپنے شعر کے اندر عِدَ الْاَمْرِ میں عِدَ سے ۃ کو حذف کیا ہے وہ اس لئے کہ اضافت کی صورت میں حرفِ عوض کو حذف کر سکتے ہیں کیونکہ مضاف الیہ اس محذوف حرف کے قائم مقام ہو جاتا ہے پس جب الْاَمْرِ تائے محذوفہ کے قائم مقام ہو گیا تو اب کلمہ قدرِ صالح سے کم نہ ہوا۔ اسی طرح اِقَامَۃٌ اور اِسْتِقَامَۃٌ اور اس کے جیسے دیگر صیغوں کا حکم ہے یعنی اضافت کے وقت عوض میں لایا ہوا حرف حذف ہو سکتا ہے جیسے کہ قرآنِ پاک میں آیا اَقَامَ الصَّلٰوۃِ حالانکہ اصل میں اِقَامَۃُ الصَّلٰوۃِ ہے۔

سوال: وَعَدْتَّ میں ادغام کیوں کیا گیا ہے؟

جواب: وَعَدْتَّ میں چونکہ دال اور تاء قریب المخرج ہیں اسی لئے دال کو تاء سے بدل کر ادغام کر دیا گیا ہے اور یہ جائز ہے کہ جب دو حرف متقاربین جمع ہوں تو ایک کو دوسرے سے بدل کر ادغام کر سکتے ہیں جیسے کہ مضاعف کے باب میں گزرا۔

سوال: یَعِدُ میں کیسے تعلیل ہوتی ہے؟

جواب: یَعِدُ اصل میں یَوْعِدُ تھا، یاء کسرۂ تقدیری اور واؤ ضمۂ تقدیری ہوتا ہے اور عین کے نیچے کسرۂ حقیقی ہے اب یَوْعِدُ میں کسرۂ تقدیری سے ضمۂ تقدیری اور ضمۂ تقدیری سے کسرۂ حقیقی کی طرف خروج لازم آتا تھا اور اہلِ عرب اسے ثقیل سمجھتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ فِعُلٌ اور فُعِلٌ کے وزن پر کوئی لغت نہیں آتی سوائے حِبُكٌ اور دُئِلٌ کے۔ لہٰذا یَوْعِدُ سے ثقل کو دور کرنا ضروری تھا پس اگر یاء کو حذف کرتے تو علامتِ مضارع کا حذف لازم آتا جو کہ جائز نہیں اور اگر علامتِ مضارع کو ساکن کرتے تو ابتداء بالسکون لازم آتا جو کہ محال ہے اور اگر عین کے کسرہ کو حذف کرتے تو اجتماعِ ساکنین لازم آتا اور اگر عین کو کسرہ کے علاوہ ضمہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

یا فتحہ کی حرکت دیتے تو بناء میں تغیری لازم آتی کہ ابواب میں خلط ملط ہو جاتا لہذا حذف کے لئے واؤ کو متعین کیا گیا تا کہ یاء عین کے کسرہ کے قریب ہو جائے باعتبارِ جنس۔

سوال: تَعِدُ اور اس کے اخوات میں یہ ثقل نہیں تھا پھر کیوں واؤ کو وہاں سے حذف کیا گیا؟

جواب: تَعِدُ میں اگرچہ واؤ، یاء اور کسرہ کے درمیان واقع نہیں مگر پھر بھی اس میں اور اس کے اخوات سے واؤ کو حذف کیا گیا ہے وہ محض یَعِدُ کی اتباع کرتے ہوئے ہے۔

سوال: قلیل کو کثیر پر محمول کرتے ہیں نہ کہ کثیر کو قلیل پر، پس یاء والے صیغہ کل چار ہیں جب کہ تاء والے صیغے آٹھ ہیں لہذا ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ یاء والے صیغوں کو تاء والے صیغوں پر محمول کر کے واؤ کو حذف نہ کیا جاتا؟

جواب: آپ کی بات یقیناً درست ہے لیکن یہاں پر مقصود تخفیف ہے اور واؤ کو حذف کئے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی پس جب تخفیفاً یاء والے صیغوں سے واؤ کو علت کی بناء پر حذف کیا گیا تو تخفیفاً واؤ کو تاء والے صیغوں سے بھی حذف کر دیا گیا اگرچہ علتِ مذکورہ موجود نہیں ہے۔

سوال: یَضَعُ میں واؤ کو کیوں حذف کیا گیا جبکہ یہاں عین کلمہ مکسور نہیں ہے بلکہ مفتوح ہے کیونکہ اس کی اصل یَوْضَعُ ہے؟

جواب: یَضَعُ اصل میں یَوْضِعُ تھا لہذا یَعِدُ کی طرح یہاں بھی واؤ کو گرا دیا گیا تو یَضِعُ ہو گیا، اب چونکہ کسرہ ثقیل ہے عین کلمہ حرفِ حلقی ہے جو کہ وہ بھی ثقیل ہے لہذا اس ثقل کو دور کرنے کے لئے کسرہ کو فتحہ سے بدل دیا گیا تو یَجَعُ یو گیا۔

سوال: وَعَدَ یَعِدُ۔ وَہَبَ یَہِبُ میں بھی تو حرفِ حلقی ہے لہذا ان میں بھی فتحہ دینا چاہئے تھا؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: ان کی تعلیل اہلِ عرب کے سماع پر موقوف ہے لہذا یہ قیاسی نہیں بلکہ سماعی ہیں۔

سوال: بابِ افعال کے فعلِ مضارع یُوْعِدُ سے واؤ کو کیوں حذف نہیں کیا جاتا حالانکہ واؤ، یاء اور کسرہ کے درمیان واقع ہے؟

جواب: یُوْعِدُ اصل میں یُاَوْعِدُ تھا پس اس میں واؤ کو حذف نہیں کیا جائے گا کیونکہ یہاں پر وہ سبب نہیں پایا جاتا جو یَوْعِدُ میں تھا کیونکہ یہاں پر واؤ اور یاء کے درمیان ہمزۂ مقدرہ مانع ہے۔

سوال: مِیْعَدٌ اسمِ آلہ کی اصل کیا ہے اور اس کی تعلیل کیسے ہوئی ہے؟

جواب: اسمِ آلہ مِیْعَدٌ اصل میں مِوْعَدٌ تھا، واؤ کسرہ کے بعد واقع ہوئی لہذا واؤ کو یاء سے بدل دیا کیونکہ عربوں کے یہاں کسرہ اور واؤ ساکن کے درمیان کوئی رکاوٹ ہو تب بھی واؤ کو یاء سے بدل دیتے ہیں جیسے قِنْوَۃٌ سے قِنْیَۃٌ، پس کسرہ اور واؤ کے درمیان نونِ ساکن کی رکاوٹ تھی پھر بھی واؤ کو یاء سے بدل دیا تو یہاں مِوْعَدٌ میں کوئی رکاوٹ بھی نہیں ہے لہذا یہاں بدرجۂ اولی واؤ کو یاء سے بدلا جائے گا۔

میرا رحم دنیا و آخرت میں موصول ہے

صحیح حدیث میں آیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بر سر منبر فرمایا: ان اقوام کا **کیا حال ہے** کہ جو یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا رحم (قرابت) روز قیامت کچھ کام نہ آئے گا۔ ہاں خدا کی قسم! میرا رحم (رشتہ و قرابت) دنیا و آخرت میں موصول ہے۔

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی سعید الخدری، الحدیث: ۱۱۱۳۸، ج۴، ص۳۸)

☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اَلْبَابُ الْخَامِسُ فِی الْاَجْوَفِ

پانچواں باب اجوف کے بیان میں

سوال: اجوف کو اجوف کیوں کہتے ہیں نیز اس کے کتنے نام ہیں؟

جواب: اجوف کا جوف یعنی عین کلمہ حرفِ صحیح سے خالی آتا ہے لہذا اسی لئے اسے اجوف کہتے ہیں۔ اور اس کو ذو ثلاثہ بھی کہتے ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ماضی متکلم میں اس کے تین حرف ہو جاتے ہیں جیسے قُلْتُ۔ بِعْتُ۔ وغیرہ۔ اور اس کو معتل العین بھی کہتے ہیں کہ اس کا عین کلمہ حرفِ علت ہوتا ہے جیسے قَالَ۔ یوں اس کے تین نام ہوئے۔

نوٹ: اگرچہ ماضی مخاطب میں بھی تین حرف ہوتے ہیں لیکن متکلم سے کلام کی ابتداء ہوتی ہے اس لئے یہاں پر صیغہ متکلم کا ذکر کیا گیا ہے۔

سوال: اجوف کتنے اور کن کن ابواب سے آتا ہے؟

جواب: اجوف تین ابواب سے آتا ہے۔ (۱) فَعَلَ یَفْعُلُ قَالَ یَقُوْلُ۔ ۲) (فَعَلَ یَفْعِلُ بَاعَ یَبِیْعُ۔) ۳) (فَعِلَ یَفْعَلُ خَافَ یَخَافُ۔

سوال: آپ نے جو بیان کیا کہ اجوف تین ابواب سے آتا ہے درست نہیں ہے کیونکہ طَالَ یَطُوْلُ جو اصل میں طَوُلَ یَطْوُلُ ہے یعنی بابِ کَرُمَ یَکْرُمُ سے آتا ہے؟

جواب: اس کا جواب یہ ہے کہ یہ صرف بنو تمیم کی لغت میں آتا ہے جس کی وجہ سے یہ مثال شاذ ہے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: بعض صرفیوں نے اعلال کے باب میں ایک ایسا قاعدہ بیان کیا ہے جو جامع ہے اس کی وضاحت کریں؟

جواب: بعض صرفیوں نے اعلال کے باب میں ایک ایسا قاعدہ بیان کیا ہے جس کی رعایت سے تعلیل کے تمام مسائل حل ہو جاتے ہیں سوائے مثال کے اور وہ قاعدہ یہ ہے۔

فاء کلمہ کے علاوہ جہاں بھی حرفِ علت واقع ہو اس میں تعلیل کی سولہ صورتیں بنتی ہیں کیونکہ حرفِ علت کی چار حالتیں ہوں گی کہ اس حرفِ علت پر فتحہ ہو گا یا ضمہ ہو گا یا کسرہ ہو گا یا سکون ہو گا، نیز حرفِ علت کا ما قبل بھی انہیں چار حالتوں پر ہو گا، اس طرح چار کو چار سے ضرب دیں تو سولہ صورتیں حاصل ہوتی ہیں، لیکن ان میں سے ایک کو چھوڑ دیا جاتا ہے یعنی جب حرفِ علت ساکن ہو اور اس کا ما قبل بھی ساکن ہو۔ کیونکہ اس سے اجتماعِ ساکنین لازم آتا ہے لہذا اس طرح صرف پندرہ صورتیں رہ جاتی ہیں۔

سوال: پہلی چار صورتیں بیان کریں؟

جواب: پہلی چار صورتیں: حرفِ علت:

۱۔۔ (ساکن ہو گا۔) ۲۔۔ (مفتوح ہو گا۔) ۳۔۔ (مکسور ہو گا۔) ۴۔۔ (مضموم ہو گا)۔

اور حرفِ علت کا ما قبل) :۱ (مفتوح ہو)۔ جیسے:

۱۔۔قَوْلٌ۔ ۲۔۔ بَیَعَ۔ ۳۔۔خَوِفَ۔ ۴۔۔ طَوُلَ۔

پس پہلی صورت میں تعلیل نہیں ہو گی اور باقی تینوں صورت میں تعلیل ہو گی۔

سوال: پہلی صورت قَوْلٌ میں تعلیل کیوں نہیں ہوگی اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: پہلی صورت یعنی قَوْلٌ میں تعلیل نہیں ہو گی کیونکہ قاعدہ ہے کہ جب حرفِ علت ساکن ہو تو اسے ما قبل حرف کی حرکت کے موافق حرفِ علت سے بدلتے ہیں، اس لئے کہ ساکن حرف کی طبیعت

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

میں ضعف ہوتا ہے اور ما قبل حرف کا تقاضا بھی ہوتا ہے کہ اپنے مابعد ساکن حرفِ علت کو اپنی حرکت کے موافق حرفِ علت سے بدل لے جیسے مِوْزَانٌ سے مِیْزَانٌ۔ لیکن اگر ساکن حرفِ علت کا ما قبل حرف مفتوح ہو تو ساکن حرفِ علت کو نہیں بدلا جائے گا کیونکہ فتحہ کی حرکت ضعیف ہوتی ہے، لیکن بعض لوگوں کے نزدیک بدلنا جائز ہے جیسے قَوْلٌ سے قَالٌ۔

سوال: اَغْزَوْتُ میں واؤ ساکن ما قبل مفتوح ہونے کے باوجود واؤ کو یاء سے بدل کر اَغْزَیْتُ پڑھتے ہیں ایسا کیوں؟

جواب: اس مثال میں واؤ کا بدلنا اس وجہ سے نہیں ہے کہ واؤ ساکن ما قبل مفتوح ہے بلکہ یُغْزِیْ کی اتباع میں واؤ کو یاء سے بدلا گیا ہے۔

سوال: کَوْنُوْنَۃٌ میں واؤ ساکن ما قبل مفتوح ہونے کے باوجود واؤ کو یاء سے بدل کر کَیْنُوْنَۃٌ پڑھتے ہیں ایسا کیوں؟

جواب: خلیل کے نزدیک یہ اصل میں کَوْیَنُوْنَۃٌ تھا واؤ کو یاء سے بدلا پھر یاء کو یاء میں ادغام کیا تو کَیَّنُوْنَۃٌ ہوا پھر تخفیف کی غرض سے ایک یاء کو گرا دیا تو کَیْنُوْنَۃٌ ہو گیا جیسے مَیِّتٌ کہ یہ اصل میں مَیْوِتٌ تھا پس واؤ کو یاء سے بدل کر ادغام کیا تو مَیِّتٌ ہو گیا، یہاں بھی تخفیف کی خاطر یاء کو گرانا جائز ہے۔ اور بعض لوگوں کے نزدیک کَیْنُوْنَۃٌ اصل میں کُوْنُوْنَۃٌ تھا، پس کاف کو فتحہ دے دیا تا کہ صَیْرُوْرَۃٌ۔غَیْبُوْبَۃٌ۔قَیْلُوْلَۃٌ جیسے مصادر میں یاء کو واؤ سے نہ بدلنا پڑے پھر یائی مصادر کی اتباع کرتے ہوئے کَوْنُوْنَۃٌ کی واؤ کو یاء سے بدل دیا گیا تو کَیْنُوْنَۃٌ ہو گیا۔

سوال: یائی مصادر کی اتباع کیوں ضروری سمجھی گئی ہے؟

جواب: چونکہ یائی مصادر کثیر ہیں اور یہی وجہ ہے کہ واوی مصادر کے صرف چند الفاظ ہیں جیسے کَیْنُوْنَۃٌ۔دَیْمُوْمَۃٌ۔سَیْدُوْدَۃٌ۔ھَیْعُوْعَۃٌ۔ پس کثیر ہونے کی وجہ سے ہائی مصادر کی اتباع کی گئی ہے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: دوسری،تیسری اور چوتھی صورت بَیَعَ خَوِفَ طَوُلَ میں تعلیل کی کیا صورت ہے؟

جواب: پہلی، دوسری اور تیسری صورت بَیَعَ خَوِفَ طَوُلَ کے بارے میں ابنِ جنی نے کہا ہے کہ حرفِ علت کو بدلنے کے لئے اسے پہلے تخفیف کی وجہ سے ساکن کریں گے پھر ما قبل فتحہ ہونے کی وجہ سے حرفِ علت کو الف سے بدل دیں گے جیسے بَاعَ خَافَ طَالَ۔ لیکن اس قلب کے لئے سات شرطیں ہیں۔

(۱) حرفِ علت فعل میں ہو یا ایسے اسم میں ہو جو فعل کے وزن پر ہو جیسے قَوَلَ سے قَالَ۔ دَوَرٌ سے دَارٌ۔

(۲) (حرفِ علت کی حرکت عارضی نہ ہو جیسے قَوَلَ سے قَالَ۔ اور دَعَوُا میں واؤ کی حرکت عارضی ہے لہذا اس میں تعلیل نہیں ہو گی۔

(۳) حرفِ علت کے ما قبل کا فتحہ سکون کے حکم میں نہ ہو جیسے عَوِرَ کہ اس میں تعلیل نہیں ہو گی کیونکہ اس میں عین کا فتحہ سکون کے حکم میں ہے۔

(۴) کلمہ کے معنی میں اضطراب نہ ہو لہذا حَیَوَانٌ میں تعلیل نہیں ہو گی کیونکہ اس کے معنی میں اضطراب ہے۔

(۵) اس کلمہ میں دو تعلیل کا جمع ہونا لازم نہ آئے لہذا طَوٰی میں تعلیل نہیں ہو گی ورنہ تو دو تعلیل کا جمع ہونا لازم آئے گا۔

(۶) فعلِ مضارع میں دو حرفِ علت ملے ہوئے نہ ہوں لہذا حَیِیَ میں تعلیل نہیں ہو گی ورنہ تو فعلِ مضارع یَحَیُٔ میں دو حرفِ علت جمع ہو جائیں گے۔

(۷) حرفِ علت کو اصل پر دلالت کرنے کے لئے بغیر تعلیل کے نہ چھوڑا گیا ہو لہذا قَوَدٌ میں تعلیل نہیں ہو گی کہ اس میں واؤ کو اصل پر دلالت کرنے کے لئے چھوڑا گیا ہے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

نوٹ: اسی وجہ سے قَالَ جو اصل میں قَوَلَ تھا اور دَارٌ جو اصل میں دَوَرٌ تھا جیسے صیغوں میں تعلیل کی جائے گی کیونکہ ان میں تمام شرائط پائی جاتی ہیں۔

سوال: دِیَارٌ۔قِیَامٌ۔سِیَاطٌ اسم ہیں اور ان کا وزن فعل کے وزن پر بھی نہیں ہے کہ ان کی اصل دِوَارٌ۔قِوَامٌ۔سِوَاطٌ ہے مگر پھر بھی ان میں تعلیل ہوئی ہے ایسا کیوں؟

جواب: دِیَارٌ میں اس کی واحد دَارٌ کی اتباع کرتے ہوئے تعلیل کی گئی ہے، اور قِیَامٌ میں اس کے فعل قَامَ کی اتباع کرتے ہوئے تعلیل کی گئی ہے، اور سِیَاطٌ میں اس کی واحد سَوْطٌ کی اتباع کی گئی ہے کہ سَوْطٌ کی واؤ ساکن ہونے کی وجہ سے دَارٌ کے الف کے مشابہ ہے۔ اور ان میں واحد کی اتباع اس لئے کی گئی ہے کہ واحد اصل ہے اور جمع اس کی فرع ہے۔ پس یہ اسماء اگرچہ نہ فعل ہیں اور نہ فعل کے وزن پر لیکن محض متابعت کی بناء پر ان میں تعلیل کی جاتی ہے۔

سوال: اَلْحَوْکَۃُ۔اَلْخَوْنَۃُ۔جَیَدٰی۔صَوَرٰی یہ ایسے اسماء ہیں جو فعل کے وزن پر ہیں لیکن ان میں تعلیل نہیں ہوئی اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: ان اسماء میں موجود علامتِ تانیث کی وجہ سے یہ اسماء فعل کے وزن سے نکل گئے ہیں کیونکہ فعل میں علامتِ تانیث ۃ اور الفِ مقصورہ نہیں آتا، پس شروع کے دو میں گول ۃ اور آخر کے دو میں الفِ مقصورہ علامتِ تانیث موجود ہے لہذا شرطِ اوّل کے مفقود ہونے کی وجہ سے ان میں تعلیل نہیں ہو گی۔

سوال: دَعَوُا الْقَوْمَ میں دَعَوُا فعل ہے اس میں تو تعلیل ہونی چاہئے تھی مگر نہیں ہوئی اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: دَعَوُا کے واؤ کی حرکت عارضی ہے جب کہ تعلیل کے لئے دوسری شرط حرکت کا عارضی نہ ہونا ہے جیسے عَوِرَ اور اِجْتَوَرَ میں حرفِ علت کی حرکت عارضی ہے کیونکہ عَوِرَ کی عین اَعْوَر۔ کے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

عین کے حکم میں ہے اور اِجْتَوَر۔ کی تاء تَجَاوَر۔ کے الف کے حکم میں ہے اور یہ دونوں ساکن ہیں لہذا شرطِ ثانی کے مفقود ہونے کی وجہ سے ان میں تعلیل نہیں ہو گی۔

سوال: حَیَوَانٌ میں تعلیل کیوں نہیں ہوتی؟

جواب: حَیَوَانٌ میں تعلیل اس لئے نہیں ہوئی کہ اس کی حرکت اس کے اضطراب کے معنی پر دلالت کرتی ہے یعنی حَیَوَانٌ کے حرکت کرنے پر، کہ جو حیوان ہو گا وہ بالضرور حرکت کرے گا لہذا اس میں شرطِ رابع کے مفقود ہونے کی وجہ سے تعلیل نہیں ہو گی، نیز اس کے آخر میں الف اور نون ہونے کی وجہ سے یہ وزن فعل سے نکل گیا ہے پس شرطِ اوّل کے مفقود ہونے کی وجہ سے بھی اس میں تعلیل نہیں ہو گی۔

سوال: مَوَتَانِ میں کیوں تعلیل نہیں کی گئی حالانکہ اس میں حرفِ علت کی حرکت معنئ اضطراب پر دلالت نہیں کرتی کہ جو مردہ ہو وہ کیسے حرکت کرے گا؟

جواب: مَوَتَانِ میں تعلیل اس لئے نہیں کی گئی ہے کہ اسے حَیَوَانٌ پر محمول کیا گیا ہے حالانکہ یہ حیوان کی نقیض ہے اور اہلِ عرب نقیضین کو ایک دوسرے پر محمول کرتے ہیں۔

سوال: طَوٰی میں تعلیل کیوں نہیں کی گئی ہے؟

جواب: طَوٰی کی واؤ میں اس لئے تعلیل نہیں کی گئی کہ دو اعلال جمع نہ ہوں کیونکہ یہ اصل میں طَوَیَ تھا پس یاء کو الف سے بدلا تو طَوا ہو گیا اب اگر واؤ کو بھی الف سے بدلیں گے تو دو الف کا اجتماع لازم آئے گا جس سے اجتماعِ ساکنین ہو گا، نیز ایک کلمہ میں دو اعلال کا جمع ہونا بھی لازم آئے گا لہذا شرطِ خامس کے مفقود ہونے کی وجہ سے اس میں تعلیل نہیں ہو گی۔

سوال: طَوَیَا فعلِ ماضی صیغہ تثنیہ مذکر غائب میں تو دو اعلال لازم نہیں آرہے پھر کیوں تعلیل نہیں کی گئی؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: طَوَیَا میں اگرچہ دو اعلال جمع نہیں ہوتے لیکن طَوٰی پر محمول کرتے ہوئے اس میں تعلیل نہیں کی گئی ہے۔

سوال: حَیِیَ میں تعلیل کر کے یاء کو الف سے کیوں نہیں بدلا گیا؟

جواب: حَیِیَ میں پہلی یاء کو اس لئے نہیں بدلا گیا کہ اس صورت میں حَایَ بن جاتا اور پھر مستقبل میں یَحَایُ ہو کر آخر میں یاء پر ضمہ آجاتا اور ناقص مضارع کے آخر میں ضمہ نہیں آتا کہ ضمہ کا آنا ثقیل ہے اور دوسری یاء کا ماقبل مفتوح بھی نہیں کہ اسے الف سے بدل دیں اور اگر ماقبل مفتوح ہوتا بھی تو ایک کلمہ میں دو اعلال لازم آتا پس ان خرابیوں کے پیشِ نظر حَیِیَ میں تعلیل نہیں کی گئی ہے، نیز شرطِ سادس کے مفقود ہونے کی وجہ سے تعلیل نہیں ہو گی۔

سوال: قَوَدٌ میں تعلیل نہ کرنے کی کیا وجہ ہے حالانکہ حرفِ علت متحرک ماقبل مفتوح ہے؟

جواب: قَوَدٌ کی واؤ کو اصل پر دلالت کرنے کے لئے چھوڑا گیا ہے کہ وہ واؤ اس کے واوی ہونے پر دلالت کرے اور اگر اس میں تعلیل کر کے قَادٌ بنائیں تو معلوم نہ ہو سکے گا کہ یہ کلمہ اجوفِ واوی ہے یا اجوفِ یائی، ایسے ہی صَیَدٌ میں بھی تعلیل نہیں ہو گی کہ اس کی یاء اصل پر دلالت کرنے کے لئے چھوڑی گئی ہے پس شرطِ سابع کے مفقود ہونے کی وجہ سے اس میں تعلیل نہیں ہو گی۔

سوال: دوسری چار صورتیں بیان کریں؟

جواب: دوسری چار صورتیں: حرفِ علت: ا۔ساکن ہو گا۔ ۲۔ مفتوح ہو گا۔۳۔ مکسور ہو گا۔۴۔ مضموم ہو گا۔اور حرفِ علت کا ماقبل مضموم ہو۔جیسے: ا۔مُیْسِرٌ۔ مُوْعِدٌ۔ ۲۔لَنْ یَّدْعُوَ۔غُیَبَۃٌ۔ ۳۔قُوِلَ۔بُیِعَ۔ ۴۔یَغْزُوُ۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

پس پہلی، تیسری اور چوتھی صورت میں تعلیل تو ہو گی لیکن دوسری صورت میں تعلیل نہیں ہو گی۔

سوال: پہلی صورت مُیْسِرٌ۔ مُوْعِدٌ میں کس طرح تعلیل ہوگی؟

جواب: پہلی صورت مُیْسِرٌ میں یاء کو ما قبل ضمہ کی وجہ سے واؤ سے بدل دیں گے تو مُوْسِرٌ ہو جائے گا۔ اور مُوْعِدٌ میں واؤ اپنی حالت پر برقرار رہے گی۔

سوال: دوسری صورت لَنْ یَّدْعُوَ۔غُیَبَةٌ میں کس طرح تعلیل ہوگی؟

جواب: دوسری صورت لَنْ یَّدْعُوَ۔غُیَبَةٌ میں تعلیل نہیں ہو گی کیونکہ حرفِ علت پر فتحہ ہے اور فتحہ خفیف حرکت ہے، جس طرح غُیَبَةٌ اور نُوَمَةٌ میں تعلیل نہیں ہوتی اسی طرح لَنْ یَّدْعُوَ۔غُیَبَةٌ وغیرہ میں بھی تعلیل نہیں ہو گی کیونکہ تعلیل سے مقصود تخفیف ہے اور ان امثلہ میں حرفِ علت پر فتحہ ہونے کی وجہ سے تخفیف پہلے سے ہی موجود ہے لہذا تعلیل کی کوئی حاجت نہیں ہے۔

سوال: تیسری صورت قُوِلَ۔بُیِعَ میں کس طرح تعلیل ہوگی؟

جواب: تیسری صورت بُیِعَ میں آسانی کے لئے پہلے حرفِ علت کو ساکن کریں گے پھر ما قبل ضمہ ہونے کی بناء پر یاء کو واؤ سے بدل دیں گے تو بُوْعَ ہو جائے گا۔ اور قُوِلَ میں حرفِ علت کو ساکن کریں گے اور ما قبل ضمہ ہونے کی وجہ سے واؤ اپنی حالت پر برقرار رہے گا تو قُوْلَ ہو جائے گا۔ اور دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ حرفِ علت کے ما قبل کو ساکن کر کے حرفِ علت کی حرکت ما قبل حرف کی طرف نقل کر دیں گے لہذا اس صورت میں واؤ یاء سے بدل جائے گی جیسے قُوِلَ سے قِیْلَ۔بُیِعَ سے بِیْعَ۔

سوال: چوتھی صورت یَغْزُوُ میں کس طرح تعلیل ہوگی؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: چوتھی صورت یَغْزُوُ میں حرفِ علت پر ضمہ کے دشوار ہونے کی وجہ سے حرفِ علت کو ساکن کر دیں گے تو یَغْزُوْ ہو جائے گا۔

سوال: تیسری چار صورتیں بیان کریں؟

جواب: تیسری چار صورتیں: حرفِ علت) : ا۔۔۔ (ساکن ہو گا۔) ۲۔۔۔ (مفتوح ہو گا۔ ۳۔۔۔ (مکسور ہو گا۔) ۴۔۔۔ (مضموم ہو گا۔ اور حرفِ علت کا ما قبل) :

ا۔۔۔ (مکسور ہو۔ جیسے) : ا۔۔۔(مِوْزَانٌ۔) ۲۔۔۔(دَاعِوَةٌ۔) ۳۔۔۔(تَرْمِيِيْنَ۔)

۴۔۔۔(رَضِيُوْا۔

پس ان تمام صورتوں میں تعلیل ہو گی۔

سوال: پہلی صورت مِوْزَانٌ میں کس طرح تعلیل ہوگی؟

جواب: پہلی صورت مِوْزَانٌ میں واؤ ساکن ما قبل مکسور ہونے کی وجہ سے واؤ کو یاء سے بدل دیں گے تو مِيْزَانٌ ہو جائے گا۔ اور اگر اجوفِ یائی ہو تو وہ اپنی حالت میں بر قرار رہے گی جیسے مِيْسَارٌ۔

سوال: دوسری صورت دَاعِوَةٌ میں کس طرح تعلیل ہوگی؟

جواب: دوسری صورت دَاعِوَةٌ میں حرفِ علت کے مفتوح ہونے کی وجہ سے اس کی طبیعت میں ضعف ہے اور ما قبل مکسور ہے جو کہ حرفِ علت کی تبدیلی کو چاہتا ہے لہذا واؤ کے ما قبل کسرہ ہونے کی وجہ سے واؤ کو یاء سے بدل دیں گے تو دَاعِيَةٌ ہو جائے گا، اور اجوفِ یائی اپنی حالت پر باقی رہے گا جیسے رَامِيَةٌ۔

سوال: تیسری صورت تَرْمِيِيْنَ میں کس طرح تعلیل ہوگی؟

جواب: تیسری صورت تَرْمِيِيْنَ میں تخفیف کی غرض سے حرفِ علت کو ساکن کریں گے پھر التقائے ساکنین کی وجہ سے حرفِ علت کو گرا دیں گے تو تَرْمِيْنَ ہو جائے گا، اور اجوفِ واوی تَدْعِوِيْنَ میں

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

تخفیفاً واؤ کو ساکن کریں گے پھر ما قبل کسرہ ہونے کی وجہ سے واؤ کو یاء سے بدل دیں گے اور پھر التقائے ساکنین کی وجہ سے وہ یاء ساقط ہو جائے گی تو تَدْعِيْنَ ہو جائے گا۔

سوال: چوتھی صورت رَضِيُوْا میں کس طرح تعلیل ہوگی؟

جواب: چوتھی صورت رَضِيُوْا میں تخفیف کی غرض سے حرفِ علت کو ساکن کر دیں گے پھر التقائے ساکنین کی وجہ سے حرفِ علت کو گرا دیں گے تو رَضِوْا ہو جائے گا اب واؤ ما قبل مکسور ہے لہذا ضاد کو واؤ کی مناسبت سے ضمہ دے دیں گے تو رَضُوْا ہو جائے گا۔ اور اجوفِ واوی میں اوّلاً حرفِ علت کو تخفیفاً ساکن کریں گے پھر ما قبل مکسور ہونے کی وجہ سے واؤ یاء ہو جائے گی اور پھر التقائے ساکنین کی وجہ سے گر جائے گی جیسے دُعِوُوْا سے دُعِوْا اب واؤ ما قبل مکسور ہے لہذا عین کو واؤ کی مناسبت سے ضمہ دے دیں گے تو دُعُوْا ہو جائے گا۔

سوال: دِوَلٌ میں حرفِ علت مفتوح ما قبل مکسور ہے لہذا اس واؤ کو یاء سے کیوں نہیں بدلا گیا؟

جواب: وہ اسماء جو کسی فعل سے مشتق نہ ہوں تو وہ بذاتِ خود خفیف ہوتے ہیں لہذا ان میں تعلیل کرنے کی کوئی حاجت نہیں ہے کہ تعلیل تخفیف کے لئے کی جاتی ہے اور تخفیف تو ان میں پہلے سے ہی موجود ہے، پس دِوَلٌ بھی ان اسماء میں سے ہے جو فعل سے مشتق نہیں، لہذا تعلیل بھی نہیں ہو گی۔ ہاں ان میں تعلیل کے جائز ہونے کی ایک صورت ہے اور وہ ان کا فعل کے وزن پر ہونا ہے، لیکن دِوَلٌ کسی فعل کے وزن پر نہیں ہے اس لئے اس میں تعلیل جائز نہیں ہو گی۔

سوال: چوتھی چار صورتیں بیان کریں؟

جواب: چوتھی چار صورتیں: حرف علت: ۱۔ ساکن ہو گا۔ ۲۔ مفتوح ہو گا۔ ۳۔ مکسور ہو گا۔ ۴۔ مضموم ہو گا۔ اور حرفِ علت کا ما قبل ساکن ہو۔ جیسے: ۱۔ يَخْوَفُ۔ ۳۔ يَبِيْعُ۔ ۴۔ يَقُوْلُ۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

پس ان تینوں صورتوں میں تعلیل ہو گی جبکہ پہلی صورت کے باطل ہونے کی وجہ سے اسے ذکر نہیں کیا گیا۔

سوال: یہاں پر پہلی صورت کی مثال مذکور نہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: یہاں پر پہلی صورت کی مثال اس لئے نہیں ذکر کی گئی کہ یہ صورت باطل ہے کیونکہ حرفِ علت اور اس کے ما قبل دونوں کے ساکن ہونے سے اجتماعِ ساکنین لازم آتا ہے جو کہ محال ہے کہ قرائت ممکن نہیں، اس لئے پہلی صورت کو ذکر نہیں کیا گیا ہے۔

سوال: دوسری صورت یَخْوَفُ ۔ تیسری صورت یَبْیِعُ ۔اور چوتھی صورت یَقْوُلُ۔ میں کس طرح تعلیل ہوگی؟

جواب: ان تینوں صورتوں میں حرفِ علت کی حرکت نقل کر کے ما قبل حرفِ صحیح ساکن کو دیں گے کیونکہ حرفِ علت میں ضعف ہوتا ہے اور حرفِ صحیح قوی ہوتا ہے، اور نقلِ حرکت کے بعد حرفِ علت سکون کی حالت میں باقی رہیں گے جیسے یَقُوْلُ۔یَبِیْعُ۔ البتہ یَخْوَفُ میں حرفِ علت واؤ کا ما قبل مفتوح ہو جائے گا یعنی یَخَوْفُ، لہذا واؤ کو ما قبل مفتوح ہونے کی وجہ سے الف بنا دیں گے تو یَخَافُ ہو جائے گا۔ اور حرفِ علت کی حرکت ما قبل کو دینے کے بعد جو سکون حرفِ علت پر آیا ہے وہ سکون عارضی ہے نہ کہ اصلی۔

سوال: خَوْفٌ میں واؤ ساکن ما قبل مفتوح ہے لہذا واؤ کو الف سے بدلنا چاہئے تھا مگر نہیں بدلا گیا اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: خَوْفٌ میں واؤ کو الف سے نہ بدلنے کی یہ وجہ ہے کہ واؤ کا سکون سکونِ اصلی ہے لہذا اس میں سکونِ اصلی ہونے کی وجہ سے تخفیف پہلے سے موجود ہے مزید تخفیف کی حاجت نہیں ہے، کیونکہ تعلیل ثقل کو دور کرنے کے لئے ہوتی ہے جبکہ یہاں ثقل موجود ہی نہیں ہے۔

سوال: اَدْوَرُ۔اَعْیَنُ میں تعلیل کیوں نہیں کی گئی ہے؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: ان مثالوں میں تعلیل کرنے سے بابِ افعال کے فعلِ ماضی کے صیغہ سے التباس لازم آتا ہے مثلاً اَدْوَرُ سے اَدَارُ اور اَعْیَنُ سے اَعَانُ بن جاتا اور یوں یہ اَقَامَ سے اعراب کے منتفی ہونے کی صورت میں ملتبس ہو جاتے۔ اور اگر اَدْوُرُ۔ اَعْیُنُ واؤ اور یاء کے ضمہ کے ساتھ ہوں اور ان میں یَقُوْلُ کی طرح تعلیل کریں تو یہ اس صورت میں اَدُوْرُ۔ اَعُوْنُ بن جائیں گے جو فعلِ مضارع کے صیغہ واحد متکلم سے ملتبس ہو جائیں گے، لہذا ان خرابیوں کے پیشِ نظر ان میں تعلیل نہیں کی جائے گی۔

سوال: جَدْوَلَ میں تعلیل کیوں نہیں کی گئی ہے؟

جواب: جَدْوَلَ ملحق برباعی مجرد ہے پس اگر اس میں تعلیل کی جاتی تو وزن باقی نہ رہنے کی وجہ سے الحاق باطل ہو جاتا لہذا الحاق کو باطل ہونے سے بچانے کے لئے اس میں تعلیل نہیں کی جائے گی۔

سوال: قَوَّمَ میں واؤ مدغم فیہ متحرک اور اس کا ما قبل یعنی مدغم ساکن ہے پھر بھی اس میں تعلیل نہیں کی گئی؟

جواب: اعلال کی دو قسم ہیں (۱) اعلالِ حقیقی۔ (۲) اعلالِ حکمی۔ اور یہاں پر تعلیل کرنے سے اعلالِ حکمی میں اعلالِ حقیقی لازم آتا ہے اور یہ اہلِ عرب کے نزدیک ناجائز ہے۔ ادغام کو اعلالِ حکمی کہتے ہیں کیونکہ یہ بھی تعلیل کی ایک قسم ہے، لہذا اس خرابی کے پیشِ نظر اس میں تعلیل حقیقی نہیں کی جائے گی۔

سوال: اَلرَّمْیُ میں تعلیل کیوں نہیں کی گئی ہے؟

جواب: اَلرَّمْیُ میں تعلیل کرنے سے اسمِ معرب کے آخر میں سکون لازم آتا ہے جو کہ درست نہیں ہے کیونکہ اَلرَّمْیُ سے اَلرَّمْیْ ہو جائے گا اور پھر یاء کے ما قبل ضمہ کی وجہ سے یاء کو واؤ سے بدلیں گے تو اَلرَّمُوْ ہو جائے گا، اور اَلرَّمْیُ۔ اَلرَّمُوْ ان دونوں صورتوں میں اسمِ معرب کا آخر ساکن ہو جاتا ہے جو کہ اسمِ معرب کے آخر کا ساکن ہونا درست نہیں ہے کیونکہ اسمِ معرب کا آخر محلِّ اعراب ہوتا ہے لہذا سکون کی وجہ سے اعراب ظاہر نہ ہو سکے گا۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: عَصَا بھی تو اسمِ معرب ہے اس میں آخری حرف کا سکون کیوں جائز ہے؟

جواب: عَصَا اسمِ معرب ہے اور اس کے آخری حرف کا سکون اس لئے جائز ہے کہ اس کے آخر کا ماقبل متحرک ہے جب کہ اَلرَّمْیُ میں آخر کا ماقبل ساکن ہے۔

سوال: تَقْوِیْمٌ۔تِبْیَانٌ۔مِقْوَالٌ۔مِخْیَاطٌ میں تعلیل کیوں نہیں ہوتی؟

جواب: چونکہ یہاں حرفِ علت کے بعد والا حرف ساکن ہے، پس اگر حرفِ علت کی حرکت نقل کر کے ماقبل حرف کو دیں تو اجتماعِ ساکنین لازم آئے گا جیسے تَقِوْیْمٌ، لہذا اجتماعِ ساکنین سے بچنے کے لئے ان میں تعلیل نہیں ہوتی۔

سوال: مِخْیَطٌ میں تعلیل کیوں نہیں کی گئی ہے حالانکہ حرفِ علت کے بعد والا حرف ساکن نہیں ہے؟

جواب: مِخْیَطٌ مِخْیَاطٌ کا مخفّف ہے یعنی کمی کر کے بنایا گیا ہے لہذا مِخْیَاطٌ کی اتباع میں یہاں پر بھی تعلیل نہیں ہو گی۔

سوال: اِقَامَۃٌ جو اصل میں اِقْوَامٌ تھا اس میں تعلیل کیوں کی گئی ہے حالانکہ یہ بھی تو تَقْوِیْمٌ کی طرح ہے کہ حرفِ علت کے بعد والا حرف ساکن ہے؟

جواب: اِقْوَامٌ میں تعلیل اَقَامَ کی اتباع میں کی گئی ہے۔

سوال: جب اِقْوَامٌ میں اَقَامَ کی اتباع میں تعلیل کی گئی ہے تو تَقْوِیْمٌ میں قَامَ کی اتباع میں تعلیل کرنی چاہئے تھی کہ قَامَ ثلاثی مجرد ہے اور ثلاثی مجرد تعلیل میں اصل ہوتا ہے؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: تَقْوِیْمٌ کی ماضی قَوَّمَ ہے لہذا قَامَ کی اتباع باطل ہو گئی اگرچہ قَامَ تعلیل میں اصل ہے کیونکہ قَوَّمَ تَقْوِیْمٌ کی ماضی ہے پس اخوت کی بناء پر جو نسبت تَقْوِیْمٌ سے قَوَّمَ کو حاصل ہے وہ قَامَ کو تَقْوِیْمٌ سے حاصل نہیں ہے، اور اگر تَقْوِیْمٌ میں تعلیل کریں گے بھی تو قَوَّمَ کی اتباع میں کریں گے کہ وہ اس کی ماضی ہے، لیکن قَوَّمَ میں تعلیل حکمی کی وجہ سے تعلیلِ حقیقی نہیں ہو سکتی لہذا اس کے مصدر میں بھی تعلیلِ حقیقی نہیں ہو گی۔

سوال: قَامَ میں تعلیل ہوتی ہے پھر اس کی اتباع میں اَقَامَ میں تعلیل ہوتی ہے اس لحاظ سے قَامَ کو قوت حاصل ہو گئی کہ اس کی اتباع کی جاتی ہے پس جب قَامَ کو قوت حاصل ہو گئی تو اس قوت کی بنیاد پر قَامَ کی اتباع کرتے ہوئے تَقْوِیْمٌ میں تعلیل کی جانی چاہئے تھی؟

جواب: اَقَامَ قَامَ کو تقویت پہونچانے کی صلاحیت نہیں رکھتا کیونکہ اَقَامَ ثلاثی مجرد نہیں ہے اور نہ تعلیل میں اصل ہے۔

سوال: مَا اَقْوَلَهُ ۔ اَغْیَلَتِ الْمَرَأَةُ میں تعلیل کیوں نہیں کی گئی حالانکہ حرفِ علت کی حرکت ما قبل کو دینے سے اجتماعِ ساکنین لازم نہیں آتا؟

جواب: ان میں تعلیل نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ انہیں اصل پر دلالت کرنے کے لئے بغیر تعلیل کے چھوڑا گیا ہے، اسی طرح اِسْتَحْوَذَ میں بھی تعلیل نہیں کی گئی۔

سوال: قَالَ۔قُلْنَ میں کس طرح تعلیل ہوئی ہے؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: قَالَ اصل میں قَوَلَ تھا واؤ متحرک ما قبل مفتوح پس واؤ کو الف سے بدل دیا تو قَالَ ہو گیا، اور قُلْنَ اصل میں قَوَلْنَ تھا، پس واؤ کو الف سے بدلا تو قَالْنَ ہوا پھر اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے الف کو گرا دیا تو قَلْنَ ہو گیا اب قاف کو ضمہ دیا تا کہ واؤ کے محذوف ہونے پر دلالت کرے تو قُلْنَ ہو گیا۔

سوال: خِفْنَ جو اصل میں خَوِفْنَ تھا اس میں فاء کو ضمہ کیوں نہیں دیا گیا تا کہ وہ ضمہ واؤ کے محذوف ہونے پر دلالت کرے؟

جواب: اصل قاعدہ تو یہی ہے کہ واوِ محذوفہ کی حرکت ما قبل کو دی جائے لیکن قُلْنَ میں یہ ممکن نہ تھا کیونکہ واؤ کا فتحہ قاف کو دیتے تو قاف پہلے سے ہی مفتوح تھا جیسے قَوَلْنَ پس اسی لئے قاف کو واؤ کا فتحہ نہ دے کر قاف کو ضمہ دیا واوِ محذوفہ پر دلالت کرنے کے لئے جب کہ خَوِفْنَ میں واؤ کی حرکت فاء کو دے دی کیونکہ یہاں قُلْنَ والی خرابی لازم نہیں آتی۔

سوال: فعلِ ماضی کے صیغہ جمع مؤنث غائب اور فعلِ امر کا صیغہ جمع مؤنث حاضر دونوں کے لئے قُلْنَ آتا ہے ان دونوں صیغوں میں اشتراک پایا گیا، لہذا فرق کیسے کیا جائے گا؟

جواب: یہاں اشتراک تعلیل کے ضمن میں ہے یعنی اشتراکِ ضمنی ہے اور اہلِ صرف اشتراکِ ضمنی کا اعتبار نہیں کرتے کیونکہ ایسا تعلیل کے بعد ہوا ہے نہ کہ اصلِ وضع میں پس ان میں فرق تقدیری طور پر کریں گے یعنی قُلْنَ کو جب ماضی مانیں گے تو اس کی تقدیر قَوَلْنَ ہو گی، اور جب امر مانیں گے تو اس کی تقدیر اُقْوُلْنَ ہو گی اور ایسے ہی فعلِ ماضی معروف اور مجہول میں بھی اشتراکِ ضمنی ہے لہذا فرق تقدیراً کریں گے یعنی جب خِفْنَ معروف لیں گے تو اس کی تقدیر خَوِفْنَ ہو گی، اور جب مجہول لیں گے تو اس کی تقدیر خُوِفْنَ ہو گی۔ اور دوسرا جواب یہ ہے کہ یہاں جو اشتراک پایا گیا ہے وہ واضع کی غفلت کی وجہ سے ہے بشرطِ کہ واضع انسان کو تسلیم کیا جائے کیونکہ بھول انسان سے واقع ہوتی ہے۔ اور اسی طرح کا اشتراک

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

بابِ تَفَعُّلٌ۔تَفَاعُلٌ۔تَفَعْلُلٌ کی ماضی اور امر کے صیغہ تثنیہ اور جمع میں بھی پایا جاتا ہے مثلاً تَطَهَّرَا۔تَقَابَلَا۔تَسَرْبَلَا یہ تینوں صیغے تَفَعْلَلَا کے وزن پر ہیں۔یوں ہی تَطَهَّرُوْا۔تَقَابَلُوْا۔تَسَرْبَلُوْا یہ تینوں صیغے تَفَعْلَلُوْا کے وزن پر ہیں پس یہ صیغے ماضی کے لئے بھی استعمال ہوتے ہیں اور امر کے لئے بھی استعمال ہوتے ہیں۔

سوال: طُلْنَ۔قُلْنَ بظاہر ایک جیسے صیغے ہیں کیسے پتہ چلے گا کہ ان کے ابواب مختلف ہیں؟

جواب: ان کے درمیان فرق کرنا آسان ہے کیونکہ طُلْنَ کی پہچان طَوِیْلٌ سے ہوتی ہے اس لئے کہ طویل صفتِ مشبہ ہے اور یہ وزن عام طور پر بابِ کَرُمَ یَکْرُمُ سے آتا ہے جبکہ قُلْنَ نَصَرَ یَنْصُرُ سے ہے، اسی طرح خِفْنَ۔بِعْنَ میں ان کے مضارع سے فرق معلوم ہو جاتا ہے کیونکہ یَخَافُ سے پتہ چل جاتا ہے کہ خِفْنَ کی اصل خَوِفْنَ ہے جو کہ سَمِعَ یَسْمَعُ سے ہے کیونکہ اگر فَتَحَ۔یَفْتَحُ سے ہوتا تو اس کے عین یا لام کلمہ میں حرفِ حلقی ہوتا حالانکہ اس کے عین یا لام کلمہ میں حرفِ حلقی نہیں ہے۔اور یَبِیْعُ سے پتہ چل جاتا ہے کہ بِعْنَ کی اصل بَیَعْنَ ہے کیونکہ اجوف حَسِبَ یَحْسِبُ سے نہیں آتا ہے۔

سوال: یَقُوْلُ۔یَقُلْنَ۔قُلْ میں تعلیل کس طرح ہوئی ہے؟

جواب: یَقُوْلُ: اصل میں یَقْوُلُ تھا واؤ کا ضمہ ماقبل حرفِ صحیح ساکن کو دے دیا تو یَقُوْلُ ہو گیا۔

یَقُلْنَ: اصل میں یَقْوُلْنَ تھا واؤ کا ضمہ ماقبل حرفِ صحیح ساکن کو دے دیا اور اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے واؤ کو گرا دیا تو یَقُلْنَ ہو گیا۔

قُلْ: اصل میں اُقْوُلْ تھا واؤ کا ضمہ ماقبل حرفِ صحیح ساکن کو دے دیا پھر اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے واؤ کو گرا دیا اور شروع سے حاجت نہ ہونے کی وجہ سے ہمزہ کو بھی گرا دیا کہ اب فاء کلمہ متحرک ہو گیا ہے تو قُلْ ہو گیا۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: قُلِ الْحَقّ میں لام کے متحرک ہونے کی وجہ سے واؤ کے ساتھ اجتماعِ ساکنین لازم نہیں آ رہا اس کے باوجود بھی قُلِ الْحَقّ۔ سے واؤ کو گرا دیا گیا ایسا کیوں؟

جواب: یہاں پر لام کی حرکت عارضی ہے کیونکہ لام پر کسرہ التقائے ساکنین کی ضرورت کی بناء پر لایا گیا ہے پس لام تقدیراً ساکن ہے کیونکہ لام کی حرکت خارج سے آئی ہے۔

سوال: قُوْلَا۔ قُوْلَنَّ میں واؤ کو کیوں نہیں حذف کیا گیا ہے؟

جواب: ان میں واؤ کو اس لئے نہیں حذف کیا گیا ہے کہ یہاں لام کی حرکت داخلی چیزوں یعنی فاعل کے الف اور نونِ تاکید کے ساتھ حاصل ہوئی ہے، فاعل تو فعل میں داخل ہوتا ہے یہ تو ظاہر ہے اور نونِ تاکید بھی داخلی شمار ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ فعلِ مضارع نونِ تاکید کے ساتھ مبنی ہوتا ہے جیسے هَلْ يَفْعَلَنَّ۔

سوال: دَعَتَا جو اصل میں دَعَوَتَا تھا پھر ما قبل مفتوح کی وجہ سے واؤ الف ہو گئی تو دَعَاتَا ہوا پس دَعَتَا سے الف کو کیوں گرایا گیا جبکہ تاء کی حرکت الفِ فاعل کے ذریعہ حاصل ہوئی ہے اور وہ داخلی ہے؟

جواب: دَعَتَا کی تاء نفسِ کلمہ میں سے نہیں بلکہ یہ تائے تانیث فاعل کے بیان کے لئے ہے لہذا تاء کو داخلی نہیں شمار کیا جائے گا، لیکن قُوْلَا میں لام اصلی یعنی داخلی ہے۔

سوال: قَائِلٌ اسمِ فاعل کی تعلیل بیان کریں؟

جواب: قَائِلٌ اصل میں قَاوِلٌ تھا واؤ متحرک ما قبل مفتوح لہذا واؤ کو الف سے بدلا جیسے کہ كَسَاءٌ میں کہ اس کی اصل كَسَاوٌ ہے، لہذا بعدِ ابدال قَاْلٌ ہوا اب دو الف ساکن جمع ہو گئے لیکن ان میں سے کسی

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ایک الف کو گرا بھی نہیں سکتے کیونکہ اس صورت میں قَالٌ ہو جائے گا اور یوں فعلِ ماضی سے التباس لازم آتا لہذا واؤ سے بدلے ہوئے الف کو حرکت دے دی تو وہ ہمزہ بن گیا اور یوں قَائِلٌ ہو گیا۔

سوال: قَاوِلٌ میں واؤ متحرک ہے لیکن اس کا ما قبل مفتوح نہیں بلکہ الف ساکن ہے پھر کیسے واؤ کو الف سے بدل دیا گیا؟

جواب: الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے لہذا وہ کوئی مضبوط رکاوٹ نہیں بنتا اس وجہ سے اس کا اعتبار نہیں کیا گیا ہے جس طرح کَسَاءٌ میں الف کا کچھ اعتبار نہیں کیا گیا ہے۔

سوال: کیا واؤ اور یاء سے بدلے ہوئے ہمزہ کو گرا سکتے ہیں؟

جواب: بعض کلمات میں واؤ اور یاء سے بدلے ہوئے ہمزہ کو گرا بھی دیتے ہیں جیسے هَاعٍ۔لَاعٍ، اصل میں هَائِعٌ۔لَائِعٌ تھا اسی سے اللہ تبارک و تعالی کا فرمان بُنْيَانُهُ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ۔ پس هَارٍ اصل میں هَائِرٌ تھا پس یاء کو ہمزہ سے بدل کر گرا دیا۔

سوال: کیا اسمِ فاعل میں قلب بھی ہوتا ہے؟

جواب: بعض اوقات اسمِ فاعل قلب کے ساتھ بھی آتا ہے جیسے شَاكٍ اصل میں شَاوِكٌ تھا پس واؤ کو کاف اور کاف کو واؤ کی جگہ لے گئے تو شَاكِوٌ بنا جو تنوین کی صورت میں شَاكِوُنْ ہو گا پس واؤ پر ضمہ دشوار لہذا ضمہ کو گرا دیا تو شَاكِوْنْ بنا اب اجتماعِ ساکنین کی بناء پر واؤ کو بھی گرا دیا تو شَاكِنْ بنا اب نون کو تنوین کی صورت میں لے آئے تو شَاكٍ ہوا، اور حَادٍ اصل میں وَاحِدٌ تھا، واؤ کو آخر میں لے گئے تو اب شروع میں الفِ ساکن بچا اور ساکن سے ابتداء محال ہے لہذا الف کو حاء کے بعد لے گئے تو حَادِوٌ ہو گیا یعنی حَادِوُنْ، پھر شَاكٍ والی تعلیل کی گئی تو حَادٍ ہو گیا۔

سوال: کیا حرف کا قلب جائز ہے؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: جی ہاں! اہلِ صرف کے نزدیک قلب جائز ہے یعنی ایک حرف کو دوسرے کی جگہ میں لے جانا جائز ہے جیسے قِسِیٌّ جو اصل میں قُوُوْسٌ تھا پس سین کو دونوں واؤ سے مقدم کیا تو قُسُوْوٌ ہو گیا اب واؤ طرف میں واقع ہوئی لہذا اسے یاء سے بدل دیا پھر پہلے واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا اور یاء کی مناسبت سے سین کو اور سین کی اتباع میں کاف کو کسرہ دے دیا تو قِسِیٌّ ہو گیا، اسی طرح اَیْنُقٌ اصل میں اَنْوُقٌ تھا پس واؤ کو نون پر مقدم کیا تو اَوْنُقٌ ہوا پھر خلافِ قیاس واؤ کو یاء سے بدل دیا تو اَیْنُقٌ ہو گیا۔

سوال: مَقُوْلٌ اسمِ مفعول میں کس طرح تعلیل ہوئی ہے؟

جواب: مَقْوُوْلٌ اصل میں مَقْوُوْلٌ تھا پس واؤ کی حرکت نقل کر کے ما قبل حرفِ صحیح ساکن کو دے دیا پھر اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے ایک واؤ کو گرا دیا تو مَقُوْلٌ بنا۔

سوال: مَقْوُوْلٌ کی دونوں واؤ میں سے کس واؤ کو حذف کریں گے واؤِ اصلی کو یا واؤِ زائد کو؟

جواب: عند سیبویہ: واؤِ زائدہ کو حذف کریں گے کیونکہ زائد کا حذف کرنا اولی ہے بمقابلۂ واؤِ اصلی کے۔

عند اخفش: واؤِ اصلی کو حذف کریں گے کیونکہ واؤِ زائدہ علامت ہے اور علامت حذف نہیں ہوتی۔

جوابِ سیبویہ: علامت کو حذف کرنا اس وقت جائز نہیں ہوتا جب اور دوسری علامت موجود نہ ہو اور اگر کسی جگہ دو علامت ہوں تو ایک کو حذف کرنا جائز ہوتا ہے جیسے مُسْلِمَتَاتٌ سے مُسْلِمَاتٌ کیا پس مَقْوُوْلٌ میں دو علامتیں ہیں (۱) میم (۲) واؤِ ثانی۔ پس یہاں پر ایک علامت کو حذف کرنا درست ہے۔

نوٹ: پس سیبویہ کے نزدیک مَقُوْلٌ کا وزن مَفُعْلٌ ہو گا، اور اخفش کے نزدیک مَقُوْلٌ کا وزن مَفُوْلٌ ہو گا۔

سوال: مَبِیْعٌ میں کس طرح تعلیل ہوتی ہے؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: مَبِيْعٌ اصل میں مَبْيُوْعٌ تھا پھر اس میں يَبِيْعُ کی طرح تعلیل ہوئی تو واؤ اور یاء دو ساکن جمع ہو گئے پس سیبویہ کے نزدیک واؤ کو حذف کر دیا تو مُبِيْعٌ ہو گیا پھر یاء کو سلامت رکھنے کے لئے باء کے ضمہ کو کسرہ سے بدلا تو مَبِيْعٌ ہو گیا۔ اور اخفش کے نزدیک یاء کو حذف کر کے ما قبل کو کسرہ دیا تو مَبِوْعٌ ہو گیا پھر واؤ کو یاء سے بدل دیا جس طرح مِوْزَانٌ میں واؤ کو یاء سے بدلا گیا ہے تو مَبِيْعٌ ہو گیا۔ اب مَبِيْعٌ کا وزن سیبویہ کے نزدیک مَفِعْلٌ ہو گا جبکہ اخفش کے نزدیک مَفِيْلٌ ہو گا۔

سوال: اسمِ ظرف مَقَالٌ کی تعلیل بیان کریں؟

جواب: اسمِ ظرف مَقَالٌ اصل میں مَقْوَلٌ تھا پس واؤ کا فتحہ ما قبل حرفِ صحیح ساکن کو دیا پھر ما قبل مفتوح کی وجہ سے واؤ الف ہو گئی تو مَقَالٌ ہو گیا۔

سوال: مَبِيْعٌ اسمِ مفعول بھی ہے اور اسمِ ظرف بھی لہذا ان کے درمیان فرق کیسے کیا جائے گا؟

جواب: ان کے درمیان تقدیری فرق ہے یعنی مَبِيْعٌ جب اسمِ مفعول ہو گا تو اس کی تقدیر مَبْيُوْعٌ ہو گی، اور جب مَبِيْعٌ اسمِ ظرف ہو گا تو اس کی تقدیر مَبْيِعٌ ہو گی۔

سوال: کیا اہلِ صرف کے نزدیک تقدیری فرق معتبر ہے؟

جواب: جی ہاں! اہلِ صرف کے نزدیک تقدیری فرق معتبر ہے جیسے فُلْكٌ واحد بھی ہے اور جمع بھی، لیکن جب اس کا سکون أُسْدٌ کے سکون کی طرح ہو تو وہ جمع ہو گا جیسے ارشادِ خداوندی ہے حَتّٰى اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ وَ جَرَيْنَ بِهِمْ۔ میں فُلْكٌ جمع ہے، اور جب فُلْكٌ کا سکون قُرْبٌ کی راء جیسا ہو تو یہ واحد ہو گا کیونکہ أُسْدٌ جمع ہے اور قُرْبٌ واحد ہے لہذا فُلْكٌ بروزن أُسْدٌ جمع، اور فُلْكٌ بروزن قُرْبٌ واحد ہے، پس یہ فرق تقدیری ہے اور صرفیوں کے یہاں یہ معتبر ہے قرآنِ پاک میں واحد کی مثال فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنَ۔ ہے یہاں فُلْكٌ سے ایک کشتی مراد ہے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: قِیْلَ فعلِ ماضی مجہول میں کیسے تعلیل ہوئی ہے؟

جواب: قِیْلَ فعلِ ماضی مجہول اصل میں قُوِلَ تھا پس واؤ کو تخفیف کی غرض سے ساکن کیا تو قُوْلَ ہو گیا بعض حضرات نے ماضی مجہول کو قُوْلَ پڑھا ہے لیکن یہ ضعیف لغت ہے، اور دوسری قوی لغت یہ ہے کہ واؤ کا کسرہ ما قبل کو دیا اب واؤ ساکن ما قبل مکسور ہوا پس کسرہ کی موافقت میں واؤ کو یاء سے بدلا تو قِیْلَ ہو گیا، اور تیسری لغت کے مطابق اشمام کیا جائے گا تاکہ معلوم ہو کہ اس کا قبل مضموم تھا پس بِیْعَ۔ اُحْتِیْرَ۔ اُنْقِیْدَ۔ قُلْنَ۔ بِعْنَ میں بھی یہ تینوں لغات جائز ہیں۔

سوال: اشمام کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس حرف پر وقف کیا جائے اس کو ساکن کر کے ہونٹھوں سے پیش کی طرف اشارہ کرنا اشمام ہے جیسے قِیْلَ کے لام پر وقف کریں تو لام کو ادا کرتے وقت ہونٹھوں سے پیش کی طرف اشارہ کرنا۔

سوال: کیا اُقِیْمَ میں بھی یہ تینوں صورتیں جائز ہیں؟

جواب: اُقِیْمَ جو اصل میں اُقْوِمَ تھا پس اس میں اشمام جائز نہیں ہے اور نہ واؤ کا پڑھنا جائز ہے قُوْلَ کے مثل کیونکہ یہاں جب واؤ کی حرکت ما قبل کو دیں گے تو واؤ کا ما قبل یعنی قاف مضموم نہیں ہو گا بلکہ مکسور ہو گا اور نہ قاف نقلِ حرکت سے پہلے مضموم تھا۔

سوال: قُلْنَ ماضی معروف بھی ہے اور ماضی مجہول بھی لہذا فرق کس طرح ہوگا؟

جواب: قُلْنَ ماضی معروف و مجہول میں بھی تقدیری فرق پر اکتفاء کیا گیا ہے۔

سوال: یُقَالُ میں کیسے تعلیل ہوگی؟

جواب: یُقَالُ اصل میں یُقْوَلُ تھا پس واؤ کی حرکت نقل کر کے حرفِ صحیح ساکن کو دیا پھر واؤ ما قبل مفتوح کی وجہ سے الف ہو گئی تو یُقَالُ ہو گیا۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اَلْبَابُ السَّادِسُ فِی النَّاقِصِ

چھٹا باب ناقص کے بیان میں

سوال: ناقص کی وجہِ تسمیہ بیان کریں؟

جواب: ناقص کو ناقص اس لئے کہتے ہیں کہ اس کے آخر میں بعض اوقات حروف کے اعتبار سے اور بعض اوقات حرکت کے اعتبار سے کمی واقع ہوتی ہے جیسے یَدْعُوْ۔یَرْمِیْ میں واؤ اور یاء کی حرکت کی کمی ہوئی ہے۔اور اَلْقَاضِیْ جیسے اسم میں حالتِ رفع میں یاء کی حرکت کی کمی ہوئی ہے ۔ اسی طرح دَعَتْ۔رَمَتْ۔لَمْ یَدْعُ۔لَمْ یَرْمِ۔اِرْمِ۔ان سب میں حروف کی کمی واقع ہوئی ہے۔اور اسم میں حروف کی کمی کی مثال جَاءِ۔قَاضٍ وغیرہ ہیں۔

سوال: ناقص کو ذوار بعہ کیوں کہتے ہیں؟

جواب: ناقص کو ذو اربعہ اس لئے کہتے ہیں کہ ماضی متکلم وغیرہ کے صیغوں میں اس کے چار حروف ہوتے ہیں جیسے رَمَیْتُ۔

سوال: ناقص کتنے اور کن کن ابواب سے آتا ہے؟

جواب: ناقص پانچ ابواب سے آتا ہے سوائے فَعِلَ یَفْعِلُ کے۔

سوال: رَمٰی کی تعلیل بیان کریں؟

جواب: رَمٰی اصل میں رَمَیَ تھا پس یاء متحرک ما قبل مفتوح ہے لہذا یاء کو الف سے بدل دیا تو رَمٰی ہو گیا قَالَ کی طرح۔

سوال: رَمَوْا اصل میں کیا تھا اور اس میں کس طرح تعلیل ہوئی ہے؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: رَمَوْا اصل میں رَمَيُوْا تھا پس یاء متحرک ما قبل مفتوح ہے لہذا یاء کو الف سے بدلا تو رَمَاُوْا ہوا اب اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے الف کو گرا دیا تو رَمَوْا ہو گیا۔

سوال: کیا رَمَوْا۔رَضُوْا کی تعلیل میں کچھ فرق ہے؟

جواب: جی ہاں رَضُوْا اصل میں رَضِيُوْا تھا پس یاء پر ضمہ ثقیل تھا لہذا یاء کو ساکن کر دیا تو رَضِيْوْا ہوا اب اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کر دیا اور ضاد کو ضمہ دے دیا تا کہ کسرہ سے ضمۂ تقدیری یعنی واؤ کی طرف خروج لازم نہ آئے تو رَضُوْا ہو گیا۔ جبکہ رَمَوْا اصل میں رَمَيُوْا تھا پس یاء متحرک ما قبل مفتوح ہے لہذا یاء کو الف سے بدلا تو رَمَاُوْا ہوا اب اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے الف کو گرا دیا تو رَمَوْا ہو گیا۔

سوال: رَمَتْ کی تعلیل بیان کریں؟

جواب: رَمَتْ اصل میں رَمَيَتْ تھا پس یاء متحرک ما قبل مفتوح ہے لہذا یاء کو الف سے بدلا تو رَمَاَتْ ہوا پھر اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کر دیا تو رَمَتْ ہو گیا۔

سوال: رَمَتَا اصل میں رَمَيَتَا تھا یاء کو الف سے بدلنے کی صورت میں دو ساکن جمع نہیں ہوتے جیسے رَمَاتَا پھر کیوں الف کو گرا دیا گیا؟

جواب: اگرچہ تاء بظاہر متحرک ہے لیکن حقیقت میں وہ ساکن ہے کیونکہ تاء کی حرکت عارضی ہے۔

سوال: رَمَيْنَ میں کیوں تعلیل نہیں کی گئی ہے؟

جواب: رَمَيْنَ میں یاء ساکن ما قبل مفتوح ہونے کی وجہ سے ثقل پیدا نہیں ہوتا اس لئے یہاں سے یاء کو حذف نہیں کیا گیا ہے کہ تعلیل ثقل کو دور کرنے کے لئے کی جاتی ہے اور یہاں پر ثقل موجود ہی نہیں ہے۔

سوال: يَرْمِيْ کی تعلیل بیان کریں؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: یَرْمِیُ اصل میں یَرْمِیُ تھا یاء پر ضمہ ثقیل تھا لہذا ضمہ کو گرا دیا تو یَرْمِیْ ہو گیا۔

سوال: تَرْمِیَانِ میں تعلیل نہ ہونے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: چونکہ یہاں یاء کی حرکت فتحہ خفیف ہے لہذا یہاں ثقل نہ ہونے کی بناء پر تعلیل نہیں کی گئی ہے۔

سوال: یَرْمُوْنَ کی تعلیل بیان کریں؟

جواب: یَرْمُوْنَ اصل میں یَرْمِیُوْنَ تھا پس یاء پر ضمہ ثقیل تھا لہذا ضمہ کو گرا دیا تو یَرْمِیْوْنَ ہو گیا اب اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے یاء کو گرا دیا پھر میم کو ضمہ دیا تاکہ کسرہ سے واؤ کی طرف خروج لازم نہ آئے تو یَرْمُوْنَ ہو گیا۔

سوال: یَعْفُوْنَ جمع مذکر غائب اور جمع مؤنث غائب دونوں کے لئے آتا ہے لہذا فرق کیسے ہوگا؟

جواب: یہاں تقدیری فرق ہو گا یعنی مذکر کا صیغہ اصل میں یَعْفُوُوْنَ اور مؤنث کا صیغہ یَعْفُوْنَ ہے، مؤنث کے صیغہ میں واؤ اصلی ہے اور نون علامتِ تانیث ہے جبکہ مذکر میں واؤ ضمیرِ جمع اور نون اعرابی ہے چونکہ مؤنث کے صیغہ میں نون علامتِ تانیث ہے نونِ اعرابی نہیں ہے اسی لئے اللہ تعالی کے فرمان اِلَّا اَنْ یَّعْفُوْنَ میں اَنْ ناصبہ کے باوجود نون نہیں گرتا۔

سوال: تَرْمِیْنَ کون سا صیغہ ہے اور اس میں کس انداز سے تعلیل ہوئی ہے؟

جواب: یہ واحد مؤنث حاضر اور جمع مؤنث حاضر دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے، پس جمع مؤنث حاضر اصل میں بھی تَرْمِیْنَ ہے البتہ واحد مؤنث حاضر اصل میں تَرْمِیِیْنَ تھا پس یاء کو ساکن کیا پھر اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے یاء کو گرا دیا تو تَرْمِیْنَ ہو گیا۔

سوال: اگر ناقص پر حرفِ جزم آجائے تو وہ کیا عمل کرے گا؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: اگر ناقص پر حرفِ جزم آجائے تو اس کی وجہ سے حرفِ علت گر جاتا ہے جیسے یَرْمِیْ سے لَمْ یَرْمِ۔ نیز حالتِ رفع میں وقف کی صورت میں بھی حرفِ علت گر جاتا ہے مثلاً وَ اللَّیْلِ اِذَا یَسْرِ۔ کہ یَسْرِ اصل میں یَسْرِیْ تھا۔

سوال: اگر ناقص پر حرفِ ناصب داخل ہو تو کیا عمل کرے گا؟

جواب: جب ناقص پر حرفِ ناصب داخل ہوتا ہے تو فعل کا آخر منصوب ہو جاتا ہے جیسے لَنْ یَّرْمِیَ۔ البتہ لَنْ یَّخْشٰی میں ایسا نہیں ہوتا کیونکہ اس آخری حرف یعنی الف حرکت کو برداشت نہیں کرتا لہذا اس میں کوئی عمل ظاہر نہ ہو گا۔

سوال: اِرْمِ کی تعلیل کس طرح ہوئی ہے؟

جواب: اِرْمِ اصل میں اِرْمِیْ تھا پس علامتِ وقف کے طور پر یاء گر گئی تو اِرْمِ ہو گیا۔

سوال: اِرْمُوْا کی تعلیل بیان کریں؟

جواب: اِرْمُوْا اصل میں اِرْمِیُوْا تھا پس یاء پر ضمہ ثقیل تھا لہذا ضمہ کو گرا دیا تو اِرْمِیْوْا ہوا پھر اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے یاء کو گرا دیا اور میم کو ضمہ دے دیا تاکہ کسرہ سے واؤ کی طرف خروج لازم نہ آئے تو اِرْمُوْا ہو گیا۔

سوال: اِرْمِیْ صیغہ واحد مؤنث حاضر فعلِ امر میں کس طرح تعلیل ہوئی ہے؟

جواب: اِرْمِیْ اصل میں اِرْمِیِیْ تھا اِفْعِلِیْ کے وزن پر جیسے اِضْرِبِیْ۔ پس پہلی یاء کو ساکن کیا تو اِرْمِیْیْ ہوا پھر اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے اصلی یاء کو گرا دیا تو اِرْمِیْ ہو گیا۔ یہاں پر اصلی یاء کو حذف کریں گے کیونکہ دوسری یاء علامت ہے اور علامت حذف نہیں ہوتی۔

سوال: رَامٍ اسمِ فاعل کی تعلیل بیان کریں؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: رَامٍ اصل میں رَامِیٌ تھا فَاعِلٌ کے وزن پر، حالتِ رفع اور جر میں نونِ تنوین کو ظاہر کر کے لکھا تو رَامِیُنْ ہوا اب یاء پر ضمہ دشوار لہذا یاء کو ساکن کیا تو اجتماعِ ساکنین ہوا گیا کیونکہ یاء اور نونِ تنوین دونوں ساکن ہیں اس لئے یاء کو گرا دیا تو رِامِنْ ہوا اب نونِ تنوین کو حرکت کی صورت میں لکھا تو رَامٍ ہو گیا۔

سوال: رَاَیْتُ رَامِیاً میں جو حالتِ نصب ہے اس میں یاء کو ساکن کیوں نہیں کرتے؟

جواب: اس لئے کہ یاء پر فتحہ خفیف ہے اور حرفِ علت کو ثقل کی وجہ سے ساکن کیا جاتا ہے جب کہ یہاں پر کوئی ثقل موجود نہیں ہے۔

سوال: رَامُوْنَ صیغہ جمع مذکر اسمِ فاعل میں تعلیل کیسے ہوئی ہے؟

جواب: رَامُوْنَ اصل میں رَامِیُوْنَ تھا فَاعِلُوْنَ کے وزن پر پس یاء کو ساکن کیا پھر اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے یاء کو گرا دیا پھر میم کو ضمہ دیا تاکہ کسرہ سے واؤ کی طرف خروج لازم نہ آئے نیز واؤ اپنے ما قبل ضمہ چاہتی ہے تو رَامُوْنَ ہو گیا۔

سوال: رَامِیَانِ تثنیہ کے صیغہ کو یائے متکلم کی طرف مضاف کریں گے تو کیسے پڑھیں گے؟

جواب: حالتِ رفع میں رَامِیَانَ، اور حالتِ نصب و جر میں رَامِیَیْنِ ہو گا، اب جب یائے متکلم کی طرف اضافت کریں گے تو اضافت کی وجہ سے تثنیہ کا نون گر جائے گا تو حالتِ رفع میں رَامِیَایَ اور حالتِ نصب و جر میں رَامِیَیَّ ہو جائے گا کیونکہ حالتِ نصب و جر میں یاء کا یاء میں ادغام کریں گے جیسے رَامِیَیْ یَ۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: اسمِ فاعل جمع رَامِیُوْنَ کو یائے متکلم کی طرف مضاف کر کے تینوں حالتوں میں رَامِیَّ پڑھتے ہیں ایسا کیوں؟

جواب: اسمِ فاعل جمع کا صیغہ تعلیل کے بعد رَامُوْنَ حالتِ رفع میں، اور حالتِ نصب و جر میں رَامِیْنَ ہوتا ہے پس اضافت کی وجہ سے جمع کا نون گر جاتا ہے لہذا حالتِ رفع میں رَامُوْیَ ہو گیا پس واؤ اور یاء جمع ہو گئے اور ان میں سے پہلا ساکن ہے لہذا واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کیا تو رَامُیَّ ہو گیا اب یاء کی مناسبت سے میم کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا تو رَامِیَّ ہو گیا۔ اور حالتِ نصب و جر میں رَامِیْنَ تھا پس اضافت کی وجہ سے نونِ جمع گر گیا تو رَامِیْیَ ہو گیا پھر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا تو رَامِیَّ ہو گیا۔

سوال: حالتِ رفع میں واؤ کو یاء سے بدلا گیا ہے اس کے برعکس کیوں نہیں کیا گیا ہے؟

جواب: یاء کو واؤ سے اس لئے نہیں بدلا گیا کہ یاء خفیف ہے نیز یہ مدغم فیہ ہے اسی لئے یاء کو واؤ سے نہیں بدلا گیا ہے۔

سوال: اسمِ مفعول مَرْمِیٌّ کی تعلیل بیان کریں؟

جواب: اسمِ مفعول مَرْمِیٌّ اصل میں مَرْمُوْیٌ تھا پس واؤ کو یاء سے بدل کر ادغام کر دیا پھر میم کو یاء کی مناسبت سے کسرہ دے دیا گیا تو مَرْمِیٌّ ہو گیا۔

سوال: اسمِ مفعول کے تثنیہ کے صیغہ مَرْمِیَّانِ کو یائے متکلم کی طرف مضاف کریں تو کیسے پڑھیں گے؟

جواب: اسمِ مفعول کے تثنیہ کے صیغہ مَرْمِیَّانِ کو جب یائے متکلم کی طرف اضافت کریں گے تو اضافت کی وجہ سے نونِ تثنیہ گر جائے گا لہذا اب حالتِ رفع میں مَرْمِیَّایَ ہو جائے گا اور حالتِ نصب و جر میں مَرْمِیَّیَّ ہو گا کیونکہ مَرْمِیَّیْنِ سے مَرْمِیَّیْیَ ہو گا اور پھر ادغام کے بعد مَرْمِیَّیَّ ہو جائے گا، پس یاء چار بار

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

آئے گی، ایک یاء واؤ سے بدل کر آئی ہے، دوسری یاء لام کلمہ ہے اور تیسری یاء تثنیہ کی علامت ہے اور چوتھی یاء متکلم کی ہے۔

سوال: اسمِ مفعول جمع مذکر کے صیغہ مَرْمِیُّوْنَ کو جب یائے متکلم کی طرف اضافت کریں گے تو کیسے پڑھیں گے؟

جواب: مَرْمِیُّوْنَ حالتِ رفع میں ہے جبکہ حالتِ نصب و جر میں مَرْمِیِّیْنَ ہے پس اضافت کی وجہ سے نونِ جمع گر جائے گا اب حالتِ رفع میں مَرْمِیُّوْیَ بنے گا اب واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کر دیں گے تو مَرْمِیِّیَّ ہو جائے گا۔ اور حالتِ نصب و جر میں مَرْمِیِّیْ یَ بنے گا پس اب یائے متکلم کا اس سے پہلی والی یاء میں ادغام کر دیں گے تو مَرْمِیِّیّ۔ ہو جائے گا، پس یہ تینوں حالتوں میں چار یاء کے ساتھ آئے گا۔

سوال: اسمِ ظرف مَرْمیً کی تعلیل بیان کریں؟

جواب: اسمِ ظرف مَرْمیً اصل میں مَرْمَیٌ تھا جو تنوین کے اظہار کے ساتھ مَرْمَیُنْ ہو گا، پس یاء پر ضمہ دشوار و ثقیل لہذا ضمہ کو گرا دیں گے پھر اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے یاء کو گرا دیں گے تو مَرْمَنْ یعنی مَرْمیً ہو جائے گا۔

سوال: مَرْمیً بابِ ضَرَبَ یَضْرِبُ سے ہے اور ضَرَبَ یَضْرِبُ کا اسمِ ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے لہذا اسمِ ظرف مَرْمِیٌ آنا چاہئے تھا؟

جواب: اگر مَرْمِیً کو مَرْمِیٌ کے وزن پر لاتے تو تین کسرہ جمع ہو جاتے کیونکہ یاء خود دو کسروں کے برابر ہے اور عین کلمہ بھی مکسور ہوتا اس طرح توالیٔ کسرات لازم آتا، پس توالیٔ کسرات سے بچنے کے لئے عین کلمہ کو فتحہ دے دیا گیا تو مَرْمِیً ہو گیا۔ اور یہ قاعدہ عام ہے چاہے ناقص کا عین کلمہ مضارع میں مکسور ہو یاء مفتوح ہو یاء مضموم ہو ان سب صورتوں میں عین کلمہ کو فتحہ دیا جائے گا توالیٔ کسرات سے بچنے کے لئے۔

سوال: اسمِ آلہ مِرْمیً کی تعلیل واضح کریں؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: اسمِ آلہ مِرْمٰیٌ اصل میں مِرْمَیٌ تھا یعنی مِرْمَیُنْ، پس یاء پر ضمہ ثقیل لہذا ضمہ کو گرا دیا اور پھر اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے یاء کو گرا دیا تو مِرْمَنْ یعنی مِرْمٰیٌ ہو گیا۔

سوال: فعلِ ماضی مجہول رُمِیَ میں تعلیل نہ ہونے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: چونکہ ماضی مجہول رُمِیَ میں یاء پر فتحہ ہے جو کہ خفیف حرکت ہے اس لئے تعلیل کی ضرورت نہیں ہے۔

سوال: یُرْمٰی مضارع مجہول میں تعلیل کس طرح ہوئی ہے؟

جواب: یُرْمٰی اصل میں یُرْمَیُ تھا یاء متحرک ما قبل مفتوح اس لئے یاء الف سے بدل گئی تو یُرْمَا یعنی یُرْمٰی ہو گیا۔

سوال: غَزَا یَغْزُوْ میں تعلیل کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: غَزَا یَغْزُوْ میں رَمٰی یَرْمِیْ کی طرح تعلیل ہو گی، البتہ اس کے بابِ افعال میں فعلِ مضارع یُغْزِیْ کی مناسبت سے فعلِ ماضی میں بھی واؤ کو یاء سے بدل کر اَغْزَوْتَ کو اَغْزَیْتَ پڑھیں گے یعنی اس کے فعلِ مضارع میں عین کلمہ کے مکسور ہونے کی وجہ سے واؤ کو یاء سے بدلتے ہیں لیکن فعلِ ماضی اَغْزَوْتَ میں تعلیل کا کوئی سبب نہیں صرف فعلِ مضارع کی مناسبت سے واؤ کو یاء سے بدلا گیا ہے، اور واؤ ان حروف میں سے ہے جن کو ایک دوسرے سے بدلا جاتا ہے۔

سوال: حروفِ ابدال کون کون سے ہیں؟

جواب: حروفِ ابدال پندرہ ہیں۔(۱) ہمزہ۔(۲) سین۔(۳) تاء۔(۴) نون۔(۵) جیم۔(۶) دال۔(۷) ہاء۔(۸) یاء۔(۹) واؤ۔(۱۰) میم۔(۱۱) صاد۔(۱۲) الف۔(۱۳) لام۔(۱۴) زاء۔(۱۵) طاء۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اور ان کا مجموعہ اَسْتَنْجِدُہُ یَوْمَ صَالَ زَنْجٌ ہے جس کا معنی یہ ہے کہ: جس دن زنگیوں نے حملہ کیا اس دن میں اس سے مدد چاہوں گا۔

سوال: بعض اوقات الف کو ہمزہ سے بدلتے ہیں اور یہ بدلنا واجب بھی ہوتا ہے اور قیاس کے مطابق بھی، لہذا کوئی مثال پیش کریں؟

جواب: اس کی مثال صَحْرَاءُ ہے اس کے آخر میں جو ہمزہ ہے وہ اصل میں الف تھا کیونکہ اس کی اصل صَحْرٰی ہے آخر میں الفِ تانیث تھا جیسے حُبْلٰی۔ سُکْرٰی میں ہے پس صَحْرٰی کے کثرتِ استعمال کی وجہ سے لغت میں توسیع کرتے ہوئے بنائے مقصورہ کے ساتھ ساتھ بنائے ممدودہ بنانے کے لئے اس الفِ مقصورہ سے پہلے ایک الف کا اضافہ کیا تو صَحْرَای ہوا پھر الفِ مقصورہ کو ہمزہ سے بدل دیا تو صَحْرَاءُ ہو گیا کیونکہ الفِ مقصورہ الفِ زائدہ کے بعد طرف میں واقع ہوا ہے اور چونکہ یہ ہمزہ اصلی نہیں اس لئے صَحْرَاءُ کی جمع صَحَارِیُّ کو کسی صورت میں بھی صَحَارِءُ نہیں پڑھ سکتے، اگر یہ ہمزہ اصلی ہوتا تو جس طرح خَطِیْءَۃٌ پڑھتے ہیں اسی طرح اسے بھی صَحَارِءُ پڑھنا درست ہوتا جبکہ ایسا نہیں ہے۔

سوال: ایسی کوئی مثال بتائیں جس میں واؤ کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہو اور قیاس کے مطابق بھی ہو؟

جواب: اَوَاصِلُ میں ہمزہ اصل میں واؤ تھا جو کہ وَاصِلَۃٌ کی جمع ہے فَوَاعِلُ کے وزن پر وَوَاصِلُ آتا ہے چونکہ عطف کی صورت میں تین واؤ جمع ہو جاتی ہیں جو کہ ثقل کا باعث ہے پس پہلی واؤ کو ہمزہ سے بدل کر اَوَاصِلُ کر دیا تاکہ ثقل دور ہو جائے۔

اسی طرح قَاوِلٌ کی واؤ کو ہمزہ سے بدلنا واجب اور قیاس کے مطابق ہے کیونکہ قاعدہ ہے کہ ہر وہ واؤ اور یاء جو الفِ زائدہ کے بعد واقع ہو اسے ہمزہ سے بدلنا واجب ہے۔ اور دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ جب دو

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

الف جمع ہو جائیں تو دوسرے کو ہمزہ سے بدل دیتے ہیں پس قَاوِلٌ میں واؤ متحرک ما قبل مفتوح ہے لہذا واؤ کو الف سے بدلا تو قَاالٌ ہو گیا پھر دوسرے الف کو ہمزہ سے بدلا تو قَاءِلٌ ہو گیا جیسے کہ کَسَاءٌ میں جو کہ اصل میں کَسَاوٌ تھا پس کَسَاءٌ میں واؤ کو گرانے کی وجہ یہ بھی ہے کہ واؤ کے آخر میں ہونے کی وجہ سے اس پر مختلف حرکات آتی تھیں لہذا اس خرابی سے بچنے کے لئے واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا۔

سوال: یاء کو ہمزہ سے بدلنا واجب اور قیاس کے موافق ہو اس کی کوئی مثال بیان کریں؟

جواب: بَاءِعٌ جو اصل میں بَایِعٌ تھا اس کی یاء کو ہمزہ سے بدلنا واجب اور قیاس کے موافق ہے جو کہ قَاءِلٌ میں بیان ہوا۔

سوال: جن میں (۱) واوِ مضموم۔(۲) واوِ غیر مضموم۔(۳) یاء۔(۴) ہاء۔(۵) الف۔(۶) عین۔کو ہمزہ سے بدلنا جائز بھی ہو اور قیاس کے مطابق بھی ہو اس کی مثال مع تعلیل بیان کریں؟

جواب: (۱) وُجُوْہٌ: وَجْہٌ کی جمع۔ اَدْوُرٌ۔ دَارٌ کی جمع۔ ان مثال میں واؤ پر ضمہ ثقیل ہے لہذا ان واؤ کو ہمزہ سے بدل کر اُجُوْہٌ۔ اَدْؤُرٌ پڑھنا جائز ہے۔

(۲) وِشَاحٌ۔ وِحِدٌ: میں واوِ غیر مضموم کو خفت کی وجہ سے ہمزہ سے بدل کر اِشَاحٌ۔ اَحِدٌ پڑھنا جائز ہے کیونکہ حرفِ علت پر کسرہ ثقیل ہوتا ہے۔

نوٹ: سرکارِ دوعالم ﷺ نے حضرتِ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو حالتِ تشہد میں دو انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا اَحِدْ اَحِدْ یعنی ایک انگلی سے اشارہ کرو، ایک انگلی سے اشارہ کرو۔

(۳) یَدَیْہِ: میں چونکہ حرفِ علت یاء ضعیف ہے اور اس پر حرکت کا ہونا ثقل پیدا کرتی ہے لہذا یاء کو ہمزہ سے بدل کر اَدَیْہِ پڑھنا جائز ہے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

(۴) مَاۃٌ: کے ہاء کو ہمزہ سے بدل کر مَاءٌ پڑھنا جائز ہے کیونکہ ہمزہ اور ہاء کا مخرج ایک ہے، اسی لئے آسانی کی خاطر ہاء کو ہمزہ سے بدل دیتے ہیں اسی وجہ سے مَاءٌ کی جمع مِیَاہٌ ہاء کے ساتھ آتی ہے کیونکہ مِیَاہٌ کی واحد مَاہٌ ہے۔

(۵) مُشْتَءِقٌ: جو کہ اصل میں مُشْتَوِقٌ تھا پس واؤ متحرک ما قبل مفتوح لہذا واؤ کو الف سے بدلا تو مُشْتَاقٌ ہو گیا اب الف کو ہمزہ سے بدل کر مُشْتَاِقٌ پڑھنا جائز ہے۔ اسی طرح جو لوگ وَلَا الضَّالِّیْنَ میں ضاد کے بعد الف کے بجائے ہمزہ پڑھتے ہیں ان کے نزدیک بھی الف کو ہمزہ سے بدلا جاتا ہے اور یوں وہ لوگ وَلَا الضَّأَلِّیْنَ پڑھتے ہیں۔

(۶) اُبَابٌ: جو اصل میں عُبَابٌ تھا چونکہ ہمزہ، عین، الف، اور ہاء کا مخرج ایک ہے یعنی حلق اس لئے یہ ایک دوسرے سے بدل جاتے ہیں پس عین کو ہمزہ سے بدل کر اُبَابٌ پڑھنا جائز ہے۔

سوال: بعض اوقات تاء کو سین سے اور (۱) واؤ۔(۲) یاء۔(۳) سین۔(۴) صاد۔(۵) ہاء۔کو تاء سے بدلتے ہیں ان سب کی مثالیں مع علت بیان کریں؟

جواب: اِتَّخَذَ کو اِسْتَخَذَ پڑھنا جائز ہے۔ سیبویہ کے نزدیک چونکہ تاء اور سین دونوں حرف صفتِ ہمس میں ایک دوسرے سے قریب ہیں اس لئے تاء کو سین سے بدل دیا گیا ہے۔

(۱) وَخْمَۃٌ: کو تَخْمَۃٌ پڑھنا جائز ہے واؤ اور تاء کے قریب المخرج ہونے کی وجہ سے لہذا واؤ کو تاء سے بدل دیا۔ اسی طرح اَخُوْ سے مؤنث بناتے وقت واؤ کو تاء سے بدل کر اُخْتٌ پڑھتے ہیں۔

(۲) ثِنْتَانِ: اصل میں ثِنْیَانِ یاء کے ساتھ تھا۔ اَسْنَتُوْا اصل میں اَسْنَیُوْا یاء کے ساتھ تھا پس ان دونوں مثالوں میں یاء کو حرکت سے بچانے کے لئے کہ یاء ضعیف ہے لہذا یاء کو تاء سے بدل کر ثِنْتَانِ اور اِسْنَتُوْا پڑھتے ہیں۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

(۳)سِتٌّ :اصل میں سُدُسٌ تھا پس دوسری سین کو تاء سے بدلا پھر دال کو بھی تاء سے بدلا قریب المخرج ہونے کی وجہ سے پھر تاء کا تاء میں ادغام کر دیا اور سین کو کسرہ دے دیا تو سِتٌّ ہو گیا۔

نوٹ : چونکہ سِتٌّ کی تصغیر سُدَیْسٌ اور جمع تکسیر اَسْدَاسٌ آتی ہے پس ان سے پتہ چل گیا کہ سِتٌّ کی اصل سُدُسٌ ہے۔ اسی طرح شاعر کے شعر :ع عَمْرُو بْنُ یُرْبُوْعٍ شِرَارُ النَّاتِ میں النَّاتِ اصل میں النَّاسُ تھا پس یہاں پر بھی سین تاء سے بدل کر آئی ہے۔

(۴)لِصَتٌ :اصل میں لِصَصٌ ہے جو کہ لِصٌّ کی جمع تھا پس صاد کو تاء سے بدل دیا کیونکہ یہ دونوں صفتِ ہمس میں مشترک ہیں۔

(۵) الذُعَالَةُ :اصل میں الذُعَالَبُ تھا پس باء کو تاء سے بدل دیا تو الذُعَالَةُ ہو گیا۔

سوال: (۱) واؤ اور (۲) لام کو نون سے بدلنے کی مثال مع علت بیان کریں؟

جواب:(۱) واؤ کو نون سے بدلنے کی مثال صَنْعَانِیٌّ ہے کہ اس کی اصل صَنْعَاوِیٌّ ہے پس واؤ کو نون سے بدلا تو صَنْعَانِیٌّ ہو گیا، اسکی یہ وجہ ہے کہ نون کو حروفِ علت سے قرب حصل ہے اس لئے حروفِ علت کو نون سے بدل بدل دیتے ہیں۔(۲) لام کو نون سے بدلنے کی مثال لَعَنَّ ہے جو اصل میں لَعَلَّ تھا پس لام اور نون کے صفتِ جہر میں مشترک ہونے کی وجہ سے لام کو نون سے بدل دیتے ہیں۔

سوال: بعض اوقات (۱)یائے مشدد اور (۲)غیرِ مشدد کو جیم سے بدلا جاتا ہے اس کی مثال مع علت بیان کریں؟

جواب:(۱)یائے مشدد کو جیم سے بدلنے کی مثال اَبُوْعَلِجٌّ ہے جو اصل میں اَبُوْعَلِیٌّ تھا، چونکہ یاء آخر میں واقع ہوئی ہے اس لئے اسے جیم سے بدلا تا کہ یاء حرفِ علت ضعیف پر مختلف حرکات واقع نہ ہوں۔(۲) یائے مشدد کی مناسبت سے یائے غیر مشدد کو بھی بعض اوقات جیم سے بدل دیتے ہین جیسے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

شاعر کا شعر: ع لَا هُمَّ اِنْ كُنْتَ قَبَلْتَ حَجَّتِجْ فَلَا يَزَالُ شَاحِجُ يَاتِيْكَ بِجْ۔ ترجمہ :(اے اللہ اگر تو نے میرا حج قبول کر لیا ہے تو میری یہ سواری خچر ہمیشہ مجھے تیری بارگاہ میں لائے گی)۔ یہاں حَجَّتِجْ اصل میں حَجَّتِیْ تھا اور بِجْ اصل میں بِیْ تھا پس یاء کو جیم سے بدلا گیا۔

سوال: تاء کو دال سے بدلنے کی مثال مع علت بیان کریں؟

جواب: تاء کو دال سے بدلنے کی مثال فُزْدُ ہے جس کی اصل فُزْتُ فَوْزٌ سے واحد متکلم کا صیغہ ہے، اور اِجْدَمَعُوْا ہے جس کی اصل اِجْتَمَعُوْا اجتماع سے صیغہ جمع مذاکر غائب فعلِ ماضی معروف ہے، پس تاء کو دال سے دونوں کے مخرج کے ایک ہونے کی وجہ سے بدلا گیا ہے۔

سوال: کبھی ہمزہ اور الف اور یاء کو ہاء سے بدلا جاتا ہے اس کی مثال مع علت بیان کریں؟

جواب: ہمزہ کو ہاء سے بدلنے کی مثال هَرَقْتُ ہے کہ اس کی اصل اَرَقْتُ ہے۔ اور الف کو ہاء سے بدلنے کی مثال حَيَّهَلَهُ ہے کہ اس کی اصل حَيَّهَلَا ہے۔ اور اَنَهْ بھی ہے کہ اس کی اصل اَنَا ہے۔ اور یاء کو ہاء سے بدلنے کی مثال هُرِّهْ ہے کہ اس کی اصل هُرِّیْ ہے۔ ہمزہ، الف اور یاء کو ہاء سے بدلنے کی علت یہ ہے کہ ہاء خفیف ہونے میں حروفِ علت سے مناسبت رکھتا ہے، پس مناسبت رکھنے کی وجہ سے ہمزہ، الف اور یاء کو ہاء سے بدلنا جائز ہے۔

سوال: ہاء کے خفیف ہونے کا ثبوت کیا ہے؟

جواب: اس بات کا ثبوت یہ ہے کہ بعض اوقات اسے کالعدم تصور کیا جاتا ہے مثلاً لَنْ يَّضْرِبَهَا میں الف سے پہلے ہاء کو کالعدم قرار دیں گے اور اس کے ماقبل باء سے پہلے والا حرف مکسور ہونے کی وجہ سے امالہ ہو سکتا ہے جبکہ عِنَباً میں الف سے پہلے باء ہے جو خفیف نہ ہونے کی وجہ سے کالعدم قرار نہیں دی جائے گی اور یہاں امالہ نہیں ہو گا۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: امالہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: الف کو یاء اور زبر کو زیر کی طرف مائل کر کے پڑھنے کو امالہ کہتے ہیں۔

سوال: کیا کسی صورت میں تاء کو ہاء سے بدلنا واجب اور قیاس کے موافق بھی ہوتا ہے؟

جواب: جی ہاں! طَلْحَةُ میں تاء کو ہاء سے بدلنا واجب اور قیاس کے موافق ہے تاکہ اس تاء اور فعل ماضی طَلْحَتْ کی تاء میں فرق کیا جا سکے۔

سوال: مُفَيْتِيْحٌ میں تعلیل کیسے ہوئی اور اس کی حیثیت کیا ہے؟

جواب: مُفَيْتِيْحٌ جو کہ مِفْتَاحٌ کا اسمِ تصغیر ہے، اور تصغیر بناتے وقت پہلے حرف کو ضمہ دیا، دوسرے حرف یعنی فاء کے بعد یائے تصغیر داخل کیا، تیسرے حرف یعنی تاء کو کسرہ دیا، اب الف کا ما قبل مکسور ہو گیا لہذا الف کو یاء سے بدل دیا تو مُفَيْتِيْحٌ ہو گیا، اور یہ بدلنا واجب اور قیاس کے موافق ہے ورنہ تو اسمِ تصغیر نہیں بنے گا۔

سوال: واؤ کو وجوباً اور قیاساً یاء سے بدلنے کی مثال دیں؟

جواب: اس کی مثال مِيْقَاتٌ ہے جو اصل میں مِوْقَاتٌ تھا، پس واؤ کا ما قبل مکسور تھا لہذا واؤ کو یاء سے بدل دیا کیونکہ واؤ ما قبل مکسور ثقل کو پیدا کرتا ہے لہذا ثقل کو دور کرنے کے لئے ایسا کرنا واجب اور قیاس کے موافق ہے۔

سوال: (۱) ہمزہ مضاعف کے ایک حرف (۲) نون، (۳) عین، (۴) تاء، (۵) باء، (۶) سین، (۷) اور (۸) ثاء کو بعض مقامات پر یاء سے بدلا گیا ہے ان تمام کی مثالیں مع علت بیان کریں؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب:(۱) ہمزہ کو یاء سے بدلنا جائز اور قیاس کے موافق ہے جیسے ذِیْبٌ کہ اصل میں ذِءْبٌ تھا پس ہمزہ ساکن ما قبل مکسور تھا لہذا ہمزہ کو یاء سے بدل دیا۔(۲) نون کو یاء سے بدلنے کی مثال اُنَاسِیُّ ہے جس کی اصل اُنَاسِیْنُ ہے جو کہ اِ آسَانٌ کی جمع۔ اور جیسے سَرْحَانُ جمع سَرْحِیْنُ ہے پس یہاں نون کو یاء سے بدلا گیا کیونکہ دونوں میں خفت کے لحاظ سے قرب ہے، پھر یاء کا یاء میں ادغام کیا تو اُنَاسِیُّ ہو گیا، اسی طرح دِیْنَارٌ اصل میں دِنْنَارٌ تھا کیونکہ اس کی جمع دَنَانِیْرُ آتی ہے، پس نو کو یاء سے بدلا نون کے ما قبل کسرہ ہونے کی وجہ سے تو دِیْنَارٌ ہو گیا۔(۳) عین کو یاء سے بدلنے کی مثال ضَفَادِیْ ہے جو اصل میں ضَفَادِعُ تھا، یہ ضِفْعٌ کی جمع ہے پس عین ثقیل ہے اور اس کے ما قبل کسرہ ہے لہذا عین کو یاء سے بدل کر ثقل کو دور کر دیا گیا۔(۴) تاء کو یاء سے بدلنے کی مثال اِیْتَصَلَتْ ہے جو اصل میں اِوْتَصَلَتْ ہے پس واؤ کو تاء سے بدلا تو اِتَّصَلَتْ دو تاء کے ساتھ ہو گیا پھر پہلی تاء کو یاء سے بدلا ما قبل کسرہ ہونے کی وجہ سے تو اِیْتَصَلَتْ ہو گیا۔(۵) باء کو یاء سے بدلنے کی مثال الثَّعَالِیْ ہے جو اصل میں الثَّعَالِبُ تھا چونکہ باء اور یاء قریب المخرج ہیں اس لئے باء کو یاء سے بدل کر ثَعَالِیْ پڑھتے ہیں۔(۶) سین کو یاء سے بدلنے کی مثال السَّادِیْ ہے جو اصل میں السَّادِسُ تھا پس سین کو یاء سے بدلا تو السَّادِیْ ہو گیا، پس سین کے ما قبل کسرہ ہونے کی وجہ سے سین کو یاء سے بدل دیا۔(۷) ثاء کو یاء سے بدلنے کی مثال الثَّالِیْ ہے جو اصل میں الثَّالِثُ تھا پس ثاء کو یاء سے بدلا تو الثَّالِیْ ہو گیا، یہاں پر ثاء کے ما قبل کسرہ ہونے کی وجہ سے ثاء کو یاء سے بدل دیا۔

سوال: (۱)الف ،(۲)یاء ،اور(۳) ہمزہ کو بعض اوقات واؤ سے بدلتے ہیں اس کی مثال مع علت بیان کریں؟

جواب:(۱) الف کو واؤ سے بدلنے کی مثال ضَوَارِبُ ہے جو کہ ضَارِبَةٌ کی جمع تکسیر ہے، اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ تیسری جگہ جمو تکسیر کا الف داخل کرتے ہیں، یہاں جب تیسری جگہ الفِ جمع تکسیر لائیں تو دو الف جمع ہو گئے اور یہ دونوں ساکن ہیں جیسے ضَاْرِبُ ان میں سے کسی ایک کو حذف بھی نہیں کر

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سکتے کیونکہ اس طرح واحد اور جمع کے درمیان التباس لازم آئے گا لہذا پہلے الف کو واؤ سے بدل دیا تو ضَوَارِبُ ہو گیا۔

(۲) یاء کو واؤ سے بدلنے کی مثال مُوْقِنٌ ہے جو اصل میں مُیْقِنٌ تھا اِیْقَانٌ سے اسمِ فاعل ہے، پس یاء کا ماقبل مضموم تھا اس لئے یاء کو واؤ سے بدل دیا تو مُوْقِنٌ ہو گیا۔

(۳) ہمزہ کو واؤ سے بدلنے کی مثال لُوْمٌ ہے جو اصل میں لُؤْمٌ تھا پس ہمزہ ساکن کو تخفیف کی غرض سے واؤ سے بدل دیا تو لُوْمٌ ہو گیا۔

یہ تبدیلی جائز اور قیاس کے موافق بھی ہے جیسے کہ گزرا۔

سوال: (۱) واؤ، (۲) لام، (۳) نونِ ساکن، (۴) نونِ متحرک (۵) باء کو بعض اوقات میم سے بدلتے ہیں ان کی مثال مع علت بیان کریں؟

جواب: (۱) واؤ کو میم سے بدلنے کی مثال فَمٌ ہے جو کہ اصل میں فَوْہٌ تھا کیونکہ اس کی جمع اَفْوَاہٌ آتی ہے پس ہاء کو خلافِ قیاس حذف کر دیا اور واؤ کو میم سے بدل دیا تو فَمٌ ہو گیا، واؤ کو میم سے اس لئے بدلتے ہیں کہ دونوں کا مخرج ایک ہے۔ (۲) لام کو میم سے بدلنے کی مثال یہ ہے کہ حدیث شریف مین ہے لَیْسَ مِنَ امْبِرِامْصِیَامِ فِی امْسَفَرِ۔ پس امْبِرِ اصل میں الْبِرّ تھا اور امْصِیَامِ اصل میں الصِّیَامِ تھا اور امْسَفَرُ اصل میں السَّفَرُ تھا یہاں لام کو میم سے بدلا گیا ہے کیونکہ صفتِ جہر میں دونوں شریک ہیں۔ (۳) نونِ ساکن کو میم سے بدلنے کی مثال عَمْبَرٌ ہے جو اصل میں عَنْبَرٌ تھا پس نونِ ساکن کو میم سے بدلا گیا ہے۔ (۴) اسی طرح نونِ متحرک کو میم سے بدلنے کی مثال الْبَنَامُ ہے جو اصل میں الْبَنَانُ تھا، چونکہ نون اور میم صفتِ جہر میں شریک ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کے قریب ہیں۔ (۵) باء کو میم سے بدلنے کی مثال رَاتِمٌ ہے جو اصل میں رَاتِبٌ ہے رَاتِبٌ کا معنی ثابت قدمی ہے چونکہ میم اور باء دونوں ہونٹوں سے ادا ہوتے ہیں لہذا مخرج میں ایک ہونے کی وجہ سے باء کو میم سے بدل دیتے ہیں۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: بعض اوقات سین کو صاد سے بدل دیتے ہیں اس کی مثال اور تبدیلی کی وجہ بیان کریں؟

جواب: قرآنِ پاک میں ہے وَاَصْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ میں اَصْبَغَ اصل مین اَسْبَغَ تھا سین کو صاد سے بدل کر اَصْبَغَ پڑھتے ہیں جس کا معنی کامل کرنا ہے چونکہ سین اور صاد کا مخرج قریب قریب ہے اس لئے سین کو صاد سے بدل دیتے ہیں۔

سوال: واؤ اور یاء کو الف سے بدلنا واجب اور قیاس کے موافق ہو ایسی مثال مع علت بیان کریں؟

جواب: واؤ کو الف سے بدلنے کی مثال قَالَ ہے جو اصل میں قَوَلَ تھا۔ پس قَوَلَ میں واؤ متحرک ما قبل مفتوح تھا اس لئے واؤ کو الف سے بدل دیا۔

اور یاء کو الف سے بدلنے کی مثال بِاَعَ ہے جو اصل میں بَيَعَ تھا۔ پس بَيَعَ میں یاء ما قبل متحرک مفتوح تھا اس لئے یاء کو الف سے بدل دیا۔

سوال: رَاسٌ کی تعلیل کریں؟

جواب: رَاسٌ اصل میں رَأْسٌ تھا پس ہمزہ کو الف سے بدلا تو رَاسٌ ہو گیا، یہ تبدیلی محض جائز ہے واجب نہیں۔

سوال: نون اور ضاد کو لام سے بدلنے کی مثال مع علت بیان کریں؟

جواب: نون کو لام سے بدلنے کی مثال اُصَيْلَالٌ ہے یہ اصل میں اُصَيْلَانٌ تھا جو اُصْلَانٌ کی تصغیر ہے اور اُصْلَانٌ اَصِيْلٌ کی جمع ہے۔ اور ضاد کو لام سے بدلنے کی مثال اِلْطَجَعَ ہے جو اصل میں اِجْطَجَعَ تھا پس ضاد کو لام سے بدل دیا، یہ تبدیلی اس لئے جائز ہے کہ لام اور ضاد اور نون صفتِ جہر میں متحد ہیں۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: کبھی سین اور صاد کو زاء سے بدلا جاتا ہے لہذا اس کی مثال مع علت بیان کریں؟

جواب: سین کو زاء سے بدلنے کی مثال یَزْدُلُ ہے جو اصل میں یَسْدُلُ تھا پس سین کو زاء سے بدل دیا۔ اور صاد کو زاء سے بدلنے کی مثال فَزْدِیْ ہے جو اصل میں فَصْدِیْ تھا پس صاد کو زاء سے بدل دیا۔ یہ تبدیلی تینوں کے صفتِ صفیر میں متحد ہونے کی وجہ سے ہے۔

سوال: نَحْوُ قَوْلِ الْحَاتِمِ ہٰکَذَا فُزْدِیْ سے کیا مراد ہے؟

جواب: ایک واقعہ کے اندر حاتم طائی نے فُزْدِیْ کہا جس کی تفصیل یہ ہے کہ حاتم طائی کو ایک بار کسی نے گرفتار کر کے خیمہ میں قید کر دیا، اتنے میں اس قید کرنے والے کے پاس ایک مہمان آ گیا، اس کے پاس کچھ کھانے کی چیز نہ تھی کہ مہمان کی ضیافت کرے، لہذا اس قید کرنے والے نے حاتم سے کہا کہ مہمان کے لئے ایک اونٹ کو فصد لگاؤ تا کہ میں اس گوشت کو بھون کر مہمان کو کھلاؤں، پس حاطم نے ایک اونٹ کو نحر کیا تو اس قید کرنے والے نے کہا میں نے تجھے فصد لگانے کو کہا تھا نہ کہ نحر کرنے کو لہذا تو نے نحر کیوں کیا، حاتم طائی نے کہا ہٰکَذَا فُزْدِیْ یعنی میرا فصد انتہائی سخاوت کی وجہ سے ایسے ہی ہوتا ہے کہ میں ایک مہمان کے لئے پورے کا پورا اونٹ ہی نحر کر دیتا ہوں۔ اس نے پوچھا تو کون ہے جواب دیا میں حاتم ہوں لہذا اس نے نام سنتے ہی حاتم کو چھوڑ دیا۔

سوال: تاء کو طاء سے بدلنا واجب ہو اور قیاس کے بھ مطابق ہو ایسی مثال مع علت بیان کریں؟

جواب: تاء کو طاء سے بدلنے کی مثال اِضْطَرَبَ ہے جو اصل میں اِضْتَرَبَ تھا اسی طرح فَحَصْطُ اصل میں فَحَصْتُ تھا فعلِ ماضی واحد متکلم کا صیغہ ہے ان دونوں مثالوں میں تاء کو طاء سے بدلنا واجب ہے دونوں کے قریب المخرج ہونے کی وجہ سے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

نوٹ : ان مذکورہ بالا مثالوں میں جہاں وجوب اور مطابق ہو قیاس یاء جواز اور موافق کی قید نہیں وہاں تبدیلی کرنا غیر قیاس ہے جیسے سوال نمبر ۴۰۔۴۱۔۴۲۔۴۳۔۴۴۔۵۰۔۵۱۔۵۲۔۵۳۔۵۶۔۵۷۔ میں۔

آسمان سے خون برسا

بیہقی وابو نعیم نے بصرہ ازدیہ سے روایت کی کہ جب حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کیے گئے تو آسمان سے خون برسا۔ صبح کو ہمارے مٹکے، گھڑے اور تمام برتن خون سے بھرے ہوئے تھے۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی، جماع ابواب اخبار النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالکوائن... الخ، باب ماروی فی اخبارہ بقتل ابن ابنتہ ابی عبد اللہ الحسین... الخ، ج۶، ص ۴۷۱)

بیہقی وابو نعیم نے زہری سے روایت کی کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس روز شہید کئے گئے اس روز بیت المقدس میں جو پتھر اٹھایا جاتا تھا اس کے نیچے تازہ خون پایا جاتا تھا۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی، جماع ابواب اخبار النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالکوائن... الخ، باب ماروی فی اخبارہ بقتل ابن ابنتہ ابی عبد اللہ الحسین... الخ، ج۶، ص ۴۷۱)

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اَلْبَابُ السَّابِعُ فِی اللَّفِیْفِ

ساتواں باب لفیف کے بیان میں

سوال: لفیف کو لفیف کہنے کی وجہ بیان کریں ؟ نیز لفیف کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس کلمۂ واحدہ میں دو حرفِ علت ہوں اسے لفیف کہتے ہیں۔ لفیف لَفٌّ سے نکلا ہے جس کا معنی لپیٹنا ہے چونکہ لفیف میں دو حرفِ علت موجود ہوتے ہیں اس لئے اسے لفیف کہتے ہیں۔

سوال: لفیف کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟

جواب: لفیف کی دو قسم ہیں (۱) لفیفِ مفروق: جس کلمہ کا فاء اور لام کلمہ حرفِ علت ہو جیسے وَقٰی۔ پس وَقٰی اصل میں وَقَیَ تھا۔

(۲) لفیف مقرون: یعنی جس کلمہ کا عین اور لام کلمہ حرفِ علت ہو جیسے طَوٰی۔ اور پس طَوٰی اصل میں طَوَیَ تھا۔

سوال: وَقٰی یَقِیْ کے فاء کلمہ کا حکم ، وَعَدَ یَعِدُ کی طرح اور لام کلمہ کا حکم رَمٰی یَرْمِیْ کی طرح ہے اس کا کیا مطلب؟

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح وَعَدَ فعلِ ماضی میں فاء کلمہ یعنی واؤ باقی رہتی ہے اسی طرح وَقٰی میں فاء کلمہ یعنی واؤ باقی رہے گی۔ اور جس طرح یَعِدُ فعلِ مضارع میں فاء کلمہ یعنی واؤ حذف ہو جاتا ہے اسی طرح یَقِیْ میں فاء کلمہ یعنی واؤ حذف ہو جائے گا۔

اور جس طرح رَمٰی فعلِ ماضی میں لام کلمہ یعنی یاء ما قبل مفتوح کی وجہ سے الف ہو جاتی ہے اسی طرح وَقٰی میں لام کلمہ یعنی یاء ما قبل مفتوح کی وجہ سے الف ہو جائے گی۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اور جس طرح یَرْمِیْ فعلِ مضارع میں لام کلمہ یعنی یاء ما قبل مکسور ہونے اور یاء پر ضمہ دشوار ہونے کی وجہ سے ساکن ہو جاتی ہے اسی طرح یَقِیْ میں لام کلمہ یعنی یاء ما قبل مکسور ہونے اور یاء پر ضمہ دشوار ہونے کی وجہ سے ساکن ہو جائے گی۔

سوال: وَکَذٰلِکَ حُکْمُ اَخْوَاتِہِمَا کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ وَقٰی یَقِیْ کے اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول کا فاء کلمہ وَعَدَ یَعِدُ کے اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول کے فاء کلمہ کی طرح بر قرار رہے گا جیسے وَاعِدٌ۔ مَوْعُوْدٌ۔ وَاقٍ۔ مَوْقِیٌّ۔ پس ان مثالوں میں فاء کلمہ بر قرار ہے اور جس طرح رَمٰی یَرْمِیْ کے اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول میں لام کلمہ حذف ہو جاتا ہے اسی طرح وَقٰی یَقِیْ کے اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول میں لام کلمہ حذف ہو جائے گا جیسے وَاقٍ۔ مَوْقِیٌّ۔ رَامٍ۔ مَرْمِیٌّ۔

سوال: قِ فعلِ امر میں کیسے تعلیل ہوئی ہے؟

جواب: قِ تَقِیْ سے بنا ہے اور تَقِیْ اصل میں تَوْقِیْ تھا پس واؤ کسرہ اور علامتِ مضارع مفتوحہ کے درمیان واقع ہوئی جو ثقل باعث ہے لہذا واؤ کو گرا دیا اور یاء پر ضمہ دشوار ہوتا ہے لہذا یاء سے ضمہ کو گرا دیا تو تَقِیْ بن گیا۔ اور فولِ امر حاضر معروف بنانے کے لئے علامتِ مضارع کو گرا دیا اور آخر سے حرفِ علت یاء کو گرا دیا تو قِ بن گیا۔

سوال: اسمِ فاعل وَاقٍ میں کس طرح تعلیل ہوئی ہے؟

جواب: وَاقٍ اصل میں وَاقِیٌ یعنی وَاقِیُنْ تھا یاء پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے ضمہ کو گرا دیا تو دو ساکن جمع ہو گئے پھر اجتماعِ ساکنین سے بچنے کے لئے یاء کو گرا دیا تو وَاقِنْ یعنی وَاقٍ ہو گیا۔

سوال: مَوْقِیٌّ اسمِ مفعول میں کیسے تعلیل ہوئی ہے؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: مَوْقِیٌ اصل میں مَوْقُوْیٌ تھا مَفْعُوْلٌ کے وزن پر، پس واؤ اور یاء جمع ہوئے اور ان میں سے پہلا ساکن تھا لہذا واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا پھر یاء کے ما قبل کو کسرہ دیا یاء کی مناسبت کی وجہ سے تو مَوْقِیٌ ہو گیا۔

سوال: اسمِ ظرف مَوْقِیً کی تعلیل بیان کریں؟

جواب: اسمِ ظرف مَوْقِیٌ اصل میں مَوْقَیٌ یعنی مَوْقَیُنْ تھا پس یاء پر ضمہ دشوار تھا لہذا ضمہ کو گرا دیا پھر اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے یاء کو گرا دیا تو مَوْقَنْ یعنی مَوْقٌ ہو گیا۔

سوال: وَقٰی یَقِیْ یعنی فَعَلَ یَفْعِلُ کا اسمِ ظرف مکسور عین مَوْقِیٌ آنا چاہئے تھا جب کہ مَوْقَیٌ آتا ہے ایسا کیوں؟

جواب: اگر وَقٰی یَقِیْ سے اسمِ ظرف مَوْقِیٌ آتا تو توالیٔ کسرات لازم آتا یعنی تین کسرہ، کیونکہ یاء دو کسرہ کے قائم مقام ہے اور عین کلمہ میں بھی کسرہ ہوتا تو یوں تین کسرہ جمع ہو جاتے اس لئے اس کو مَفْعَلٌ کے وزن پر لایا گیا ہے۔

سوال: اسمِ آلہ مِیْقیً کی تعلیل بیان کریں؟

جواب: اسمِ آلہ مِیْقیً اصل میں مِوْقَیٌ مِفْعَلٌ کے وزن پر تھا جو نونِ تنوین کے اظہار کے وقت مِوْقَیُنْ تھا پس یاء پر ضمہ ثقیل ہے لہذا ضمہ کو حذف کر دیا پھر اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کر دیا تو مِوْقَنْ بنا اور پھر واؤ کا ما قبل مکسور ہونے کی وجہ سے واؤ کو یاء سے بدلا تو مِیْقَنْ یعنی مِیْقیً ہو گیا۔

سوال: لفیفِ مقرون طَوٰی یَطْوِیْ کی تعلیل بیان کریں؟

جواب: اس میں تعلیل کا وہی حکم ہے جو ناقص کا ہے یعنی فعلِ ماضی میں یاء کو الف سے بدل دیا جائے گا جیسے طَوَیَ سے طَوٰی۔ اور فعلِ مضارع میں یاء کو ساکن کر دیں گے جیسے یَطْوِیُ سے یَطْوِیْ۔

سوال: امر حاضر معروف اِطْوِ کی تعلیل بیان کریں؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: اِطْوِ فعلِ امر حاضر معروف فعلِ مضارع معروف سے بنا ہے پس یَطْوِیْ سے علامتِ مضارع تاء کو حذف کیا اور شروع میں ہمزۂ وصل لے آئیں تاکہ ابتداء بالسکون لازم نہ آئے اور آخر سے حرفِ علت یاء کو گرادیا تو اِطْوِ ہو گیا۔

سوال: اِطْوُوْا فعلِ امر حاضر معروف صیغہ جمع مذکر کی تعلیل بیان کریں؟

جواب: اِطْوُوْا اصل میں اِطْوِیُوْا تھا پس یاء پر ضمہ ثقیل تھا لہذا اسے گرادیا اب اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے یاء کو بھی گرادیا پھر پہلی واؤ مابعد واؤ کی وجہ سے پہلی واؤ کو ضمہ دیا تو اِطْوُوْا ہو گیا۔

سوال: اِطْوِیْ صیغہ واحد مؤنث حاضر فعلِ امر معروف کی تعلیل بیان کریں؟

جواب: اِطْوِیْ اصل میں اِطْوِیِیْ اِفْعِلِیْ کے وزن پر تھا پس پہلی یاء کا کسرہ گرادیا پھر اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے پہلی یاء کو بھی گرادیا تو اِطْوِیْ ہو گیا۔

سوال: ناقص اور لفیف میں اگر نونِ تاکید لائیں تو اس کے احکام کیا ہوں گے؟

جواب: ناقص اور لفیف میں نونِ تاکید کے احکام معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر حرفِ علت اصلی محذوف ہے تو وہ نونِ تاکید کے وقت واپس آجائے گا کیونکہ اسے سکون کی وجہ سے حذف کیا گیا تھا اور اب نونِ تاکید کی وجہ سے سکون ختم ہو گیا ہے یہی وجہ ہے کہ اِطْوِ سے جب تثنیہ کا صیغہ بنائیں گے تو سکون کے ختم ہو جانے کی وجہ سے یائے محذوفہ واپس آجاتی ہے جیسے اِطْوِیَا۔ اور اس حرفِ علت کو خفت کی وجہ سے فتحہ کی حرکت دیں گے جیسے اِطْوِیَنَّ۔ اُغْزُوَنَّ۔ اِرْوَیَنَّ۔ پس اِطْوِیَنَّ میں حرفِ علت یاء واپس آگئی، اور اُغْزُوَنَّ میں واؤ حرفِ علت واپس آگئی، اور اِرْوَیَنَّ میں حرفِ علت یاء واپس آگئی، اور ان تینوں کو فتحہ کی حرکت دی گئی ہے، جبکہ یہ نونِ تاکید سے پہلے اِطْوِ۔ اُغْزُ۔ اِرْوَ تھے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اور اگر محذوف حرفِ علت ضمیر ہو تو اس کو حرکت دینے کے معاملہ میں اس کے ما قبل کو دیکھیں گے اگر اس کا ما قبل مفتوح ہو تو اس حرفِ علتِ محذوفہ کو حرکت دیں گے ورنہ تو نہیں جیسے اِرْوَوُنَّ، پس واوِ مضمومہ محذوف تھی نونِ تاکید کی وجہ سے واپس آئی ہے اور اس کو حرکت دی گئی ہے کیونکہ اس کا ما قبل مفتوح ہے اور اس کو ضمہ کی حرکت اس لئے دی گئی ہے کہ یہ واوِ جمع مذکر حاضر کی ضمیر ہے، نونِ تاکید سے پہلے صیغہ اِرْوَوْ تھا۔ اِرْوَيَنَّ پس یائے مکسور محذوف تھی نونِ تاکید کی وجہ سے واپس آئی ہے اور اس کو حرکت دی گئی ہے کیونکہ اس کا ما قبل مفتوح ہے اور اس کو کسرہ کی حرکت اس لئے دی گئی ہے کہ یہ یاءِ واحد مؤنث کی ضمیر ہے، نونِ تاکید سے پہلے صیغہ اِرْوَیْ تھا۔

اور ارشادِ خداوندی ہے وَلَاتَنْسَوُا الْفَضْلَ۔ پس لَاتَنْسَوُا اصل میں لَاتَنْسَوْا تھا جب الْفَضْلَ لائیں تو واؤ بھی ساکن اور لامِ تعریف بھی ساکن اب ہم نے واؤ کے ما قبل کو دیکھا تو وہ مفتوح تھا لہذا واؤ کو حرکت دے دی اور اگر واؤ کا ما قبل مفتوح نہ ہوتا تو پھر واؤ کو حرکت نہ دیتے، اور رہی یہ بات کہ واؤ کو ضمہ کیوں دیا تو اس لئے کہ واؤ جمع مذکر کی ضمیر ہے لہذا اس مناسبت سے ضمہ دیا کہ جمع مذکر میں ضمہ آتا ہے جیسے لَا تَضْرِبُوْا۔

اور اگر حرفِ علت کا ما قبل مفتوح نہ ہو بلکہ مضموم یا مکسور ہو تو اس حرفِ علت کو حذف کر دیں گے جیسے اِطْوُنَّ کہ واؤ مفتوح نہیں تھا لہذا حرفِ علت یاء کو حذف کر دیا جو اصل میں اِطْوُوْا تھا پس نونِ تاکید کے وقت واؤ ضمیر کو حذف کر دیا اور اِطْوُنَّ کر دیا اگرچہ یہ واؤ علامت ہے اور علامت کا حذف کرنا صحیح نہیں لیکن جب اس علامت پر دلالت کرنے والی کوئی دوسری چیز موجود ہو تو حذف کر سکتے ہیں اور یہاں پر واؤ کے حذف ہونے پر اس کے ما قبل یعنی واؤ کا ضمہ دلالت کر رہا ہے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اور اُغْزُوْ الْقَوْمَ میں بھی اتصال کی وجہ سے واؤ ضمیر کو قراءۃً حذف کیا گیا ہے نہ کہ کتابۃً۔ اصل میں اُغْزُوْا تھا اسی طرح یَا اِمْرَأَۃُ اُغْزِیْ الْقَوْمَ میں یاء کو قراءۃً حذف کیا گیا ہے لیکن کتابۃً بر قرار رکھا گیا ہے اور اس کو قراءۃً حذف کرنے کی وجہ وہی ہے کہ اس کا ما قبل مفتوح نہیں ہے اگر چہ اس کے مابعد کی وجہ سے اس کا سکون ختم ہو گیا ہے۔

سوال: اسمِ فاعل طَاوٍ اصل میں طَاوِیٌ تھا اس کے واؤ کو ہمزہ سے قَائِلٌ کی طرح کیوں نہ بدلا گیا؟

جواب: چونکہ اسمِ فاعل طَاوٍ کی اصل فعلِ ماضی طَوٰی میں واؤ کو الف سے نہیں بدلا گیا ہے اس لئے طَوٰی ك ی اتباع میں طَاوِیٌ کی واؤ کو بھی ہمزہ سے نہیں بدلا گیا، اور طَاوٍ کی تعلیل وَاقٍ کی طرح ہو گی جو سوال نمبر ٦ میں بیان کیا جا چکا ہے۔

سوال: الرَّیُ سے صفتِ مشبہ کس وزن پر آئے گا؟

جواب: الرَّیُ سے صفتِ مشبہ آتا ہے اور وہ فَعْلَانٌ کے وزن پر جیسے رَیَّانٌ آتا ہے، رَیَّانٌ اصل میں رَیْیَانٌ تھا پس یاء کا یاء میں ادغام کر دیا تو رَیَّانٌ ہو گیا اور واحد مؤنث رَیَّا آتی ہے فَعْلٰی کے وزن پر۔

سوال: رَیَّانٌ کی اصل کیا ہے؟

جواب: رَیَّانٌ اصل میں رَوْیَانٌ تھا پس واؤ اور یاء جمع ہوئے اور ان می سے پہلا ساکن تھا لہذا واؤ کو یاء سے بدل کر ادغام کر دیا تو رَیَّانٌ ہو گیا۔

سوال: اسمِ فاعل جمع مذکر رِوَاءٌ میں واؤ کو یاء سے کیوں نہیں بدلا گیا جیسے سِوَاطٌ کی واؤ کو یاء سے بدل کر سِیَاطٌ بنایا جاتا ہے؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب: اگر رِوَاءٌ میں واؤ کو یاء سے بدلیں گے تو دو تعلیل جمع ہو جائیں گی۔(۱) واؤ کو یاء سے بدلنا۔(۲) لام کلمہ یاء کو ہمزہ سے بدلنا۔ اس لئے لام کلمہ یاء کو ہمزہ سے بدلا گیا ہے تاکہ دو تعلیل والی خرابی لازم نہ آئے۔

سوال: رَیَّا اسمِ فاعل تثنیہ مؤنث کو حالتِ نصب و جر میں کیسے پڑھیں گے؟

جواب: حالتِ نصب و جر میں یاء چار بار آتی ہے جیسے رَیَّیْنِ عَطْشَیَیْنِ کے وزن پر۔

سوال: اگر تثنیہ مؤنث کے صیغہ کو یائے متکلم کی طرف مضاف کیا جائے تو کیسے پڑھیں گے؟

جواب: اگر تثنیہ مؤنث کے صیغہ کو یائے متکلم کی طرف مضاف کریں گے تو اس صورت میں یاء پانچ بار آئے گی جیسے رَیَّیَّ، پس پہلی یاء اس واؤ سے بدلی ہوئی ہے جو کہ عین کلمہ ہے اور دوسری یاء لام کلمہ ہے، اور تیسری یاء الفِ تثنیہ سے بدل کر آئی ہے، اور چوتھی یاء علامتِ نصب ہے، اور پانچوی یاء یائے متکلم مضاف الیہ ہے۔

سوال: اسمِ مفعول مَطْوُوْیٌ سے مَطْوِیٌّ کیسے بنا؟

جواب: مَطْوُوْیٌ میں واؤ اور یاء جمع ہوئے تھے، پہلا ساکن تھا لہذا واؤ کو یاء سے بدل کر ادغام کر دیا اور ما قبل واؤ کو یاء کی مناسبت سے کسرہ دے دیا تو مَطْوِیٌّ ہو گیا۔ یہاں اسمِ مفعول، اسمِ ظرف، اور اسمِ آلہ وغیرہ کے لام کلمہ کا حکم وہی ہے جو ناقص کے لام کلمہ کا ہے اور عین کلمہ کا حکم وہی ہے جو ان کی ماضی اور مضارع طَوٰی یَطْوِیْ کا ہے۔ جہاں دو اعلال جمع ہوں تو عین کلمہ کو نہیں بدلیں گے، اور جہاں دو اعلال جمع نہیں ہوتے مثلاً طَوَیَا اور طَاوِیَانِ وغیرہ میں تو وہاں واؤ میں تعلیل ہو سکتی ہے لیکن طَوٰی کی اتباع میں نہیں۔ واللہ تعالی اعلم بالصواب ورسولہ اعلم عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم۔

نونِ تثنیہ اور تنوین میں فرق

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ نونِ تثنیہ تنوین کے قائم مقام ہے، ان کی دلیل یہ ہے کہ جس طرح تنوین اضافت کے وقت گر جاتی ہے ایسے ہی نونِ تثنیہ بھی اضافت کے وقت گر جاتی ہے؟

جواب: نونِ تثنیہ کو تنوین کے قائم مقام سمجھنا غلت ہے کہ دونوں کے احکام جدا جدا ہیں اور کسی ایک چیز کا کسی دوسری چیز سے ایک یا دو امر میں مشابہ ہونا قائم مقام ہونے کی دلیل نہیں ہے، ورنہ تو فعل کو اسم کے قائم مقام ہونا چاہئے کیونکہ جس طرح اسم مرفوع اور منصوب ہوتا ہے ایسے ہی فعل بھی مرفوع اور منصوب ہوتا ہے، پس اگرچہ تنوین اور نونِ تثنیہ بصورتِ اضافت ساقط ہونے میں یکساں ہیں مگر دیگر احکام میں جدا ہیں جیسے:

(۱) تنوین الف ولام کی وجہ سے گر جاتی ہے جبکہ نونِ تثنیہ الف ولام کی وجہ سے نہیں گرتا۔

(۲) وقف کی صورت میں تنوین پڑھنے میں نہیں آتی جبکہ نونِ تثنیہ پڑھنے میں بہرِ حال آتی ہے۔

(۳) تنوین حالتِ رفع میں دو پیش کی شکل میں اور حالتِ نصب میں دو زبر کی شکل میں اور حالتِ جر میں دو زیر کی شکل میں ہوتی ہے جبکہ نونِ تثنیہ فی کلّ حالٍ مکسور ہوتا ہے۔

(۴) تنوین واحد و جمع مکسر میں آتی ہے جبکہ نونِ تثنیہ صرف صیغہ ٔ تثنیہ میں آتا ہے۔

(۵) تنوین صرف اسم پر آتی ہے جبکہ نونِ تثنیہ اسم اور فعل دونوں میں آتا ہے۔

(۶) تنوین کو نون ساکن کی صورت میں لکھ سکتے ہیں جبکہ نونِ تثنیہ کو تنوین کی صورت میں نہیں لکھا جا سکتا۔

(۷) تنوین نونِ ساکن ہوتا ہے جبکہ نونِ تثنیہ متحرک بالکسر ہوتا ہے۔

ان چیزوں کا بیان جن سے ثقل لازم آتا ہے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

(۱) چند واؤ کا جمع ہونا جیسے وَوَوْجَلُ۔ لہذا اس میں ایک واؤ کو تاء سے بدل کر ثقل کو دور کیا جائے گا جیسے وَتَوْجَلُ۔

(۲) دو ہمزہ کا جمع ہونا جیسے اُاَکْرِمُ۔ لہذا اس میں ایک ہمزہ کو حذف کر کے ثقل کو دور کیا جائے گا جیسے اُکْرِمُ۔

(۳) کسرہ سے ضمہ کی طرف خروج کرنا جیسے اِنْصُرْ۔ لہذا اس میں حرفِ مکسور کو مضموم کر کے ثقل کو دور کیا جائے گا جیسے اُنْصُرْ۔

(۴) کلمۂ واحدہ میں چار حرکات کا جمع ہونا جیسے یَضَرِبُ۔ لہذا اس میں ایک حرف کو ساکن کر کے ثقل کو دور کیا جائے گا جیسے یَضْرِبُ۔

(۵) قلّتِ استعمال جیسے

(۶) تین نون کا جمع ہونا جیسے یَضْرِبْنَنَّ۔ لہذا اس میں نونِ اوّل کے بعد الفِ فاصل لا کر ثقل کو دور کیا جائے گا جیسے یَضْرِبْنَانِّ۔

(۷) متجانسین کا جمع ہونا جیسے فَرَرَ۔ لہذا اس میں دونوں کا آپس میں ادغام کر کے ثقل کو دور کیا جائے گا جیسے فَرَّ۔

(۸) متقاربین کا جمع ہونا جیسے اِطْتَلَبَ۔ لہذا اس میں ادنی کو اعلی سے بدل کر ادغام کر کے ثقل کو دور کیا جائے گا جیسے اِطَّلَبَ۔

(۹) یائے ضعیف پر ضمہ کا ہونا جیسے یَرْمِیُ۔ لہذا اس میں یائے ضعیف کو ساکن کر کے ثقل کو دور کیا جائے گا جیسے یَرْمِیْ۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

(۱۰) توالیٔ کسرات کا ہونا یعنی تین کسروں کا جمع ہونا جیسے اِیْتَسَرَ۔ کہ یاء خود دو کسروں کے قائم مقام ہے اور ایک کسرہ ما قبل ہے۔ لہذا اس میں یاء کو تاء سے بدل کر ادغام کر کے ثقل کو دور کیا جائے گا جیسے اِتَّسَرَ۔

(۱۱) نونِ تثنیہ کا مضاف الیہ کے ساتھ جمع ہونا جیسے مُسْلِمَانِ یَ۔ لہذا اس میں نونِ تثنیہ کو حذف کر کے ثقل کو دور کیا جائے گا جیسے مُسْلِمَایَ۔

(۱۲) نونِ جمع کا مضاف الیہ کے ساتھ جمع ہونا جیسے مُسْلِمُوْنَ یَ۔ لہذا اس میں نونِ جمع کو حذف کر کے ثقل کو دور کیا جائے گا جیسے مُسْلِمُوْیَ۔

(۱۳) واؤ اور یاء کا جمع ہونا اور ان میں سے پہلے کا ساکن ہونا جیسے مُسْلِمُوْیَ۔ لہذا اس میں واؤ کو یاء سے بدل کر ادغام کر کے ثقل کو دور کیا جائے گا جیسے مُسْلِمُیَّ۔

(۱۴) یاء کے ما قبل ضمہ کا ہونا جیسے مُسْلِمُیَّ۔ لہذا اس میں یاء کے ما قبل کو کسرہ دے کر ثقل کو دور کیا جائے گا جیسے مُسْلِمِیَّ۔

(۱۵) حرفِ ضعیف کو حرکت دینا جیسے الف کو متحرک کرنا۔ لہذا اس میں حرفِ ضعیف کو ساکن کر کے ثقل کو دور کیا جائے گا جیسے۔

(۱۶) حرفِ علت پر کسرہ کا واقع ہونا جیسے وِشَاحٌ۔ لہذا اس میں حرفِ علت کو ہمزہ سے بدل کر ثقل کو دور کیا جائے گا جیسے اِشَاحٌ۔

(۱۷) واؤ ما قبل مکسور ہونا جیسے اِوْتَصَلَ۔ لہذا اس میں واؤ کو تاء سے بدل کر ادغام کر کے ثقل کو دور کیا جائے گا جیسے اِتَّصَلَ۔

ان چیزوں کا بیان جن سے خفّت پیدا ہوتی ہے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

(۱) کسی حرف کو حذف کر کے جیسے تُاکْرِمُ سے تُکْرِمُ۔

(۲) حرفِ مکسور اور حرفِ مضموم کو مفتوح کرنا جیسے

(۳) حرفِ صحیح کو حرفِ علت سے بدلنا جیسے تَقَضُّضَ سے تَقَضِّیَ۔

(۴) دو ہم جنس حرف میں ادغام کرنا جیسے مَدَدَ سے مَدَّ۔

(۵) متقاربین میں سے ادنی کو اعلی سے بدل دینا اور پھر ادغام کرنا جیسے اِطْتَلَبَ سے اِطَّلَبَ۔

(۶) کثرتِ استعمال کی وجہ سے کلمہ میں ردّوبدل کیا جاتا ہے۔

تَمَّتْ بِالْخَیْر

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook